هذه رسالة مباركة المسمّاة

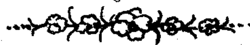
كرامات الصادقين

ولمن يات برسالة مثلها فله انعام

الف من الورق غير مقلدٍ

كان او من المقلدين

واتّقوا



قد طبعت بفضل الله ورحمته في پنجاب في پريس سيالكوت

باهتمام المنشي غلام قادر الفصيح مالك المطبع فالحمد لله رب العالمين

التنبيه

ايها المكفرون الذين اصروا على تكذيبي وهموا بتمزيق جلابيبي اعلموا هداكم الله ان هذه الرسالة معيار لتنقيد
امري وامركم فان كنتم لا تتناهون عن سبكم ولا تخافون قهر ربكم وتظنون انكم اعلام الشريعة واشياخ
الطريقة وعلماء الملة وفضلاء الامة فأتوا برسالة من مثله ان كنتم صادقين وان لم تفعلوا ولن تفعلوا
فاتقوا الله الذي ترجعون اليه واتقوا نارا تأكل احشاء المجرمين ـ ووالله اني ما الفت هذه الرسالة
لكسر نخوتكم واطفاء شعلة رعونتكم وكنت اطبق على لوية ذلتي ومساغ غصتي ولكني اردت ان اظهر كيفية
علمكم على المنصفين ـ فمثلت كنانتي وقضيت من درر البيان لبانتي فان نأوتم وأتيتم بكلام من مثله
فلكم الالف بل ازيد عليه عشرين درهما للغالبين ـ ووالله اني ما ارى فيكم الا اجبال القرائح واكدار
الماتح والمائح وما ارى عندكم من ماء معين ـ واعجبني انكم مع كونكم خاوي الوفاض من المعارف الدينية تستكبرون
ولا تستحيون ولا تنتهجون محجة المتقين ـ فوالذي بعثني لالزامكم وافحامكم لقد سألت الله ان يحكم بيني وبينكم
ويوهن كيد الكاذبين ـ وما عرضت عليكم درهما ودينارا الا اختبارا فان ناضلتموني تفسيرا ونظما فهو لكم
حتما واعلموا ان الله يخزيكم ويري الخلق جهلكم ويريكم ما كنتم تكذبون وتستعلون مستكبرين ـ وقد نظمت
هذه القصائد بارتجال من غير امحال في بلدة عنبرسر وكان ثم مشاهدي حزب من المسلمين ـ ولكني
امهلكم الى شهرين من وقت اشاعة هذه الرسالة ـ وارتب ما تجيبون او تولون الدبر او تكونون من المناضلين
ان شيخ البطالة دعاني غضبان فنهضت اليه عجلان وقلت قم فاني اتيت الآن ودانيته بالمصباح المتقد
ولكني اعلم انه من قوم عمين ـ وهذه رسالة قد اودعت دقائق القرآن وضمخت بطيب العرفان وسيق اليه
شرب من تسنيم الجنان وسفرت عن مرأى وسيم واريج نسيم وتراءت بوجه حسين ـ لعانها
ازريت بالجمان وصليت القلوب بالنيران وهيجت البلابل في صدور المعاندين وكتبتها لئلا
يبقى للجدال مطرح ولا للمراء مسرح وليتبين الحق وليستبين سبيل المجرمين ـ وآخر دعوانا
ان الحمد لله رب العالمين ٥



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار ـ وتتباعد الافکار عن فہم کنہہ تباعد اللیل من النہار ـ الذی دعی الناس بالقرآن ورسولہ المصطفیٰ الی مادبۃ الجفلیٰ ـ من اھل الحضارۃ والفلا ـ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ محمد خاتم النبیین وفخر المرسلین ـ الذی جاء بالحجج والبراھین ـ واسعف الناس بحاجاتھم و یمّم اصلاح العالمین ـ فکم من مخلّق الی الھوی دخل فی الروحانیین ـ وکم من ذی لسان سلیط ـ وغیظ مستشیط صار من المھذبین المطھرین ـ اللھم فصل علیٰ ھذا الرسول النبی الامی الذی فاق الرسل کلھم فی کمالاتہ ـ وحاز کل فضیلۃ فی سیرہ وصفاتہ ـ والف بین قلوب امم کانوا یداجون ولا یخلصون ـ واصلح قومًا کانوا یشرکون ولا یوحدون ـ وطھر اناسًا کانوا یفجرون ولا یتقون ـ وینجون مطایا نفوسھم ولا یسیرون

فی سبل الله ولایتیقظون - وکان (صلی الله علیه وسلم) امّیا لم یقرء شیئاً
من علوم الدنیا والدین وبلغ اشده فی قوم امیین وعمین - ولم یر (صلی الله علیه وسلم)
وجه العالمین العارفین - بل لم یرم عن وجاره - ولاظعن عن الفه وجاره -
ومع ذلک سبق العالمین والعالمین فی عقله وعلومه برکاته وفیوضه وانواره
حتی غمرت مواهب هدایته المشارق والمغارب - والاجانب والاقارب -
واطال کل ذی ذیل ذیله الی برکاته - وامتدت ایدی الناس الی افاداته وخیراته
فاری الناس سبل السلام - ونجاهم من المسالک الشاغرة وطرق الظلام -
وطهرهم من شعب النفاق والشقاق والنزاع والمشاجرة وسیر اللیام و
بصر العیون - واحسن الظنون - ونجی المسجون - حتی القی فی روع الناس
الاستسلام - وثبط جذبات کفرهم وثبت الاقدام - ونشطهم الی الثبات
والاستقامة واقام فابصروا ورثوا سبلهم ومنازلهم وتخیروا المناخ - و
وردوا الورد النقاخ - وزکوا ومحصوا وطهروا حتی سموا خیار الناس - وخلصوا
من کل نوع النعاس - وکملوا فی العلم الباطنی والخبر الروحانی الی ان ارتفعوا بالمعارف
الاکیاس - وحصحص فیهم نور ینیر الناس - وبدلت شیمهم وقرائحهم - ونورت
نفوسهم ونشرت مدائحهم - واعتلقوا بالنبی الکریم اعتلاق الاثمار بالاعواد
ولووا اعنتهم من طرق الفساد الی مناهج السداد - حتی وصلوا منازل القرب
والمحبة والوداد - وبلغوا وانتهوا الی کمالات قدرها الله للعباد -
فالحمد لله الذی هدی عباده بهذا الرسول النبی الامی المبارک واحیی به
العالمین -

اما بعد واضح ہو کہ موافق اس سنت غیر متبدلہ کے کہ ہریک غلبہ تاریکی کے وقت خدا تعالے
اس اُمت مرحومہ کی تائید کیلئے توجہ فرماتا ہے اور مصلحت عامہ کے لئے کسی اپنے بندہ کو خاص
کر کے تجدید دین متین کے لئے مامور فرما دیتا ہے یہ عاجز بھی اِس صدی کے سر پر خدا تعالے
کیطرف سے مجدد کا خطاب پاکر مبعوث ہوا اور جس نوع اور قسم کے فتنے دنیا مین پہیل رہے تھے
اُنکے رفع اور دفع اور قلع قمع کے لئے وہ علوم اور وسایل اس عاجز کو عطا کئے گئے کہ جبتک
خاص عنایت الٰہی آنکو عطا نہ کرے کسیکو حاصل نہین ہو سکتے مگر افسوس کہ جیسا قدیم سے ناتمام اور
ناقص الفہم علما کی عادت ہے کہ بعض اسرار اپنے فہم سے بالاتر پاکر منبع اسرار کو کافر ٹھہراتے رہے ہین اسی
راہ پر اس زمانہ کے بعض مولوی صاحبون نے بھی قدم مارا اور ہرچند نصوص قرآنیہ وحدیثیہ سے سمجھایا گیا۔
مگر ایک ذرہ بھی صدق کی روشنی انکے دلون پر نہ پڑی بلکہ برعکس اسکے تکفیر اور تکذیب کے بارہ مین وہ
جوش دکھلایا کہ نہ صرف کافر کہنے پر کفایت کی بلکہ اکفر نام رکھا اور ایک مومن اہل قبلہ کے خلود جہنم
پر فتوے لکھے اس عاجز نے بار بار خداوند کریم کی قسمین کہا کر بلکہ مسجد مین جو خانہ خدا ہے بیٹھکر
اُنپر ظاہر کیا کہ مین مسلمان ہون اور اللہ جلشانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر ایمان لاتا ہون
مگر ان بزرگون نے قبول نکیا اور کہا کہ یہ منافقانہ اقرار ہے خاصکر اُنمیں سے جو میان محمد حسین بٹالوی
ہین انہون نے تو اپنی ضد کو کمال تک پہنچا دیا اور کہا کہ اگر مین بچشم خود نشان بھی دیکھون تو مین ہرگز
مسلمان نہ سمجھونگا اور ہمیشہ کافر کہتا رہونگا چنانچہ بعض نشان بھی ظاہر ہوئے مگر حضرت بٹالوی
صاحب نے انکا نام استدراج یا نجوم رکھا اور ہر ایک طور سے لوگون کو دہوکے دئیے چنانچہ منجملہ اُن
دہوکون کے ایک یہ بھی ہے کہ یہ شخص بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور مع ذالک
دجال اور مفتری جو خدا تعالیٰ سے بھی کچھہ مدد نہین پا سکتا اور اپنی عربی دانی کو بہت کروفر سے بیان
کیا تا اس وجہ سے اسکی عظمت دلون مین جم جاوے اور اس عاجز کو ایک جاہل اور اُمی اور علوم عربیہ سے

بیگانہ اور ملعون اور مفتری قرار دیکر یہ چاہا کہ عوام پر تمام راہیں نیک ظنی کی بند ہو جائیں لیکن عجیب قدرت خداوند تعالی ہے کہ اس امر میں بھی اُسنے نہ چاہا کہ بٹالوی صاحب اور انکے ہم مشرب علماء کی کچھہ عزت اور امانت ظاہر ہو سو اگرچہ میں درحقیقت امیوں کیطرح ہوں لیکن محض اسنے اپنے فضل سے علم ادب دقایق وحقایق قرآن کریم میں میری **وہ مدد** کی کہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ میں اُس خداوند کا شکر ادا کرسکوں اور مجھہ کو بشارت دی کہ اگر میاں بٹالوی یا کوئی دوسرا اُسکا ہم مشرب مقابلہ پر آوے تو شکست فاش اُٹھا کر سخت ذلیل ہوگا اِسی بنا پر میں نے **اشتہار دیا** کہ میاں بٹالوی پر واجب ہے کہ میرے مقابل پر قرآن کریم کی ایک سورت کی **تفسیر** عربی فصیح بلیغ میں لکھے جو دس جزو سے کم نہ ہو اور نیز ایک **قصیدہ** نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرے جو سو شعر ہو اور ایسا ہی میرے پر واجب ہوگا کہ میں بھی اُسی سورۃ کی تفسیر عربی فصیح بلیغ میں لکھوں اور نیز سو شعر کا قصیدہ بھی نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تیار کروں اور پھر اگر عند المقابلہ والموازنہ میاں بٹالوی صاحب کی تفسیر اور اُن کا قصیدہ میری تفسیر اور قصیدے سے افصح اور ابلغ اور اتم اور اکمل ثابت ہوا تو میں اپنے دعوے سے توبہ کروں گا اور سمجھہ لوں گا کہ خدا تعالی نے بٹالوی صاحب کی تائید کی اور اپنی کتابیں جلا دونگا اور اگر میں غالب ہوا تو بٹالوی صاحب کو اقرار کرنا پڑیگا کہ وہ اپنے اِن بیانات میں سراسر کاذب اور دروغگو تھے کہ یہ شخص مفتری اور دجال اور کافر اور ملعون ہے اور نیز علوم عربیہ سے ایسا جاہل کہ ایک صیغہ بھی درست طور پر نہیں آتا اور ساتھ اسکے میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص ہم میں سے اِس مقابلہ سے مُنہہ پھیرے یا بیجا حجتوں اور حیلوں سے اِس طریق آزمایش کو ٹال دیوے تو اسپر خدا تعالی کی **دس لعنتیں** ہوں مگر افسوس کہ بٹالوی صاحب نے ان لعنتوں کی کچھہ بھی پروا نہیں کی۔ اور کئی عہد اور وعدے توڑ کر آخر حیلہ جوئی کے طور پر یہ جواب دیا کہ اول ہم آپ کی عربی تالیفوں کو آزمایش کی نظر سے

دیکھین گے کہ وہ سہو اور نسیان سے مبرا ہین یا نہین اور کوی غلطی صرف اور نحو کی روسے انمین پائی جاتی ہے یا نہین اگر نہین پائی جائیگی تو پہر بالمقابل تفسیر لکہنے اور نثو شعر کا قصیدہ بنانے مین کچہہ عذر نہ ہوگا - مگر دانشمندون نے سمجہہ لیا کہ بطالوی صاحب نے اپنی جان بچانے کیلئے یہ حیلہ نکالا ہے کیونکہ ان کو خوب معلوم ہے کہ عربی یا فارسی کی کوی مبسوط تالیف سہو اور غلطی سے خالی نہین ہوسکتی اور حیلہ جو کیلئے کوئی نہ کوی لفظ گو سہو کاتب ہی ہو حجت پیش کرنیکے لئے ایک سہارا ہوسکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے بہت ہاتہہ پیر مارکر اور مثل مشہور مرتا کیا نہ کرتا پر عمل کرکے یہ شرمناک عذر پیش کر دیا اور اپنے دل کو اس بازاری چال بازی سے خوش کر لیا کہ کسی ایک سہو کاتب یا فرض کرو اتفاقاً کسی غلطی کے نکلنے سے یہ حجت ہاتہہ آجائیگی کہ اب غلطی تمہاری کسی کتاب میں نکل آئی اسلئے اب بحث کی ضرورت نہین رہی + لیکن افسوس کہ بطالوی صاحب نے یہ نہ سمجہا کہ نہ مجہے اور کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونیکا دعوے ہے + جو شخص عربی یا فارسی مین مبسوط کتابین تالیف کریگا ممکن ہے کہ حسب مقولہ مشہورہ قلما سلم مکثار کے کوی صرفی یا نحوی غلطی اس سے ہو جائے اور بباعث خطاء نظر کے اس غلطی کی اصلاح نہ ہوسکے اور یہ بہی ممکن ہو کہ سہو کاتب سے کوئی غلطی چہپ جائے اور بباعث ذہول بشریت مولف کی اس پر نظر نہ پڑے پہر اس بیکار نکتہ چینی مین دونون فریق کی علمی طاقتون کا موازنہ کیونکر ہو - غرض بطالوی صاحب کے ایسے بیہودہ جوابات سے یقینی طور پر معلوم ہوگیا کہ علم تفسیر اور علم ادب مین قسام حقیقی نے انکو کچہہ بہی حصہ نہین دیا اور بجز لعن وطعن اور چال بازی کی مشق کے اور کچہہ بہی ان کے دل اور دماغ اور زبان کو لوازم انسانیت نہین ملی اسیوجہ سے اول مجہو ان کے اس قسم کے تعصبات کو دیکہہ کر دل مین یہ خیال آیا تہا کہ اب ہمیشہ کے لئے ان سے اعراض کیا جائے لیکن عوام کا یہ غلط خیال دور کرنے کیلئے کہ گویا میان محمد حسین بطالوی یا دوسرے مخالف مولوی جو اس بزرگ کے ہم مشرب ہین علم ادب اور حقائق تفسیر کلام

الٰہی مین ید طولی رکھتے ہین قرین مصلحت سمجھا گیا کہ آب آخری دفعہ **اتمام حجت** کے طور پر بٹالوی صاحب اور اُن کے ہمشرب دوسری علماء کی عربی دانی اور حقایق شناسی کی حقیقت ظاہر کرنیکے لیٔے یہ رسالہ شایع کیا جاے اور واضح رہے کہ اس رسالہ مین **چار قصائد** اور ایک تفسیر **سورۃ فاتحہ** کی ہے اور اگرچہ یہ قصاید صرف ایک ہفتہ کے اندر بنائے گئے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ **چند ساعت** مین لیکن بٹالوی صاحب اور انکے ہمشرب مخالفون کیلیٔے محض اتمام حجت کی غرض سے پوری ایک ماہ کی مہلت دیکریہ اقرار شرعی قانونی شایع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس رسالہ کی اشاعت سے **ایکماہ کے عرصہ تک** اسکے مقابل پر اپنا فصیح بلیغ رسالہ شایع کردین جسمین اِسی تعداد کے موافق اشعار عربیہ ہون جو ہمارے اس رسالہ مین ہین اور ایسے ہی حقایق اور معارف اور بلاغت کے التزام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر ہو جو اس رسالہ مین لکھی گئی ہے تو اُن کو **ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا** ورنہ آیندہ اُن کو یہ دم مارنے کی گنجائش نہیں ہوگی کہ وہ ادیب اور عربی دان ہین یا قرآن کریم کی حقایق شناسی مین کچھ بھی انکو مس ہے اور مینے سنا ہے کہ یہ گروہ علماء کا اپنے اپنے مکانوں میں بیٹھکر اس عاجز کو ایک طرف تو کاذب اور دجال اور کافر ٹھہراتے ہین اور دوسری طرف یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص سراسر جاہل ہے اور علم عربی سے بکلی بیخبر۔ سو اس مقابلہ سے بتمامتر صفائی ظاہر اور ثابت ہو جائیگا کہ اِس بیان میں یہ لوگ کاذب ہیں یا صادق اور چونکہ اِن لوگوں کے دلونمیں دیانت اور خدا ترسی نہین اِسلیٔے اب میں نہیں چاہتا کہ بار بار انکی طرف توجہ کروں۔ اور اگرچہ میں ایک صریح کشف کی رو سے ایسے متعصب اور کجدل لوگوں کے ساتھ مباحثات کرنیسے روکا گیا ہون جسکا ذکر میری کتاب

انجام کمالات اسلام میں چھپ چکا ہے لیکن یہ مقابلہ نشان نمائی کے طور پر ہے اور بلحاظ تورع و تقوے آیندہ یہ عہد بھی کرتا ہون کہ اگر اب میان محمد حسین بٹالوی یا کسی دوسرے مولوی نے

بغیر کسی حیلہ وحجت کے میرے اِن قصائد اور تفسیر کے مقابل پر عرصہ ایک ماہ تک اپنے قصائد اور تفسیر شائع نہ کی تو پھر ہمیشہ کے لئے اس قوم سے اعراض کرونگا۔ اور اگر اس رسالہ کے مقابل پر میاں بٹالوی یا کسی اور اُنکے ہم مشرب نے سیدھی نیت سے اپنی طرف سے قصائد اور تفسیر سورہ فاتحہ تالیف کر کے بصورت رسالہ شائع کر دی تو میں سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ثالثوں کی شہادت سے ثابت ہو جاوے کہ اِن کے قصائد اور انکی تفسیر جو سورہ فاتحہ کے دقایق اور حقایق کے متعلق ہوگی میرے قصائد اور میری تفسیر سے جو اُسی سورہ مبارکہ کے اسرار لطیفہ کے بارہ میں ہے ہر پہلو سے بڑھکر ہے تو میں **ہزار روپیہ** نقد اُنین سے ایسے شخص کو دونگا جو بروز اشاعت سے ایک ماہ کے اندر ایسے قصائد اور ایسی تفسیر بصورت رسالہ شائع کرے اور نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ بعد بالمقابل قصائد اور تفسیر شائع کرنیکے اگر اِن کے قصائد اور انکی تفسیر نحوی وصرفی اور علم بلاغت کی غلطیوں سے مبرّا نکلے اور میرے قصائد اور تفسیر سے بڑھکر نکلے تو پھر با وصف اپنے اس کمال کے اگر میرے قصائد اور تفسیر بالمقابل کے کوئی غلطی نکالین گے تو فی غلطی **پانچ روپیہ** انعام بھی دونگا۔ مگر یاد رہے کہ نکتہ چینی آسان ہے ایک جاہل بھی کر سکتا ہے مگر نکتہ نمائی مشکل۔ تفسیر* لکھنے کے وقت یہ یاد رہے کہ کسی دوسرے شخص کی تفسیر کی نقل منظور نہیں ہوگی بلکہ وہی تفسیر لایق منظوری ہوگی جسمیں حقایق ومعارف جدیدہ ہوں بشرطیکہ کتاب اللہ اور فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالف نہ ہوں۔* اللہ جلشانہ قرآن کریم کی تعریف میں صاف فرماتا ہے کہ اسمیں ہریک چیز کی تفصیل ہے پھر معارف اور حقایق کا کوئی حصہ کیونکر اس سے باہر رہ سکتا ہے۔ ماسوا اسکے خدا تعالیٰ کا قانون قدرت بھی یہی شہادت دے رہا ہے کہ جو کچھہ اُس سے صادر ہوا ہے خواہ ایک مکھی ہو وہ بے انتہا عجائبات اپنے اندر رکھتا ہے پھر کیا ایک ایماندار یہ رائے ظاہر کر سکتا ہے کہ ایک مکھی یا مچھر کی بناوٹ تو ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ اگر قیامت تک تمام فلاسفر اُسکے خواص عجیبہ کے دریافت

کرنیکے بارہ مین سوچتے چلے جائین تب بھی اُن کو یہ دعوے نہیں پہونچتا کہ جس قدر اُنہیں خواص بھی اُنہون نے معلوم کریئے ہین لیکن قرآن کریم کی عبارتیں صرف سطحی خیالات تک محدود ہین جو ایک جاہل مُلّا اُنپر سرسری نظر ڈالکر دعوی کرسکتا ہے کہ جو کچھہ قرآن مین تھا مینے معلوم کرلیا۔ خدا تعالی کا قانون قدرت ہرگز بدل نہین سکتا اور اُسکی مخلوقات مین سے ایک پتہ بھی ایسا نہین جسکو چند معلومہ خواص مین محدود کہہ سکین بلکہ اُسکی ہر ایک مخلوق خواص غیر محدودہ اپنے اندر رکھتی ہے اور اسیوجہ سے ہر ایک مخلوق مین صفت بینظیری پائی جاتی ہے اور اگر تمام دنیا اُسکی نظیر بنانا چاہے تو ہرگز اُنکے لئے میسّر ہو جیسا کہ قرآن کریم مین اللہ تعالی نے آپ فرمایا ہے کہ مکھی بنانے پر بھی کوئی قادر نہین ہوسکتا۔ کیون قادر نہین ہوسکتا اسکی یہی تو وجہ ہے کہ مکھی مین بھی اس قدر عجائبات صنعت صانع ہین کہ انسانی طاقتون بلکہ تمام مخلوق کی قوتون سے بڑھکر ہین پھر خدا تعالی کا کلام کیون ایسا گرا ہوا اور ادنی درجہ کا سمجھا جاوے کہ جو اپنے خواص اور حقایق کے رو سے مکھی کے درجہ پر نہین۔ کیا یہی کلام نہین جسکی حق مین خدا تعالی فرماتا ہے **قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لایاتون بمثله ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا** یعنے اگر جن و انس اس بات پر اتفاق کرلین کہ اس قرآن کی نظیر بنا دین تو ہرگز بنا نہین سکینگے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کرین۔ بعض نادان مُلّا اخسنا ہم اللہ کہا کرتے ہین کہ یہ بینظیری صرف بلاغت کی متعلق ہے لیکن ایسے لوگ سخت جاہل اور دلون کے اندھے ہین ہمین کیا کلام ہے کہ قرآن کریم اپنی بلاغت اور فصاحت کے رو سے بھی بینظیر ہے لیکن قرآن کریم کا یہ منشا نہین ہے کہ اُسکی بینظیری صرف اسیوجہ سے ہے بلکہ اُس پاک کلام کا یہ منشائ ہے کہ جن جن صفات سے وہ متصف کیا گیا ہے اُن تمام

صفات کے رو سے وہ بینظیر ہے مگر یہ حاجت نہیں کہ وہ تمام صفات جمع ہو کر بینظیری پیدا ہو بلکہ ہر ایک صفت جداگانہ بینظیری کی حد تک پہنچی ہوئی ہے اب ضروری سمجھہ کر قرآن کریم کی وہ صفات کاملہ جو اس پاک کلام میں مندرج ہیں جنکی رو سے قرآن کریم بینظیر کہلاتا ہے بطور نمونہ کسی قدر ذیل میں لکھی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

الر تلك ایات الکتاب الحکیم۔ یھدی الی الحق والی طریق مستقیم۔ ان هو الا ذکر للعالمین۔ لمن یشاء منکم ان یستقیم۔ ما فرطنا فی الکتاب من شئ۔ ھذا بصائر للناس وھدی ورحمة لقوم یوقنون۔ فلا اقسم بمواقع النجوم وانه لقسم لو تعلمون عظیم۔ انه لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسه الا المطھرون اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین۔ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم۔ انه لقول فصل۔ لاریب فیه۔ حکمة بالغة۔ ومھیمنا۔ ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان۔ وانه لتذکرة للمتقین۔ وانه لحق الیقین۔ وما ھو علی الغیب بضنین۔ قد جاءکم من الله نور و کتاب مبین۔ یھدی به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ویخرجھم من الظلمات الی النور باذنه ویھدیھم الی صراط مستقیم۔ ھو الذی ارسل رسوله بالھدی ودین الحق لیظھره علی الدین کله۔ یا ایھا الناس قد جاءکم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ الله نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم الی ذکر الله ذلك ھدی الله یھدی به من یشاء۔ قل الله یھدی الی الحق۔ انزل الکتاب بالحق والمیزان۔

انزل من السماء ماءً فسالت اودية بقدرها ۔ وما انزلنا عليك الكتاب الا لتبين لهم الذي اختلفوا فيه ۔ هو الذي ينزل على عبده آيات بينات ليخرجكم من الظلمت الى النور ۔ يا ايها الناس قد جاءتكم موعظة من ربكم وشفاء لما في الصدور ۔ كتاب انزلناه اليك مبارك ليدبروا اياته وليتذكر اولوا الالباب ۔ وتنذر به قوماً لدا ۔ وكل شئ فصلناه تفصيلا ۔ وبالحق انزلناه وبالحق نزل ۔ وانه لكتاب عزيز لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه ۔ جعلناه نوراً نهدي به من نشاء من عبادنا ۔ تبياناً لكل شئ ۔ روحاً من امرنا ۔ بلسان عربي مبين ۔ فيها كتب قيمة ۔ قل لئن اجتمعت الجن والانس على ان ياتوا بمثل هذا القرآن لا ياتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا ۔

خلاصہ ترجمہ ان تمام آیات کا یہ ہے کہ قرآن حکیم ہے یعنی حکمت سے بھرا ہوا ہی ۔ راہ رست کی تمام منازل طی کرا دیتا ہے اور ذکر للعالمین ہے یعنی ہر ایک قسم کی فطرت کو اسکے کمالات مطلوبہ یاد دلاتا ہے اور ہر ایک رتبہ کا آدمی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے جیسے ایک عامی ویسا ہی ایک فلسفی یہ اس شخص کیلئے اترا ہے جو انسانی ستقامت کو اپنے اندر حاصل کرنا چاہتا ہے یعنی انسانی درخت کی جس قدر شاخین ہیں یہ کلام اُن سب شاخون کا پرورش کرنیوالا اور حد اعتدال پر لانیوالا ہی ۔ اور انسانی قوی کے ہر ایک پہلو پر اپنی تربیت کا اثر ڈالتا ہے ۔ کوی صداقت اس سی باہر نہین ۔ اسکی تعلیمین بصیرت بخشتی ہیں اور ایمان لانیوالون کو وہ راہ دکہاتی ہین جس سی ایمان قوی ہوتا ہی اور رحمانیت اور رحیمیت الہی اُنکے شامل حال ہوجاتی ہی ۔ جس سی وہ ایمان سے عرفان کے درجہ تک پہنچتے ہیں اور پھر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین مواقع النجوم کی قسم کہاتا ہون اور یہ بڑی قسم ہی اگر تمہین علم ہو اور قسم اسبات پر ہی کہ یہ قرآن عظیم الشان کتاب ہے ، اور اسکی تعلیمات سنت اللہ کے مخالف نہین

بلکہ اسکی تمام تعلیمات کتاب مکنون یعنی صحیفہ فطرت مین لکھی ہوئی ہین اور اسکے دقایق کو وہی لوگ معلوم کرتے ہین جو پاک کئے گئے ہین (اس جگہ اللہ جلشانہ نے مواقع النجوم کی قسم کھا کر اس طرف اشارہ کیا کہ جیسے ستارے نہایت بلندی کی وجہ سے نقطون کیطرح نظر آتے ہین مگر وہ اصل مین نقطون کیطرح نہین بلکہ بہت بڑے ہین ایسا ہی قرآن کریم اپنی نہایت بلندی اور علو شان کی وجہ سے کم نظرون کے آنکھون سے مخفی ہے اور جن کی غبار دور ہو جاوے وہ انکو دیکھتے ہین اور اس آیت مین اللہ جلشانہ نے قرآن کریم کے دقایق عالیہ کیطرف بھی اشارہ فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندون سے مخصوص ہین جنکو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے پاک کرتا ہے اور یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندون سے خاص کیا گیا ہے تو دوسرون سے نافرمانی کیحالت مین کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم ہے جسکو ایک کافر بھی سمجھہ سکتا ہے اور ایسی نہیں ہے کہ کسی پڑہنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہجاتا۔ مگر حقایق معارف چونکہ مدار ایمان نہین صرف زیادت عرفان کے موجب ہین اسلئے صرف خواص کو اس کوچہ مین راہ دیا کیونکہ وہ دراصل مواہب اور روحانی نعمتین ہین جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگون کو ملا کرتی ہین۔) پھر بعد اسکے فرمایا کہ کلمات قرآن کے اس درخت کی مانند ہین جسکی جڑہ ثابت ہو اور شاخین اسکی آسمان مین ہون۔ اور وہ ہمیشہ اپنے وقت پر اپنا پھل دیتا ہے یعنی انسان کی سلیم فطرت اسکو قبول کرتی ہے اور آسمان مین شاخون کے ہونیسے یہ مراد ہے کہ بڑے بڑے معارف پر مشتمل ہے جو قانون قدرت کے موافق ہین اور ہمیشہ پھل دینے سے یہ مراد ہے کہ وہ ہمیشہ طور پر روحانی تاثیرات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن اس سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے جسمین ذرا کجی نہین اور انسانی سرشت سے بالکل مطابقت رکھتی ہے۔ اور درحقیقت قرآن کی خوبیون مین سے یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ وہ ایک کامل دائرہ کیطرح بنی آدم کی تمام قوائے

پر محیط ہو رہا ہے اور آیت موصوفہ مین سیدہی راہ سے وہی راہ مراد ہے کہ جو انسان کی فطرت سے
نہایت نزدیک ہے یعنے جن کمالات کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہی اُن تمام کمالات کی راہ اُسکو دکھلا دینا
اور وہ راہین اُسکے لئے میسر اور آسان کر دینا جنکے حصول کیلئے اُسکی فطرت مین استعداد رکھی گئی ہے
اور لفظ اقوم سے آیت یھدی للتی ھی اقوم مین یہی راستی مراد ہے۔ پہر بعد اسکے
فرمایا کہ قرآن کریم تمام جہگڑون کا فیصلہ کرتا ہے اور یہ قول بہی اسبات کیطرف اشارہ ہی کہ اسمین تمام
اقسام حکمت الٰہی کے موجود ہین کیونکہ جو کتاب خود ناقص اور بعض معارف سے خالی ہو وہ عام طور پر
الٰہیات کے مخطیون اور مصیبون کیلئے قاضی اور حکم نہین ٹھہر سکتی بلکہ اُسی وقت حکم ٹھہر یگی کہ جب
جامع جمیع علوم حکمیہ ہوگی۔ اور پہر فرمایا کہ یہ قرآن تمام شکوک سے پاک ہی اور اسکی تعلیمات مین شک اور شبہ
کو راہ نہیں یعنے علوم یقینیہ سے پر ہے۔ اور پہر فرمایا کہ یہ قرآن وہ حکمت ہی جو اپنے کمال کو پہنچی ہوئی
ہے اور تمام آلہی کتابوں پر حاوی ہے اور تمام معارف دینیہ کا اسمیں بیان موجود ہے وہ ہدایت
کرتا ہے اور ہدایت پر دلایل لاتا ہے اور پہر حق کو باطل سے جدا کرکے دکھلا دیتا ہے اور وہ
پرہیزگاروں کو اُنکی نیک استعدادین جو اُنمین موجود ہین یاد دلا دیتا ہے اور اسکی تعلیم یقین کے
مرتبہ پر ہے اور وہ غیب گوئی مین بخیل نہیں ہے یعنے اُسمین امور غیبیہ بہت بہرے ہوئے ہین اور پہر
صرف اتنا نہیں کہ اپنے اندر ہی امور غیبیہ رکہتا ہے بلکہ اسکا سچا پیرو بہی منجانب اللہ الہام پاکر
امور غیبیہ کو پاسکتا ہے اور یہ فیض اسی پاک کتاب کا ہی جو بخیل نہین ہی اور دوسری کتابین اگرچہ
منجانب اللہ بہی ہوں مگر اب وہ بخیل کا ہی حکم رکہتی ہین جیسے انجیل اور توریت کہ اب انکی پیروی کرنیوالا
کوئی نور حاصل نہیں کر سکتا بلکہ انجیل تو عیسائیون سے ایک ٹھٹھا کر رہی ہے کیونکہ جو عیسائی ایماندار کی
علامتین انجیل نے ٹھہرائی ہین کہ وہ ناقابل علاج بیمارون یعنی مادرزاد اندہون اور مجذومون اور
لنگڑون اور بہرون کو اچہا کرینگے اور پہاڑون کو حرکت دینگے اور زہر کہانے سے نہیں مرینگے یہ علامتین

عیسائیون مین نہیں پائی جاتین بلکہ حضرت عیسیٰ نے یہ بات کہہ کرکہ اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی تم مین ایمان ہو تو یہ تمام کام جو مین کرتا ہون تم کروگے بلکہ مجہہ سے زیادہ کروگے اس بات پر مہر لگادی کہ تمام عیسائی بے ایمان ہین اور جب بے ایمان ہوئے تو اُن کو حق نہین پہنچتا کہ کسی سے سچائی دین کے بارے مین بحث کرین جبتک پہلے اپنی ایمانداری ثابت نہ کرلین کیونکہ انکی حالت یہ گواہی دے رہی ہے کہ بوجہ نہ پائے جانے قرار دادہ علامتون کے یا تو وہ بے ایمان ہین اور یا وہ شخص کاذب ہے جسنے ایسی علامتین انکے لئے قرار دین جوانمین پائی نہیں جاتین اور دونوں طور کے احتمال کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ سچائی سے بکلی دور و مہجور و بے نصیب ہین مگر قرآن کریم نے اپنی پیرون کے لئے جو علامتین قرار دی ہین وہ صدہا مسلمانوں میں پائی جاتی ہین جس سے ثابت ہوگیا کہ قرآن کریم خداتعالی کا برحق کلام ہے لیکن اگر عیسائیون کو ایماندار مان لیا جاوے تو ساتھ ہی ماننا پڑیگا کہ انجیل موجودہ کسی ایسے شخص کا کلام ہے کہ جو جھوٹی پیشگوئیون کے سہارے سے اپنے گروہ کو قایم رکھنا چاہتا ہے مگر یاد رہے کہ اس تقریر سے حضرت مسیح علیہ السلام پر ہمارا کوئی حملہ نہین کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ باتین حضرت مسیح کیطرف سے ہین تو انھون نے ایمانداروں کی یہ نشانیان لکھدین پھر اگر کوئی ایمانداری کو چھوڑدے تو حضرت مسیح کا کیا قصور - بلکہ حضرت مسیح نے اِن علامات کے لباس مین عیسائیون کی بے ایمان ہوجانیکی زمانہ کی ایک پیشگوئی کردی ہے یعنی یہ کہدیا ہے کہ جب اے عیسائیو تمہارے پر ایسا زمانہ آوے کہ تم میں یہ علامتین نہ پائی جاوین تو سمجھو کہ تم بے ایمان ہوگئے اور ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تم میں ایمان نہ رہا - اسمین شک نہین کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے عیسائیون کے بعض خواص افراد مین یہ علامتین پائی جاتی تہین اور خوارق اُن سے ظہور مین آتی تہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت مین جب وہ لوگ بہ باعث قبول کرنے اُس آفتاب

صداقت کو بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نرہا تب عمداً بے ایمانی کی علامتین اُنہین ظاہر ہو گئین۔ مسلمانون کو لازم ہے کہ جبتک عیسائی اقاموا التورات والانجیل کا اپنے تئین مصداق ثابت نہ کرین یعنی ایمانداری کی علامتین نہ دکہلائین تب تک بار بار اُن سے یہی مواخذہ کرین کہ وہ اُن علامات قرار دادہ انجیل کے روسے اپنا ایماندار ہونا ہمین کہلا وین انسے یہ پوچہنا چاہئے کہ تم کس دین کیطرف بلاتے ہو آیا اس انجیلی دین کیطرف جسکی قبول کرنیوالون کی یہ علامتین لکہی ہین کہ روح القدس انکو ملتی ہے اور ایسے ایسے خوارق وہ دکہلاتے ہین اگر وہی دین ہے تو بہت خوب وہ علامتین دکہلاؤ۔ اور اول اپنے تئین ایک ایماندار عیسائی ثابت کرو اور پہر اُس روشن اور کامل ایمان کیطرف دوسرون کو بلاؤ اور جبکہ اُس ایمان کی علامتین ہی موجود نہین تو نجات جسکا ملنا اسی ایمان پر مبنی ہے اسی طرح باطل ہو گی جیساکہ تمہارا ایمان باطل ہے۔ اور جہوٹے ایمان کا ثمرہ سچی نجات نہین ہو سکتی بلکہ جہوٹی نجات ثمرہ ہو گی جو جہنم سے بچا نہین سکتی۔ غرض کوئی عیسائی بحیثیت عیسائی ہونیکے بحث کرنیکا حق نہین رکہتا جبتک انجیلی نشانون کے ساتہہ اپنے تئین سچا عیسائی ثابت نہ کرے وانی لہم ذالک۔

٭ پہر ہم بقیہ آیات کریمہ کا ترجمہ کر کے لکہتے ہین کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن اور رسول ایک نور ہی جو تمہاری طرف آیا یہ کتاب ہر یک حقیقت کو بیان کرنیوالی ہے خدا اسکی ساتہہ اُن لوگون کو سلامتی کی راہ دکہلاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کی پیروی کرتے ہین اور وہ انکو ظلمات سی نور کیطرف نکالتا ہی اور سیدہی راہ جو اُس تک پہنچتی ہے اُنکو دکہلاتا ہے۔ وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو اس ہدایت اور دین حق کے ساتہہ بہیجا ہے تا اس دین کو تمام دینون پر غالب کرے۔ اے لوگو! قرآن ایک برہان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرفسے تمکو ملی ہے اور ایک کہلا کہلا نور ہے جو تمہاری طرف اُتارا گیا ہے۔ آج تمہارے لئے دین کامل کیا گیا اور تمپر سب نعمتین پوری کیگئی ہین

اور میری رضامندی اِسمین محدود ہو گئی کہ تم دین اسلام پر قایم ہو جاؤ۔ خدا نے نہایت کامل
اور پسندیدہ کلام تمہاری طرف اُتارا۔ اُس کتاب مین یہ خاصیت ہے کہ یہ کتاب متشابہ ہے یعنی اسکی تعلیمات
نہ باہم اختلاف رکھتی ہین اور نہ خدا تعالی کے قانون قدرت سے منافی ہیں بلکہ جو کمال انسان کیلئے
اسکی فطرت اور اُسکے قویٰ کے لحاظ سے ضروری ہے اسی کمال کے مناسب حال اِس کتاب کی تعلیم
ہے اور یہ صفت توریت اور انجیل کی تعلیم مین نہین پائی جاتی۔ توریت مین حد سے زیادہ سختی اور
انتقام پر زور ڈالا گیا ہے اور وہ سختی مطیع اور نافرمان اور دوست اور دشمن دونوں کے حقین
ایسے طور سے تجویز کیگئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت کی تعلیم کو خاص قوم اور خاص زمانہ
کے لحاظ سے یہ مجبوری پیش آگئی تھی کہ سیدھے اور عام قانون قدرت کے موافق توریت کی احکام
اُن قوموں کو کچھ بھی فایدہ نہین پہنچا سکتے تھے۔ اِسی لحاظ سے توریت نے اندرونی طور پر یعنی اپنی
قوم کے ساتھ یہ سختی کی کہ انتقامی احکام پر زور ڈال دیا اور عفو اور درگذر گویا یہودیوں کے لئے
حرام کیطرح ہو گئے۔ اور دانت کے عوض اپنے بھائی کا دانت نکال ڈالنا داخل ثواب سمجھا گیا اور حقوق
اللہ مین بھی بہت سخت اور گویا فوق الطاقت تکلیفین جنسے معیشت اور تمدن مین حرج ہو رکھی گئین
ایسا ہی بیرونی احکام توریت کے بھی زیادہ سخت تھے جنکی رو سے مخالفون اور نافرمانوں کے دیہات
اور شہر پھونکے گئے اور کئی لاکھ بچے قتل کئے گئے اور بڈھوں اور اندھون اور لنگڑوں اور ضعیف
عورتوں کو بھی تہ تیغ کیا گیا۔ اور انجیل کی تعلیم مین حد سے زیادہ نرمی اور رحم اور درگذر فرض کیطرح
ٹھہرائے گئے۔ چنانچہ بیرونی طور پر اگر دشمن دین حملہ کرین تو انجیل کی رو سے مقابلہ کرنا حرام ہے
گو وہ اُن کے روبرو اُنکے قوم کے غریبون اور ضعیفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دین اور اُنکے بچون کو
قتل کر ڈالین اور اُنکی عورتوں کو پکڑ کر لیجائین اور ہر طرح سے بیحرمتی کرین اور اُن کے معابد کو
پھونک دین اور اُنکی کتابوں کو جلا دین غرض کیسے ہی اُنکی قوم کو تہ و بالا کر دین مگر دشمن مذہب کے

ساتھ لڑائی کا حکم نہین۔ ایساہی اندرونی طور پر بہی انجیل میں قوم کی باہمی حفظ حقوق کے لئے یا مجرم کو پاداشں جرم کیلئے کوئی سزا اور قانون نہین۔ اور صرف رحم اور عفو اور درگذر کے پہلو پر اگرچہ جیین مت سی بہت کم مگر تاہم اس قدر زور ڈال دیا گیا ہے کہ دوسرے پہلوؤن کا گویا خیال ہی نہین اگرچہ ایک گال پر طمانچہ کہاکر دوسری بہی پہیر دینا ایک نادان کی نظر مین بڑی عمدہ تعلیم معلوم ہوگی مگر افسوس کہ ایسے لوگ نہیں سمجہتے کہ کیا کسی زمانہ کے لوگون نے اسپر عمل بہی کیا اور اگر بفرض محال عمل کیا تو کیا ہی آبادی رہی اور لوگوں کی جان ومال اور امن مین کچہہ خلل نہ ہوا — کیا یہ تعلیم دنیا کے پیدا کرنیوالے کے اُس قانون قدرت کے مطابق ہے جسکی طرف انسانوں کی طبایع مختلفہ محتاج ہین۔ کیا نہین دیکہتے کہ تمام طبایع جرائم کی سزا دینے کی طرف بالطبع جہک گئین اور ہر ایک سلطنت نے انسداد جرائم کے لئے بہی قانون مرتب کئے جو مجرمون کو قرار واقعی سزا دیجائے اور کسی ملک کا انتظام بجز قوانین سزا کے مجرد رحم سے چل نہ سکا۔ آخر عیسائی مذہب نے بہی اس رحم اور درگذر کی تعلیم سے بیزار ہوکر وہ خونریزیان دکہلائیں کہ شاید انکی دنیا مین نظیر نہین ہوگی اور جیسے ایک پل ٹوٹ کر ارد گرد کو تہ آب کر دیتا ہے ایسا ہی عیسائی قوم نے درگذر کی تعلیم کو چہوڑ کر کام دکہلائے۔ سو ان دونون کتابون کا ناتمام اور ناقص ہونا ظاہر ہے لیکن قرآن کریم اخلاقی تعلیم مین قانون قدرت کے قدم بہ قدم چلا ہے۔ رحم کی جگہ جہان تک قانون قدرت اجازت دیتا ہے رحم ہے اور قہر اور سزا کی جگہ اسی اصول کے لحاظ سے قہر اور سزا اور اپنی اندرونی اور بیرونی تعلیم میں ہر ایک پہلو سے کامل ہے اور اسکی تعلیمات نہایت درجہ کے اعتدال پر واقعہ ہیں جو انسانیت کے سارے درخت کی آبپاشی کرتی ہیں نہ کسی ایک شاخ کی۔ اور تمام قوائے کی مربی ہین نہ کسی ایک قوت کی۔ اور درحقیقت اسی اعتدال اور موزونیت کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا ہے **کتابا متشابھا**۔ پہر بعد اس کے **مثانی** کے لفظ مین اسبات کیطرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات معقولی اور

روحانی دونو طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہین۔ پھر بعد اسکے فرمایا کہ قرآن میں اس قدر عظمت حق
کی بھری ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی آیتوں کی سننے سے اُن کے دلوں پر قشعریرہ پڑجاتا ہے اور
پھر انکی جلدیں اور اُن کے دل یاد الٰہی کیلئے بہ نکلتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یہ کتاب حق ہے اور نیز میزان
حق یعنے یہ حق بھی ہے اور اسکے ذریعہ سے حق شناخت بھی ہوسکتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ
نے آسمان پر سے پانی اُتارا پس اپنے اپنے قدر پر ہر ایک وادی بہ نکلی یعنی جسقدر دنیا مین طبایع
انسانی ہیں قرآن کریم اُنکے ہر ایک مرتبہ فہم اور عقل اور ادراک کی تربیت کرنیوالا ہے اور
یہ امر مستلزم کمال تام ہے کیونکہ اِس آیت میں اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم
اِس قدر وسیع دریائے معارف ہے کہ محبت الٰہی کے تمام پیاسے اور معارف حقہ کی تمام تشنہ لب
اُسی سے پانی پیتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ہمنے قرآن کریم کو اِسلئے اُتارا ہے کہ تاجو پہلی قوموں میں
اختلاف ہوگئے ہیں اُنکا اظہار کیا جاے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن ظلمت سے نور کی طرف نکالتا ہے۔
اور اسمیں تمام بیماریوں کی شفا ہے اور طرح طرح کی برکتین یعنے معارف اور انسانوں کو فائدہ پہنچانیوالے
امور اسمیں بھرے ہوئے ہیں اور اس لایق ہے کہ اسکو تدبر سے دیکھا جائے اور عقلمند اسمیں غور کریں
اور سخت جھگڑا اس سے ملزم ہوتے ہیں اور ہر ایک شے کی تفصیل اسمین موجود ہے۔ اور یہ ضرورت
حقہ کے وقت نازل کیا گیا ہے۔ اور ضرورت حقہ کی ساتھہ اُترا ہے اور یہ کتاب عزیز ہے باطل کو
اسکے آگے پیچھے راہ نہیں اور یہ نور ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی جاتی ہے اسمیں ہر ایک
شے کا بیان موجود ہے اور یہ رُوح ہے اور یہ کتاب عربی فصیح بلیغ میں ہے اور تمام صداقتیں غیر متبدل
اِسمیں موجود ہیں انکو کہدے کہ اگر جن و انس اسکی نظیر بنانا چاہیں یعنے وہ صفات کاملہ جو اس کے
بیان کیگئی ہیں اگر کوئی انکی مثل بنی آدم اور جنات مین سے بنانا چاہین تو یہ اُن کے لئے
ممکن نہ ہوگا اگرچہ ایک دوسری کی مدد بھی کرین ✧

اب اس مقام میں ثابت ہوا کہ قرآن کریم صرف اپنی بلاغت و فصاحت ہی کے رو سے
بینظیر نہیں بلکہ اپنی اُن تمام خوبیوں کی رو سے بینظیر ہے جن خوبیوں کا جامع وہ خود اپنی نسبت قرار دیتا ہے اور
یہی صحیح بات بھی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ صادر ہے اُسکی صرف ایک خوبی ہی بے مثیل
نہیں ہونی چاہئے بلکہ ہر یک خوبی بیمثل ہوگی۔ بلاشبہ جو لوگ قرآن کریم کو غیر محدود حقایق اور
معارف کا جامع نہیں سمجھتے وہ ماقدروا القرآن حق قدرہ میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی پاک
اور سچی کلام کو شناخت کرنے کیلئے یہ ایک ضروری نشانی ہے کہ وہ اپنی جمیع صفات میں بے مثل ہو
کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے اگر مثلاً ایک جو کا دانہ ہے وہ بھی بے نظیر ہی
اور انسانی طاقتیں اُسکا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور بے مثل ہونا غیر محدود ہونے کو مستلزم ہے یعنی ہر یک
چیز اُسی حالت میں بے نظیر ٹھہر سکتی ہے جبکہ اُسکی عجائبات اور خواص کی کوئی حد اور کنارہ نظر نہ آوے
اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہی خاصیت خدا تعالیٰ کی ہر یک مخلوق میں پائی جاتی ہے مثلاً اگر ایک درخت
کے پتے کی عجائبات کی ہزار برس تک بھی تحقیقات کیجائے تو وہ ہزار برس ختم ہو جائیگا مگر اُس پتے کے
عجائبات ختم نہیں ہونگے اور اسمیں سرّ یہ ہے کہ جو چیز غیر محدود قدرت سے وجود پذیر ہوئی ہے اُسمیں
غیر محدود عجائبات اور خواص کا پیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے اور یہ آیت کہ قل لو کان
البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مدداً
اپنے ایک معنے کی رو سے اسی امر کی موید ہے کیونکہ مخلوقات اپنے مجازی معنوں کی رو سے تمام
کلمات اللہ ہی ہیں اور اسی کی بنا پر یہ آیت ہے کہ کلمتہ القاھا الیٰ مریم کیونکہ ابن مریم میں
دوسری مخلوقات میں سے کوئی امر زیادہ نہیں اگر وہ کلمتہ اللہ ہے تو آدم بھی کلمتہ اللہ ہے اور
اسکی اولاد بھی کیونکہ ہر یک چیز کن فیکون کے کلمہ سے پیدا ہوئی ہے اسیطرح مخلوقات کی صفات
اور خواص بھی کلمات ربی ہیں یعنی مجازی معنوں کی رو سے کیونکہ وہ تمام کلمہ کن فیکون سے نکلے ہیں

سوا اِن معنوں کے رُو سے اِس آیت کا یہی مطلب ہوا کہ خواص مخلوقات بیحد اور بے نہایت ہیں
اور جبکہ ہر یک چیز اور ہر یک مخلوق کے خواص بیحد اور بے نہایت ہیں اور ہر یک چیز غیر محدود
عجائبات پر مشتمل ہے تو پھر کیونکر قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے صرف اِن چند معانی میں
محدود ہو گا کہ جو چالیس پچاس یا مثلاً ہزار جزو کی کسی تفسیر میں لکھے ہوں یا جس قدر ہمارے سید و مولیٰ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک زمانہ محدود میں بیان کئے ہوں نہیں بلکہ ایسا کلمہ منہ پر لانا
میرے نزدیک قریب کفر کے ہے۔ اگر عمداً اُسپر اصرار کیا جائے تو اندیشہ کفر ہے۔
یہ سچ ہے کہ جو کچھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے معنے بیان فرمائے ہیں وہی صحیح اور
حق ہیں مگر یہ ہرگز سچ نہیں کہ جو کچھ قرآن کریم کے معارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان
فرمائے اُن سے زیادہ قرآن کریم میں کچھ بھی نہیں۔ یہ اقوال ہمارے مخالفوں کے صاف
دلالت کر رہے ہیں کہ وہ قرآن کریم کے غیر محدود عظمتوں اور خوبیوں پر ایمان نہیں لاتے اور
ان کا یہ کہنا کہ قرآن کریم ایسوں کے لئے اُترا ہے جو اُمّی تھے اور بھی اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن
شناسی کی بصیرت سے بکلی بے بہرہ ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض اُمیّوں
کے لئے نہیں بھیجے گئے بلکہ ہر یک رتبہ اور طبقہ کے انسان اُنکی امت میں داخل ہیں اللہ جلشانہ
فرماتا ہے قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا پس اِس آیت سے ثابت
ہے کہ قرآن کریم ہر یک استعداد کی تکمیل کے لیے نازل ہوا ہے اور درحقیقت آیت وَلٰكِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں بھی اسی کیطرف اشارہ ہے۔ پس یہ خیال کہ
گویا جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے بارہ میں بیان فرمایا اُس سے بڑھکر ممکن نہیں
بدیہی البطلان ہے۔ ہم نہایت قطعی اور یقینی دلایل سے ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کلام
کے لئے ضروری ہے کہ اسکے عجائبات غیر محدود اور نیز بے مثل ہوں۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ اگر

قرآن کریم میں ایسے عجائبات اور خواص مخفیہ تھے تو پہلوں کا کیا گناہ تہا کہ وہ اُن اسرار سے محروم رکہا گیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ کلی اسرار قرآنی سے محروم تو نہیں رہے بلکہ جس قدر معلومات عرفانیہ خدا تعالی کے ارادہ میں اُنکے لئے بہتر تہے وہ انکو عطا کئے گئے اور جس قدر اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اس زمانہ میں اسرار ظاہر ہونے ضروری تہے وہ اس زمانہ میں ظاہر کئے گئے - مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جنکے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں - میں متعجب ہوں کہ اِن ناقص الفہم مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ خدا تعالی پر یہ حق واجب ہے کہ جو کچھہ آیندہ زمانہ میں بعض آلاء و نعماء حضرت باری عزّ اسمہٗ ظاہر ہوں پہلے زمانہ میں ہی انکا ظہور ثابت ہو بلکہ اس بات کے ماننے کے بغیر کسی صحیح الحواس کو کچھہ بن نہیں پڑتا کہ بعض نعماء الہی پچھلے زمانہ میں ایسے ظاہر ہوتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں اون کا اثر اور وجود پایا نہیں جاتا - دیکھو جس قدر صدہا نباتات جدیدہ کے خواص اب دریافت ہوئے ہیں یا جس قدر انسانوں کے آرام کے لئے طرح طرح کے صناعات اور سواریاں اور سہولت معیشت کی باتیں اب نکلی ہیں پہلے اُن کا کہاں وجود تہا - اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسے حقایق و دقائق قرانی کا نمونہ کہاں ہے جو پہلے دریافت نہیں کئے گئے تو اِسکا جواب یہ ہے کہ اِس رسالہ کے آخر میں جو سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے اسکے پڑہنے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ اس قسم کے حقایق اور معارف مخفیہ قرآن کریم میں موجود ہیں جو ہر یک زمانہ میں اُس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق ہیں

بالآخر یہ بہی یاد رہے کہ یہ قصائد اور یہ تفسیر کسی غرض خودنمائی اور خودستائی سے نہیں لکہی گئی بلکہ محض اس غرض سے کہ تا میاں بٹالوی اور اُنکے ہم خیال لوگونکی نسبت منصف لوگوں پر یہ ظاہر ہو کہ وہ اپنے اِس اصرار میں کہ یہ عاجز مفتری اور دجال اور ساتہہ اسکے بالکل علم ادب سے بے بہرہ اور قرآن کریم کے حقایق و معارف سے بے نصیب ہے اور وہ لوگ بڑے اعلیٰ درجہ کے عالم فاضل ہیں

کس قدر کاذب اور دروغگو اور دین اور دیانت سے دور ہین اگر میان بطالوی اپنے ان بیانات اور ہذیانات مین جو اُس نے اس عاجز کے نادان اور جاہل اور مفتری ہونیکے بارہ مین اپنے اشاعۃ السنۃ مین شایع کئے ہین دیانت دار اور راست گو ہے تو کچھہ شک نہین کہ اب بلاحجت وحیلہ اِن قصائد اور تفسیر کے مقابلہ پر اپنی طرف سے اسیقدر اور تعداد اشعار کے لحاظ سے چار قصیدے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین اور نیز سورۃ فاتحہ کی تفسیر بھی شایع کریگا۔تا سیہ روے شود ہر کہ در وغش باشد۔ اور ایسا ہی وہ تمام مولوی جن کے سر مین تکبر کا کیڑا ہے اور جو اس عاجز کو باوجود بار بار اظہار ایمان کے کافر اور مرتد خیال کرتے ہین اور اپنے تئین کچھہ چیز سمجھتے ہین اس مقابلہ کے لئے مدعو ہین چاہے وہ دہلی مین رہتے ہوں جیساکہ میاں شیخ الکل اور یا لکھوکے مین جیساکہ میاں محی الدین بن مولوی محمد صاحب اور یا لاہور مین یا کسی اور شہر مین رہتے ہون اور اب اُن کی شرم اور حیا کا تقاضا یہی ہے کہ مقابلہ کرین اور ہزار روپیہ لیوین انکو اختیار ہے کہ بالمقابل جوہر علمی دکھلانیکے وقت ہماری غلطیاں نکالین ہماری صرف و نحو کی آزمائش کرین اور ایسا ہی اپنی بھی آزمائش کرا دین لیکن یہ بات بیحیائی مین داخل ہے کہ بغیر اسکے جو ہمارے مقابل پر اپنا بھی جوہر دکھلاوین یکطرفہ طور پر استاد بن بیٹھین۔

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ شیخ بطالوی نے جس قدر اس عاجز کی بعض عربی عبارات سے غلطیان نکالی ہین اگر اِن سے کچھہ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ اب اس شیخ کی خیرگی اور بیحیائی اس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ صحیح اسکی نظر مین غلط اور فصیح اسکی نظر مین غیر فصیح دکھائی دیتا ہے۔ اور معلوم نہیں کہ نادان شیخ کہاں تک اپنی پردہ دری کرانا چاہتا ہے اور کیا کیا ذلتین اسکے نصیب ہین بعض اہل علم ادب اِسکی یہ باتین سُنکر اور اسکی اِس قسم کی نکتہ چینیون پر اطلاع پاکر اسپر روتے ہین کہ یہ شخص کیوں اِس قدر جہل مرکب کے دلدل مین پہنسا ہوا ہے۔ مینے پہلے بھی لکھدیا ہے اور اب

پھر ناظرین کے اطلاع کے لئے لکھتا ہوں کہ اگر میاں بٹالوی نے میرے ان قصائد اربعہ اور تفسیر سورہ فاتحہ کا مقابلہ کر دکھلایا اور منصفوں کی رائے میں وہ قصائد اور وہ تفسیر انکی صرفی نحوی اور بلاغت کی غلطیوں سے مُبرّا نکلی تو میں ہر ایک غلطی کی نسبت جوان قصائد اور تفسیر مین پائی جائے یا میری کسی پہلی عربی تالیف مین پائی گئی ہو پانچ روپیہ فی غلطی شیخ بٹالوی کی نذر کرونگا اور مین ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ شیخ بٹالوی علم عربیت سے بکلی بے نصیب ہے غلطیوں کا نکالنا ان لوگوں کا کام ہوتا ہے جو کلام جدید اور قدیم عرب پر نظر محیط رکھتے ہون اور محاورہ اور عدم محاورہ پر انکو اطلاع ہو — اور ہزارہا اشعار عرب کے اُن کی نگاہ کے سامنے ہون اور تتبع اور استقراء کا ملکہ انکو حاصل ہو — مگر یہ بیچارہ شیخ جسنے اُردو نویسی مین ریش سفید کی ہے علم ادب اور بلاغت فصاحت کو کیا جانے کبھی کسینے دیکھا یا سُنا کہ کوی دو چار شعر عربی مین اس بزرگ نے نظم کرکے شایع کئے ہون اور مجھے تو ہرگز ہرگز اسقدر بھی امید نہیں کہ ایک شعر بلیغ و فصیح بھی بنا سکتا ہو یا ایک سطر لوازم بلاغت و فصاحت کے ساتھ عربی میں لکھ سکتا ہو ہاں اردو خوان ضرور ہے۔ ناظرین غور سے دیکھین کہ اس بزرگ کی عربیت کی حقیقت کھولنے کیلئے اِس عاجز نے پہلے اِس سے اپنے اشتہار مین لکھا تہا کہ شیخ مذکور میرے مقابل پر ایک تفسیر کسی سورۃ قرآن کریم کی بلیغ و فصیح عبارت مین لکھے اور نیز سو شعر کا ایک قصیدہ بھی میرے مقابل پر بیٹھ کر تحریر کرے اگر شیخ مذکور کو عربیت مین کچھ بھی دخل ہوتا تو وہ بڑی خوشی سے میرے مقابلہ مین آتا اور پہلو بہ پہلو بیٹھ کر اپنی عربی دانی کی لیاقت دکھلاتا۔ لیکن اسکے اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۵ اکو صفحہ ۱۹۰ سے ۱۹۲ تک بغور پڑہنا چاہئے کہ کیونکر اُس نے رکیک شرطوں سے اپنا پیچھا چھوڑایا ہے چنانچہ ان صفحات میں لکھا ہے کہ اِس مقابلہ سے پہلے کتاب دافع الوساوس کی عربی عبارت کی غلطیان

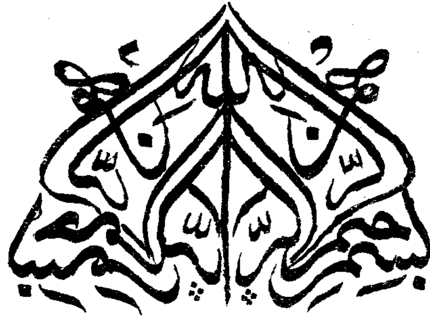
ثابت کرینگے اور نیز کتاب فتح اسلام اور توضیح مرام کے کلمات کفر والحاد پیش کرینگے اور نیز
اُن پچاسی سوالات کا جواب طلب کرینگے جو مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی موت کی نسبت
مراسلت نمبر۲۰ مورخہ ۹ جنوری ۱۸۹۳ء مین ہم لکھہ چکے ہیں اور یہ بہی سوال کرینگے کہ کیا تم
نجوم نہیں جانتے اور کیا تم رمل اور جفر اور اسمرزیم سے واقف نہیں ہو اور پہر جوابات کے جواب الجواب
کا جواب پوچہا جائیگا اور اسیطرح سلسلہ وار جواب الجواب ہوتے جائینگے اور پہر یہ پوچہا جائیگا کہ
کہ بالمقابل عربی مین تفسیر لکہنے کو اپنے ملہم اور موید ہونے پر دلیل بتلاوین یعنی عربی دانی سے
ملہم ہونا کیونکر ثابت ہوگا اور پہر کوئی دلیل اپنے الہامی اور موید من اللہ ہونیکی پیش کرین۔ جب
ان سوالات سے عہدہ برا ہوگئے تو پہر تفسیر عربی اور نیز قصیدہ نعتیہ مین مقابلہ کیا جائیگا ورنہ نہین
اب اے ناظرین للہ خود ان تینون صفحون ۱۹۰۔ اور ۱۹۱۔ اور ۱۹۲ اشاعۃ السنۃ
مذکور کو غور سے پڑہو اور دیکہو کہ کیا یہ جواب اور ایسے طرز کی حیلہ سازیاں ایسے شخص کیطرف سے
ہو سکتی ہیں جو حقیقت مین اپنے تئین عربی دان اور ایک فاضل آدمی خیال کرتا ہو اور اپنے
فریق مقابل کو ایسا جاہل یقین رکہتا ہو کہ بقول اُسکے ایک صیغہ عربی کا بہی اُسکو نہیں آتا۔
اور پہر خدا تعالی سے بہی مدد نہیں پاسکتا۔ ہماری اس درخواست کی بنا تو صرف یہ بات تہی
کہ اس شیخ چالباز نے جابجا جلسون اور وعظوں اور تحریروں اور تقریروں میں یہ کہنا شروع کیا تہا
کہ یہ شخص یعنے یہ عاجز ایک طرف تو اپنے دعوے الہام میں مفتری اور دجال اور کاذب ہے اور
دوسری طرف اس قدر علوم عربیت اور علم ادب اور علم تفسیر سے جاہل اور بیخبر ہے کہ ایک صیغہ
بہی صحیح طور سے اسکے مُنہہ سے نکل نہیں سکتا اور جن آسمانی نشانوں کو دیکہا تہا انکا تو پہلے انکار
کر چکا تہا اور ان کو رمل اور جفر قرار دے چکا تہا۔ اسلئے خدا تعالی نے اس طور سے بہی اس شخص
کو ذلیل اور رسوا کرنا چاہا۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر یہ شخص اہل علم اور اہل ادب میں سے ہوتا تو ان شوخ دعوون

شرائط اور حیلوں کی اس جگہ ضرورت ہی کیا تھی تنقیح طلب تو صرف اس قدر امر تھا کہ شیخ مذکور نے اپنے بیانات میں جو
جابجا شایع کر چکا ہے صادق ہے یا کاذب اور یہ عاجز بالمقابل عربی بلیغ اور تفسیر لکھنے میں شیخ
سے کم رہتا ہے یا زیادہ۔ کم رہنے کی حالت مین مینے اقرار کر دیا تھا کہ مین اپنی کتابین جلا دونگا
اور توبہ کرونگا اور شیخ مذکور کی رعایت کیلئے اس مقابلہ کے بارہ مین دن بھی چالیس مقرر کر دئے تھے
جنکے معنی شیخ نے خباثت کی راہ سے یہ کئے کہ گویا میرا چالیس دن کے مقرر کرنیسے یہ منشاء ہے
کہ شیخ مذکور چالیس دن تک مر جائیگا حالانکہ صاف لکھا تھا کہ چالیس دنتک یہ مقابلہ ہو نہ کہ یہ
چالیس دن کے بعد شیخ اس جہان سے انتقال کر جائیگا۔ اب چونکہ شیخ جی نے اس طور پر مقابلہ کرنا
نہ چاہا اور بیہودہ طور پر بات کو ٹال دیا اسلئے ہمیں اب اس مقابلہ کے لئے دوسرا پہلو بدلنا پڑا۔
اور ہم فراست ایمانیہ کے طور پر یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ شیخصاحب اس طریق مقابلہ کو بھی ہرگز
قبول نہین کرینگے اور اپنی پرانی عادت کے موافق ٹالنے کے لئے کوشش کرینگے بات یہ ہے کہ شیخصاحب
علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نا معلوم وجہ سے مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے ہین
مگر اب شیخصاحب کے لئے طریق آسان نکل آیا ہے کیونکہ اس رسالہ مین صرف شیخصاحب ہی مخاطب
نہین بلکہ وہ تمام مکفّر مولوی بھی مخاطب ہین جو اس عاجز متبع اللہ اور رسول کو دائرہ اسلام سے
خارج خیال کرتے ہیں۔ سو لازم ہے کہ شیخصاحب نیازمندی کے ساتھ انکی خدمتمیں جائین اور
انکے آگے ہاتھ جوڑین اور رو دین اور انکے قدمونپر گرین تا وہ لوگ اس نازک وقت مین انکی عربی دانی
کی پردہ دری سے انکو بچالین کچھ تعجب نہین کہ کسی کو انپر رحم آجاوے۔ ہان اس قدر ضرور ہے
کہ اگر حنفی مولوی کے پاس جائین تو اسکو کہدین کہ اب مین حنفی ہون اور اگر شیعہ کی خدمتمین
جائین تو کہدین کہ اب مین شیعیان اہلبیت مین سے ہون چنانچہ یہی وتیرہ آجکل شیخ جی کا سنا بھی
جاتا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اس عاجز کو شیخ جی اور ہر یک مکفر بد اندیش کی نسبت الہام ہو چکا ہے

کہ انی مہین من اراد اہانتک اسلئے یہ کوشش شیخ جی کی ساری عبث ہونگی اور اگر کوئی مولوی شوخی اور چالاکی کی راہ سے شیخصاحب کی حمایت کے لئے اُٹھے گا تو منہہ کے بل گرایا جائیگا۔ خدا تعالیٰ ان متکبر مولویوں کا تکبر توڑے گا اور اُنہیں دکھلائیگا کہ وہ کیونکر غریبوں کی حمایت کرتا ہے اور شریروں کو جلتی ہوی آگ مین ڈالتا ہے۔ شریر انسان کہتا ہے کہ مین اپنے مکروں اور چالاکیوں سے غالب آجاؤنگا اور مین راستی کو اپنے منصوبوں سے مٹادونگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور طاقت اُسی کہتی ہے کہ اے شریر میری سامنے اور میرے مقابل پر منصوبہ باندہنا تجہکو کس نے سکہایا کیا تو وہی نہیں جو ایک ذلیل قطرہ رحم میں تہا۔ کیا تجھے اختیار ہے جو میری باتوں کو ٹال دے +

+ بالآخر مین عامہ ناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے۔ اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے مین اپنی اس بیان کی صحت پر اسقدر قسمیں کہاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اُسکی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بہی کافر سمجہتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکہے کہ مرنیکے بعد اُسکو پوچھا جائیگا میں اللہ جلشانہ کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکہا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ مین تو

بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا۔ +



واعلموا یا معشر المسلمین ان ھذا الشیخ قد کذبنی واکفرنی بغیر علم وھدی واعتدی
فی الاکفار وطفق یستبنی ویحسبنی من الذین یدخلون جھنم خالدین فیھا ولیسوا
منھا بخارجین ۔ فقلت ویحک ایھا الشیخ الضّال اتقفوا ما لیس لک بہ علم
واللہ یعلم انی من المؤمنین ۔ وقد ربّانی ربی وحبیبی وادّبنی فاحسن تادیبی
ورحمنی واحسن مثوای وانّی من المنعمین ولم یزل نیتابنی فیضانہ ویتواتر علیّ
احسانہ حتی خرجت من البیضۃ البشریۃ ۔ وادخلت فی الرّوحانیین ۔ ومن بعد
انزلنی ربّی لاصلاح الضّالین ۔ لانصر الدین وارجم الشیاطین وانکنت فی شک
من امری فسوف یریک ربّی آیاتہ فکن من الصابرین الذین یتقون اللہ ولا تکن
من المستعجلین ۔ فابی واستکبر واراد ان یکون اول المکفرین وما اقتصر علی
التکفیر بل سبنی ولعننی وحسبنی من الملعونین ۔ واللہ یعلم قلبی وقلبہ وھو
خیر المحاسبین ۔ ثم دعوتہ للمباھلۃ لیحکم اللہ بیننا وھو خیر الحاکمین ۔ فلم
یباھل وفرّ علی الفرار اصرّ ۔ ولم یکن فرارہ بنیۃ الصلاح بل لتوقی الافتضاح
ملاقیہ وان کان من الھاربین ۔ وکان قد ادعی انہ عالم ادیب وانا من الجاھلین
فدعوتہ للنضال فی کلام عربی مبین وقلت تعال انضلک فی النظم العربی ونثرہ

الافتضاح

واقول ما تقول وفی کلّ وادٍ معك اجول وانی انشاء الله من الغالبین۔ فاشاع فی شیاطینه انه قرن مجالی وقرین جدالی فلزقت به کالداء العضال لیبارزنی للنضال ان کان من الصادقین۔ فخاف وابی۔ وبحث الحیل وتولّی ولا یفلح الکاذب حیث اتی۔ فالهمنی ربّی طریقا اخر لیهلك من کان من الهالکین۔ وهو انی نظمت فی هذه الایام قصائد وثقفتها فی ثلثة ایام واقل منها والله علیه شاهد وهو خیر الشاهدین۔ وزیّنتها بالنکات المهذّبة والاستعارات المستعذبة ملتزمًا جد القول وجزله وایّدنی ربّی وعلمنی سبلها وان کنت من الامّیین۔ فالان وجب علی الشیخ المذکور ان یناضلنی فی ذلك وینظم قصیدة فی تلك الامور بعدّة ابیات هذه القصائد واسالیب بلاغتها فان اتم شرطی فله الف من الدراهم للروجة انعامًا منی علیه ولکل من فاضلنی من العلماء المکفرین ومع ذلك وتیهم موثقا من الله لا کتب لهم بعد بعدهم کتابًا فیه اقربانهم العالمون الادباء وانی من الجاهلین الکاذبین المفترین ولکن لا یجب علی ایفاء هذا الشرط واداء هذا الانعام الا بعد شهادة فرسان الصناعة وارباب البراعة وتصدیق من کان جهبذ تنتقد الکلام من الادباء الماهرین وان لم یفعلوا ولن یفعلوا فاعلموا انهم من الکاذبین الجاهلین المفسدین وهذا اخر الحیل لسبر قلیب ذالك الشیخ المضل فانه اهلك خلقًا کثیرا بغوائله فظلوا عمیا وعورا وکانوا علی علمه متکئین۔ وارجو بعد ذلك ان ینجّیهم الله من شره وهو خیر المنجین۔ والان اکتب قصیدتی وما توفیقی الا بالله الذی هو ربی وناصری ومعلمی فی کلّ حین۔

القصيدة الزاكية في نعت الرسول صلى الله عليه وسلم

يا قلبي اذكر احمدا … عين الهدى نفي العدا
بدر منير زاهر … في كل وصف حمدا
الظالمون بظلمهم … قد كذبوه تمردا
اطلب نظير كماله … فستندمن ملحدا
نور من الله الذي … احيي العلوم تجددا
جمعت مرابيع الهدى … في وبله حين الندى
اليوم يسعى الكسران … يطفي هداه ويخمدا
يا اظرسادته وغا … زقد عصمت من الردا
انا وجدنا الملاذ … فبعد كهف قد بدا
لا نتقي نوب الزمان … ولا نخاف تهددا
كم من منازع سيرت … بيني واقوام العدا
يا ايها الناس اتقوا … يوما يشيب في هدا
والله اني ما ضللت … وما عدلت عن الهدى

برا كريما محسنا … بحر العطايا والجدا
احسانه يصبي القلوب … وحسنه يروي الصدا
والحق لا يسع الورى … انكاره لما بدا
ما ان راينا مثله للناظرين … مشهدا
المصطفى والمجتبى … والمقتدا والمجتدا
نسي الزمان رهاما … من جوده هذا المقتدا
والله يبدي نوره … يوما وان طال المدى
ربيت اشجار الاسى … بالفيوض وفرددا
لا نتقي نوس الخطو … ب ولا نبالي مرجدا
ونمد في اوقات افات … الى المولى يدا
حتى انثنيت مظفرا … وموفقا ومؤيدا
الامه مات تنقضي … واسيره ما يفتدى
لكنني مذ لم ازل … ممن اذا الهدى اهتدى

لله حمد ثم حمد — قد عرفنا المقتدى
يا صاح ان الله قد — اعطى لنا هذا حبا
اتجول في حومات نفسك — تاركا سنن الهدى
يا من غدا للمومنين — ان اشد بغضا كالعدا
يا خاطب الدنيا الدنية — قد هلكت تجلدا
اليوم تكفرني و تحسبني — شقيا ملحدا
يا من تطغى الماء من — حمق سرابا و اعتدى
والله لو كشف الغطا — ء وجدتني عين الهدى

كادت تعقتني ضلا — لات نادركني الهدى
هو ليلة القدر التي — لفطى نعيما مخلدا
هلا انتهجت محجة الا — حياء يا صيد الردا
اخترت لذة هذه — ونسيت يا يعطي غدا
عاديت اهل ولاية — وقفوت اثار العدا
وترى بوقت بعده — في زي احمد احمدا
السبر سهل هين — ان كان فهما و صدا
ونظمت في سلك الرفا — قد جئتني مسترشدا

القصيدة الثانية

ايا محسني اثني عليك و اشكر — فدى لك روحي انت ترسي و ما زر
بفضلك انا قد غلبنا على العدى — بنصرك قد كسر الصليب المبطر
فتحت لنا فتحا مبينا تفضلا — بفوج اذا جاؤا فزهق التنصر
قتلت خنازير النصارى بصارم — واردى عدانا فضلك المتكاثر
بوجهك ما انسى عطاياك بعده — وفي كل نادٍ دنيا فضلك اذكر
تلبيك روحي دايما كل ساعة — وانك مهما تحشر القلب يحضر
وتعصمني في كل حرب ترحما — فدى لك روحي انت درعي و مغفر

يبنوّر ضوء الشمس وجه خلائق ولكن جناني من سناك ينوّر
تحيط بكنه الكائنات وسرّها وتعلم ماهو مستبان ومضمر
ونحن عبادك يا الهي وملجائي نخر اماملك خشية ونكبّر
نصرت لافحام النصارى وحجتي وهدّمت ما يعلى الخصيم ويعمر
واخذتهم وكسرت دايًا منضدا واتممت وعدك في صليب يكسر
فسبحان من بارا لنصرة دينه واخزى النصارى فضله المتكاثر
سقاني من الاسرار كاسًا روية وان كنت من قبل الهدى لا اعثر
غيور يبيد المجرمين بسخطه غفور ينجي التائبين ويغفر
وحيد فريد لا شريك لذاته قوي علي مستعان مقدر
له الملك والملكوت والمجد كله وكل له مابان فينا ويظهر
ودود يحب الطائعين ترحما مليك فيزعج ذي شقاق ويحصر
يحيط بكيد الكائدين بعلمه فيهلك من هو فاسق ومزوّر
ولم يتخذ ولدا ولا كفوء له وحيد فريد ما دناه التكاثر
ومن قال ان له الهًا قادرا سواه فقد نادى الردى ويدمّر
وبشرني قبل الجدال بلطفه فقال لك البشرى وانت المظفر
ففاضت دموع العين مني تذللا وقصدت عنبر سر وقطر يمطر
فجئت النصارى في مقام جلوسهم فتخيّروا منهم خصيما والنظر
وظل النصارى ينصرون وكيلهم وكل تسلّح صائلا لو يقدر +
رئيت مبارزهم كذئب بظلمه يصول على سبل الهدى ويزوّر

فخاصم ظلما فی ابن مریم واجترى … على الله فيما كان يهذى ويهجر

وقال له ولد مسيح ابن مريم … فسبحان رب العرش عما تصوّروا

وقال بانّ الله اسم ثلثة … ابٌّ وابنه حقًا وروح مطهّر

فقلت له اخسأ اليس عيسى بخالق … وخالقنا الرب الوحيد الاكبر

أتثبت فی ملك له من بريّة … من الارض او هو فی السماء مدبّر

وان على معبودك الموت قد اتى … والهنا حيٌ ويبقى ويعمر

وليس لمستغنى الى الابن حاجة … وحاشاه ما الاولاد شيئًا يوقّر

اعيسى الذی لا يعلم الغيب ذرّة … اله وتعلم انه لا يقدر

فاثنى على ابليس بالعلم والهدى … وقال هو الشيخ الذی لا يُنكر

ويؤمن بالابن الوحيد تيقّنًا … ومذهبه مثل النصارى تنصّر

فقلت له يا ايها الضال من هوى … اتثنى على غولٍ يضلّ ويُدخر

وما كان حامده بصير قبلكم … ولكنكم عميٌ فكيف التبصّر

فما تاب من هذيانه وضلاله … وكان كدجّال يداجى ويمكر

وكم من خُرافات وكم من مفاسد … تقول خبثًا ذالك المتنصّر

وقال لی ان الله خلق وخالق … ومسيحنا عبدٌ ورب اكبر

فقلت له يا تارك العقل والنهى … اله وعبدٌ ذاك شئٌ منكر

اذا قلّ دين المرء قلّ قياسه … ومن يؤمن يُرشده عقلٌ مطهر

وانی ارى فی خبط عشوى عقولكم … تقولون ما لا يفهم المتفكر

وانی اراكم فی ظلام دائم … وما فی يديكم من دليل يُنوّر

وان هو الا بدعة غير ثابت　　واثباته مستنكر متعذر
انعرف في الصحف القديمة مثله　　وقد جاء هدي بعد هدي ومنذر
اناجيل عيسى قد عفت آثارها　　وحرّفها قوم خبيث معيّر
نبذتم هداية وراء ظهوركم　　وهذا من الشيطان هدي آخر
اتممتم جلال الله في روح عاجز　　وهيهات لا والله بل هو احقر
فقير ضعيف كالعباد وميّت　　نعم من عباد الله عبد معزّر
وان شاء ربّي يبد الف نظيره　　وارسلني ربّي مثيلا فتنظر
وقد اصطفاني مثل عيسى ابن مريم　　فطوبى لمن يأتين صدقا ويبصر
انبيا ميت وعيسى لم يمت　　اجزتم حدودا يا بني الغول فاحذروا
توفي عيسى هكذا قال ربنا　　فلا تهلكوا متجلدين وفكّروا
اتتخذ العبد الضعيف مهيمنا　　اتعبد ميتا ايها المتنصر
الا انه عبد ضعيف كمثلنا　　فلا تتبع يا صاح قوما خسروا
ووالله يأتي وقت تصديق كلمتي　　ويبدي لك الرحمن ما كنت تضمر
فلا تسمعن من لجلج ذيبا وعقربا　　يصول بوثب اوتدبّ وتأبر
مقامي رفيع فوق فكر مفكر　　وقولي عميق لا يليه المصعّر
اذا قلّ علم المرء قل اعتقاده　　وما يمدحن حسنا ضرير معذّر
الا ربّ مجد قد يُري مثل ذلّة　　اذا ما تعالى شأنه المتستّر
الم تعلمن انّي جريّ مبارز　　وان كنت في شك فبارز فتحضر
وبارزت احزاب النصارى كضيغم　　بايدي وفي اليمنى حسام مشهّر

وما زلت ارميهم برمح مذربٍ … الا ان ابان الحق والحق اظهر
وانا اذ اقمنا الصيد او ابدٍ … فلا الظبي متروك ولا العير ينظر
وقتل خنازير البراري وخرشهم … اشاش لقلبي بل مرام اكبر
وفي مهجتي جيش وازعم انه … يكافي جيش القدر او هو اكثر
اذا ما تكلمنا وبارى مخاصمي … ولاحت براهيني كنارٍ تزهر
فاوجس مبهوتا وايقنت انني … نصرت وايد في قدير مظفر
وادركته في حسنةٍ فدعوته … الى مشرب صاف وماء يطهر
فرد عليّ بباطلات من الهوى … ووالله كان كذى ضلال يزوّر
وقال لعيسى حصةٌ في الاله … وفي هذه سرٌّ على العقل يعسر
وان ابن مريم مظهر لاب له … فنحسبه ربا كما هو يظهر
فقلت له هذا اختلاق وفريةٌ … وما جاء في الانجيل ما انت تذكر
وان الهك مات والله سرمد … قديم فلا يفني ولا يتغير
وما لا يحد فكيف حد كالورى … ووجه المهيمن من مجالي مطهّر
وليس تقاس صفاته بصفاتنا … ولا يدركه بصر ولا من يبصر
تعالت شئون الله عن مبلغ النهى … فكيف يصور كنهه متفكر
وان عقيدتكم خيال باطل … وما في يديكم من دليل يوفر
وللخلق خلاق فقد عون ذكره … وقد عون مخلوقا ولم تتفكروا
ومن ذاق من طعم المنايا بقولكم … فكيف يحيي سرمد يتصور
وقد نور الفرقان خلقا بنوره … ولكنكم عمي فكيف ابصّر

الا انه قد جاء عند مفاسد … اذا ما انتهى الليلاء فالصبح يحشر
ترى صورة الرحمان فى خدرسوة … فهل من بصير بالتدبر ينظر
تراء النا الحق المبين بقوله … وآياته در ومسك اذفر
قل الان هل فى كتبكم مثل نوره … وفكر ولا تعجل ونحن نذكر
وان كنت تزعم ان فيها دلائلا … فجهلك جهل بين ليس يستر
وان قلت آمنا بما لا نعقل … فهذ الهدى عند النهى مستنكر
وسل اليهود وسل اكابر قومهم … اسلّم فيهم ابنك المتخير
ومهما يكن فى كتبكم ذكر عجزه … وان خلته يخفى على الناس يظهر
جعارك خيط فاتق البيرء والردا … آللموت يا صيد الردا تتجعر
اقلبك قلب او صلاية حرة … اجهلك جهل او دخان مغبر
اكلت خشارة كل قوم مبطل … فتاكل ما اكلوا ولا تتخفر
ابا رأيت يا مسكين ذالرمح بالعصا … وانى اجارد نا وانى محمر
اترغب عن دين قويم منور … وتتبع دينا قد دفاه التكدر
وان لم تداورجشرة البخل والهوى … فتهو نحيفا فى الهلاس وتخطر
وانى كماء عند سلم وخلت … وفى الحرب نار جعظري مثعر +
اذا ما نصبنا فى مواطن خيمة … فلا ترجعن عند الوغا وتجمر
ولو ابهترت وقلت انى ضيغم … ففى اعينى ما انت الا الجوذر
الا ايها الصيد الرئيك الاعور … الام تحامى عنك سهمى وتافر
اعيسى الذى قد مات رب خالق … اهذا هدى الانجيل او تستاثر

أعيسى إلهٌ أيها العمي من هوى   واين ثبوت بل حديث يؤثر

ظننتم فانتم تعبدون ظنونكم   كشخص مثر عاشق لا يصبر

تركتم طريق الحق شحًّا وخسّة   وسيعلمن كل اذا ما بعثروا

عسى ان يزيل الله شح نفوسكم   ولكنه بغر شديد مكدّر

ومن كان ذا حجر فيدري حقيقة   ومن كان محجوبًا فيهذي ويهجر

ستلعب يا جمهور قوم محقّر   ومحضر نا يعدو ولا يتحسّر

قد استحمر الشيطان نفسك كلها   فانت لغول النفس عبد مسخّر

الا انّ ربّي قد رأى ما صنعته   فنفسك سوف تجرّب وتحوّر

أتطفئ نورًا قد اريد ظهورها   لك البهر في الدارين والنور يبهر

واني ارى قد باد كيدك كلّه   ويهتك ربي كلما هو تستر

اتترك اعنابا وتنقف حنظلا   وهذا وبال انت فيه متبر

تناهير قفر في عيونك مربع   وا سرّكم سقط اللوى وحبوكر

عقيدتكم قد صار للناس ضحكة   ويضحك جمهور عليه وينكر

رأى الناس بالتحقيق ما في بيوتكم   وانّ جار بيت من بعيد يظهر

ولا يظهرن انجيلكم نهج الهدى   وهذا حجته وقول مكور

ومن تبعه ما وجد ريح تيقّن   ولكن الى الالحاد والشك يدحر

وما فيه الا ما يضل قلوبكم   ويهد ببيت نجاتكم ويدمّر

ومن اين طفل للذي هو اطهر   الله زوج ايها المتمذر

ولكننا لا نعرف الله هكذا   وحيد فريد قادر متكبر

وذلك للدّين القويم كرامة   اذا ما تبعت هداه فالله يؤثر
ويشغفك الله العزيز محبة   ويأخذ قلبك حب حب ويأطر
فطوبى لمن صافا صراط محمد   وكمثل هذا النور ما بان نيّر
وصلنا الى المولى بهدي نبيّنا   فدع ما يقول الكافر المتنصّر
وفي كل اقوامٍ ظلامٌ مدمّرٌ   وانّ رسول الله بدرٌ منور
وانّ رسول الله مهجة مهجتي   ومن ذكره الاحلى كانّي متمر
فدع كل ملفوظ بقول محمد   وقلّد رسول الله تنج وتغفر
وليس طريق الهدي الا اتباعه   ومن قال قولا غيره فيتبّر
ومن ردّ من قل الحياء كلامه   فقد رُدّ ملعونا وسوف يمذّر
ومن يرتقى غير هدي رسولنا   فذ لكم الشيطان يعتو ويشغر
ومانحن الّا حزب رب غالبٍ   الا انّ حزب اللهِ يعلو وينصر
ووالله انّ كتابنا بحر الهدى   وتا لله انّ نبيّنا متبقّر
ويبقى الى يوم القيامة دينه   له ملّة بيضاء لا تتغيّر
ونؤثر في الدارين سنن رسولنا   وسُنّت خير الرسل خير وازهر
فلما عرفت الحق دع ذكر باطل   ولو للصداقت مثل بكرٍ تُنهر
الا ايها الثرثار خف قهر قاهر   ويعلم ربي ما تسرّ وتجهر
فلا تقف ما لا تعرفن وجوهه   وثابر على الحق الذى هو اظهر
ووالله ما كان ابن مريم خالقا   فلا تهلكوا بغيا وتوبوا واحذروا
ولا تحسبن من انه ليس مزاب   وكمثل هذا الخلق في الدود تنظر

بل الدود اعجب خلقة من مسيحكم ... ويخلق ربي ما يشاء ويقدر
الارب دود قد ترى في مرتع ... تكون في ليل وتنمو وتكثر
وليست لها ام بارض ولا اب ... ففكر هذا لك الله هادٍ اكبر
وان كنت لا تدع الجدال وتنكر ... فبارز لنا انا الى الحرب نعكن
وانّ لنا المولى ولا مولى لكم ... فتنظر انا نغلبن وننصر
ووالله اني اكسرنّ صليبكم ... ولو مزّقت ذرات جسمي واكسر
ووالله ياتي وقت فتحي ونصرتي ... ووالله اني فائز ومعزّر
ووالله يمشي في البلاد امامنا ... امام الانام المصطفى المتخيّر
وما في يديك بغير قول مدلسٍ ... تكدّ وتستقرى المحال وتفجر
وكتبك نفر حشوها الكفر والردا ... محرفةٌ في كل عامٍ تغيّر
فتلك براهين على سخفٍ دينكم ... وقد قلت تحقيقا ولو انت تنبر
لقد زين الشيطان اقواله لكم ... يوسوسكم في كل حين ويمكر
وقد ذكر الاخبار من قبل قومكم ... ولا خبريات الناس نحن نذكر
وكيف يساوي دين عيسى لديننا ... ولا يستوي دخن ونجم ازهر
وقد جاء يوم الله فاليوم ربنا ... يدقق اجزاء الصليب ويكسر
وقلت له لا تحسب العبد خالقا ... وكل امرء عن قوله يستفسر
وقلت له لا تستر الحق عاصدا ... سيبدي المهيمن كل ما كنت تستر
وقلت له لما ابى ان شاننا ... بلاغ فبلّغنا وانك منذر
وان كنت لم تسمع فزد في تجاسر ... لتسعر نار الله ثم تدمّر

فزد فی جراءات وزد فی تقاعس　　وزد فی عمایات فتفنیٰ وتبتر
ولیس عذاب الله عذبا کما تری　　سیحرق فی نار اللظیٰ من یفجر
غیور فیاخذ مشرکا بذنوبه　　ولیس له احد شفیعا وما زر
رفیع علیٰ کیف یدرك کنهه　　اذا ما ترقت عنینا تتحیر
اتعصون بغیا من به الخلق آمنوا　　اتنسون یوما ما به الناس انذروا
وکیف یکون العبد کابن لربه　　فسبحان رب العرش عما تصوروا
وقد مات عیسیٰ لیس حیا واننا　　نردّ علی من قال یحیی و یخبر
واخبرنی ربی بموت مسیحکم　　وکان هو الاولیٰ واکفی واجدر
وکم من دواب الارض یحیی مدة　　علی ظهرها فاعجب لهذا وفکروا
وان جنود الانبیاء وحزبهم　　الوف فهل ترین کابنك آخر
فان کان للرحمن ولد کقولکم　　فشجرة نسل الله تنمو وتکثر
ابدّل سنة ربنا بعد مدة　　ایمکن فی سنن القدیم تغیر
وقانون سنن الله فی بعث رسله　　مبین فهل ابصرت اولا تبصر
واتلم تر الیوم الهدی فتری غدا　　ظلاما مهیبا فیه تهوی وتندر
اتخلع جهلا ربقة العقل والنهیٰ　　لاقوال قوم قد اضلوا ودمّروا
اتترك ما جاءت به الرسل من هدیٰ　　لا تتبعن قوما هدوا وتبقروا
علیکم بسبل الله من قبل ساعة　　تریکم لظی النار التی هی تسعر
عذاب الیم لا انتهاء لحرقه　　وان ینضجن جلد فیخلق آخر
ینبئك العلام ما کنت تضمر　　ویبدی لك النور الذی الیوم تنکر

الا ايها الناس اتقوا الله ربكم ... وان عذاب الله ادهى واكبر
الم ياتكم نذر و ايات ربكم ... نرى بغيكم و دموعنا تحدر
و لكل نبأ مستقر و مظهر ... و لكل ما ياتيك وقت مقدر
ويحكم رب العرش بيني وبينكم ... وها انا قبل عذاب ربي اخبر
وقوم مضوا من قبل ضالين من هو ... فانتم قبلتم كلما هم زوروا
اخذتم طريق الشرك والفسق والر ... وزرت خطاياكم فلم تستغفروا
فارسلني ربي اليكم لتهتدوا ... ولتقبلوا ما قال ربي وتغفروا

فان شئت ماء الله فاقصد منهلي ... فيعطك من عين وعين تنور
واغلظ حجب ما تراك على الهدى ... تعال على قدم الضلال فتزهر
وفيك فساد لو علمت اجتنبته ... وذا لكم الشيطان يغوى ويحصر
ذهبت عن الدين الحنيفي شكوكم ... واز عجبت اصل اصولكم ثم تنكر
وقلتم لنا دين بعيد من النهى ... وهذا فساد ظاهر ليس يستر
وكل امرئ بالعقل يفهم امره ... كما بالعيون يشاهدن ويبصر
وعقل الفتى نصف و نصف سواه ... وكصفق ايد منهما العلم يظهر
تصديت فى نصر الضلال تعمدا ... فبارز لحرب الله ان كنت تقدر
وما انت الا عابد الحرص والهوى ... تشمر ذيلك للحطام وتهجر
رايت لك الرويا وانك ميت ... وان كلام الله لا تتغير

وعدة وعد الله عشر وخمسة ... اذا ما انقضت فاعلم بانك محضر
وتعمى وتحضر عند ذى العرش مجرما ... وتسال عما كنت تهذي وتكفر

وما قلت من تلقاء نفسي تجاسرا | بل الآن نبأني العليم المقدر
فبلّغت تبليغا وآليت حلفة | على صدق ما اظهرت فانظر وتنظر
فان اك صديقا فربي يعزّني | وان اك كذابا فسوف احقّر
واعلم ان مهيمني لا يضيعني | واعلم ان مؤيّدي سوف ينصر
فتوفى السفهاء من اهل الهوى | وكل امرءٍ عند التخاصم يسبر
ذووا فطنةٍ يدرون بحثي وبحثه | وما في السماء فسوف يبدو ويظهر
وان يسلمن يسلم والّا فميّتٌ | وهذان منا آيتان ونشكر
ووالله هذا من الهي ومن يعش | الى اشهر مذكورة فسينظر
وتحت رداء الله روحي ومهجتي | وما يعرفني احد وربي يبصر
ولست بربي كاذبا تارك الهدى | ولست بربي كالذي هو يهذر
وهنّاني ربي بنهج محبة | على ما تضوع مسك فتحي وعنبر
وذلك من بركات روح رسولنا | نبي له نور منير وازهر
رؤف رحيم آمر مانع معًا | بشير نذير في الكروب مبشر
له درجات لا شريك له بها | له فيض خير لا تناهيه ابحر
تخيّره الرحمن من بين خلقه | ذكاء بجلوته وبدر منوّر
وكان جلالا في عرانين وبله | خفي الغار من انفاقهن الممطر
رؤف رحيم كهف امم جميعها | شفيع الورى سلى اذا ما اضجروا
الا ما هرفنا في ثناء رسولنا | له رتبة فيه المدائح تحصر
وان امان الله في سبل هديه | فطوبى لشخص يقتفي ما يؤمّر

سقى فبهج العرفان كل مصاحب ... فبنشوة الصهباء سُرّوا وابشروا
وقد راح والمخلوق في ظلماته ... وجهلاً انه مثل الاوابد ينفر
فاكملهم قولاً وفعلاً وميسماً ... وايقظهم فاستيقظوا وتطهروا
رسول كريم ضعّف الله شانه ... وبدر منير لا يضاهيه نيّر
وكافح امر المسلمين بنفسه ... وعلّمهم سنن الهدى فتبصّروا
بأمته احفى من الاب بابنه ... شفيع كريم مشفق ومحذّر
فمن جاءه طوعاً وصدقاً فقد نجا ... ومن اعرض عن احكامه فيدمّر
ولم يتقدم مثله في كماله ... واخلاقه العليا ولا يتاخّر
فدع ذكر موسى واتركن ابن مريم ... ودع العصا لما تراءا المفقّر
له رتبة في الانبياء رفيعة ... فطوبى لقوم طاوعوه وخيّروا
وعسكره في كل حرب مبارز ... اذا ما التقى الجمعان فانظر وانتظر
وجاء بقرآن مجيد مكمل ... منير فنور عالما وينوّر
كتاب كريم حاز كل فضيلة ... ويسقي كؤس معارف ويوفر
وفيه رأينا بينات من الهدى ... وفيه وجدنا ما يقي ويبصّر
كعين كحيل زينت صفحاته ... بناظرة من عين خلد ينظر
طري طلاوته ولم تعف نقطة ... لما صانه الله القدير الموقّر
فيا عجبا من حسنه وجماله ... ارى انه در ومسك وعنبر
وان سروري في ادارة كأسه ... فهل في الندامى حاضر من يُكرّر
وريّاه قد فاق الحدائق كلها ... نسيم الصبا من شانه تتحيّر

اذا ما تلا من آية طالب الهدى ... يرى نوره يجري كعين ومطر
وفيه من الله اللطيف عجائب ... اشاهدها في كل وقت وانظر
ايعجب من هذا سفيه مشرد ... والهاه عن نور ظلام مكدر
الى قوله يرنو الحكيم تلك ذا ... ويعرض عنه الجاهل المتكبر
كتاب جليل قد تعالى شأنه ... يدا في رؤس المنكرين ويكسر
هو السيف في ايدي رجال مؤمن ... فلن يعصم درع منه فوجا ومغفر
كلام يفل المرهفات بحده ... يبشرنا في كل امر وينذر
يديه قوم منكر مغلولة ... وهددهم اواهم وسروا وكبروا
يباهون مرحين جهلا وغوة ... وسوف تراهم مدبرين فتبشر
فداك روحي يا حبيبي وسيدي ... فداك روحي انت ورد ومنضر
وما انت الا نائب الله في الورى ... واعطاك ربك هذه ثم كوثر
ويعجز عن تحميد حسنك مؤمن ... فكيف مهرك الذي هو يكفر
يكفرني شيخ وتتلوه أمة ... وما ان اراه كعاقل يتدبر
يرى ظهره عند النضال كثعلب ... وكالذئب يعوي حين يهذو ويهجر
غبي عتي اضرم الجهل غيظه ... كجلمود صخر جهله لا يغير
وكفرني بالحقد من غير مرة ... فقلت لك الويلات انك اكفر
ويسعى لايذاء ويسعى بزوره ... على حريص كالعدا لو يقدر
عجبت له ما يتقي الله ذرة ... اشقوة هذا المرء ام مقدر
فطورا يرد البينات وتارة ... يحرف قول المصطفى ويغير

قصدت هداه ترحما فتمايلا … على الرجس والبلوى فكيف اطهر

وقال يمين الله مالك ناصر … فآليت ان الله معنا فنظفر

ولما أريد علاجه من نصيحة … يسب ويبدي كلما كان يضمر

وجاهدت لله الكريم لهديه … فما قل من اوهامه بل تكثر

عجبت لختم الله كيف اضله … يرد النصوص كأنه لا يبصر

خيالاته كالنائمين ضعيفة … نئوم فيبغض كل من هو يسهر

وانا نسهده ودادا وشفقة … فيهجون من جهل ولا يتخفر

له كتب السب والشتم حشوها … شرير فيستقري الشرور ويفخر

يغوص كدلو عند خوض فيرجعن … بجماً وما يسقيه ماء تفكر

بعيد من التقوى فتسمع انه … كبا فوزه الاضحى بعيد يعسر

لقد زين الشيطان اقواله له … يوسوسه وقتا ووقتا يكور

واكفرني بخلا وجهلا ودناءة … ووافقه خلق ضرير مدعثر

يقولون انا قادرون على الاذى … فقلنا اخسئوا ان المهيمن اقدر

فيا علماء السوء ما العذر في غد … أيلعن مثلي مسلم ويكفر

وما غيظكم الا لعيسى واسمه … ايدعى بهذا الاسم شخص محقر

وما تعلمون شئون ربي وفضله … ويعلم ربي كل نفس وينظر

انعمة ربي في يديكم محاطة … ويفعل ربي ما يشاء ويظهر

انحن نفر من النبي وبابه … خف الله يا صيد الردى كيف تخبر

انترك قرآنا كريما ودرره … فما لك لا تدري صلاحا وتفجر

اأختزنت جسا بعد خمسين حجة ... وقد كنت تشهد ان احمد اطهر

وتعلم اني حذر يأن و متقي ... وتعلم زارو بعده لاتنتمر

تبصر خصيمي هل ترى من دلائل ... على ما تقول وفكرن كيف انكفر

انحن نرى كنا قبلة الله شقوة ... انتبذ صحف الله كفرا ونهجر

انرغب عن دين النبي المصطفى ... ودينا مخالف دينه نتخير

سيخزي المهيمن كاذبا تارك الهدى ... كلا ان امام الله والله ينظر

وانى انا الرحمان ناصر حزبه ... ومن كان من حزبي فيعلى وينصر

هذا الهام من الله تعالى

وما كان ان تخفى الحقائق دائما ... وما يكتم الانسان فالدهر يظهر

وليس خفاء مغلق في ديننا ... وما جاء من هدى مبين فنوثر

سيكشف سر صدورنا وصدوركم ... بيوم يقوم الى المليك ويحشر

فمن كان يسعى اليوم في الدين مفسدا ... فيحرق في يوم لظاه تسعر

وانا على نور وانتم على اللظى ... وما يستوي عمي وقوم يبصر

ومن كان محجوبا فياتي موسوس ... فيكبه في هوة ويدمر

وما يصطفي الله العليم من ورا ... وما يجتبي الفساق رب اطهر

فذرني وخلا في ولست مصيطرا ... علي ولا حاكم وقاض فتامر

وآثرني ربي واخزاكم خالقي ... فقد ضاع يا مسكين ما كنت تنذر

اليست تقات الله شرط المؤمن ... فما لك يوم الاخذ لا تتذكر

وعدوت حتى قلت لست بايب ... وان الهدى بعد القلى متوعر

اتقفي بما لم ينزل الله من هدى ... ونكمز من القى السلام وتجسر

ووالله بل تالله لو كنت مخلصًا　　اريتك ايات ولكن تزوّرُ
ولو قبل الكفارى سالت امانة　　لعمرى هديت وصرت شيخا يبصرَ
ولكن ظننت ظنون سوء بعجلةٍ　　كغولٍ هوىً والغول لا يتطهّرَ
هل العلم شئ غير تعليم ربنا　　واىّ حديث بعده نتخيّرَ
كتاب كريم احكمت اياته　　وحياته يحيى القلوب ويزهرَ
يدع الشقى فلا يمسّ نكاته　　ويروى التقى هدىً فينمو ويثمرَا
ومتعنى من فيضه لطف خالقى　　فانى رضيع كتابه ومخفرَ
كريم فيؤتى من يشاء علومه　　قدير فكيف تكذبنّ وتهكرَ
وانى نظمت قصيدتى من فضله　　لتعلم فضل الله كيف يخيّرَ
تعال بميدان النضال شجاعة　　ليظهر علمك فى الجدال وتسبرَ
تريدون ذلتنا ونحن هوانكم　　فيكرم ربّى من يشاء وينصرَ

انطلب منى آية الخزى والردى　　ويأتيك امر الله فجأً فتُبترَ
وحمدتنى من قبل ثم ذممتنى　　فقد لاح انك خنثعول مزوّر
وانى انا الخطاب ان كنت طاعنا　　رماحى مثقفة وسيفى مذكرَ
وانّا جهرنا بشر دين محمّد　　وانت تسبّ هوىً وفى السبّ تجهرَ
متى ندن منك ترحما تتباعد　　وتريد حل العقد رحما فتحترَ
وسبيلك صعب لكن انت غشاءه　　وخبثك جمّ لكن انت تدعثرَ
وما ان ارى فيك التعوذ والتقى　　وان الفتى يخشى اذا ما يُذعرَ
ومن كذب الصديق هتك سره　　ومن اكثر التكفير يوما سيكفرَ

وان تضربن على الصلاة زجاجة ... فلا الصخر بل ان الزجاجة تكسر

فهل في اناس مكفرين مدبّر ... يدبر في قولي وفي الكتب ينظر

ووالله اني آيس من صلاحهم ... وما ان ارى شخصا يكفّ ويحذر

وقلت لشيخ قد تقدم ذكره ... الام تكفرنا وتهجو وتصغر

تعال نباهل في مقام معين ... ليهلك من هو كاذب ومزور

حلفت يمينا من لعان مؤكد ... فاني بميدان اللعان ساحضر

فاذا اتى نعيد لترصد يومنا ... فقمت ولم اكسل وما كنت اقصر

خرجنا وخلق كان يسعى وراءنا ... لينظر كيف نباهلن ويكفر

فجاء ولكن لم يباهل مخافة ... واعرض حتى لا من هو يبصر

ولم يتمالك ان يباهل كالفتى ... وظل يريا ظهر جبن ويدبر

وباشت لبه النفس خوفا وخشية ... وقد خفت ان يغشى عليه ويخطر

ووجدته بحرا ومن جبن خيفته ... كان حسامي يهجمن ويبتر

فقلت له لما ابى ان يجيئني ... لقد تم والله العليم سيامر

وان شئت فسئل من كان فينا حاضرا ... وما قلت الا ما هو المتقرر

وباهلني من غزنويين مكفر ... وقوفا لدى شجرات ارض تشجر

فقمت بعجبي للدعاء مباهلا ... وكان معي ربي يراني وينظر

فصعّد صرخ الصادقين الى السما ... لما اخذتهم رقة وتاثر

فاعجب خلقا جيشهم بكاءهم ... فبكوا ببكاهم وقام المحشر

وظل المباهل يقذفن مكفرا ... فيا عجبا من دينهم كيف كفروا

وما الكفر الا ما يسميه ربنا | فذرهم يسبوا كيف شاؤوا ويكفروا
وانا توكلنا على الله ربنا | وقد شد ازر العبد رب مبشر



وآخر دعوانا ان الحمد كله
لربي حامي وقاي ونصرا



القصيدة الثالثة المباركة الطيبة في نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

لك الحول يا قيوم يا منبع الهدى | فوفق لي ان اثني عليك واحمدا
تتوب على عبد يتوب تندما | وتنجي غريقا في الضلالة مفسدا
كبير المعاصي عند عفوك تافه | فما لك في عبد الم ترددا
تحيط بكنه الكائنات وسرها | وتعلم منهاج الهوى ومجردا
ونحن عبادك يا الهي وملكك | نخر امامك خشية وتعبدا
وما كان ان يخفى عليك نحاسنا | وتعلم لو ان النحاس وعسجدا
وكم مزدهي اهلكتهم من شرورهم | واخذتهم وكسرت دارا منضدا
وكم من حقير في عيون جعلتهم | باعين خلق لولوءا وزبرجدا
ونعم اطلا الا بفضل ورحمة | وتهدي من قهر منيفا ممردا

وما كان مثلك قدرة وترحما … ومثلك ربي ما ارى متفردا
فسبحان من خلق الخلائق كلها … وجعل كل شئ واحدا متبددا
غيور يبيد المجرمين بسخطه … غفور ينجي التائبين من الردى
فلا تأمنن من سخطه عند رحمة … ولا تيئسن من رحمه ان تشددا
وان شاء يبلو بالشدائد خلقه … وان شاء يعطيهم طريفا ومتلدا
وحيد فريد لا شريك لذاته … قوي علي في الكمال توحدا
ومن جاءه طوعا وصدقا فقد نجا … وادخل وردا بعد ما كان ملبدا
له الملك والملكوت والمجد كله … وكل له ما لاح اوراح او غدا
ومن قال ان له الها قادرا … سواه فقد تبع الضلالة واعتدى
هدى العالمين وانزل الكتب رحمة … وارسل رسلا بعد رسل واكدا
وانت الهي مامني ومفازتي … ومالي سواك معاون يدفع العدا
عليك توكلنا وانت ملاذنا … وقد مسنا ضر وجئناك للندا
وتلك آيات في عباد حمدتهم … ولا سيما عبد تسميه احمدا
له في عبادة ربه غلى مرجل … وفاق قلوب العالمين تعبدا
ومن وجهه جلى بعيدا واقربا … واصاب وابله تلاعا وجدجدا
له آيتا موسى وروح ابن مريم … وعرفان ابراهيم دينا ومرصدا
وكان المجاز وما سواه كميت … شفيع الورى احيى وادنى المبعدا
وكان مكاوحة وفسق شعارهم … يباهون مرتجين في سبل الردى
فلم يبق منهم كافرا الا الذي … اصر بشقوته على ما تعودا

شريعته الغراء مورد معبد   غيون فاحرق كل دير وجلسدا
واتى بصحف الله لاشك انها   كتاب كريم يرفد المسترفدا
فمن جاءه ذلا لتعظيم شانه   فيعطى له فى حضرت القدس سوددا
فيا طالب العرفان خذ ذيل شرعه   ودع كل متبوع لهذا المقتدى
يزكى قلوب الناس من كل ظلمة   ومن جاءه صدقا فنوره الهدى
ولما تجلى نوره التام للورى   ولوح وجه المنكرين سوّدا
تراء اجمال الحق كالشمس فى الضحى   ولاح علينا وجهه الطلق سرمدا
وقد اصطفيت بمهجتى ذكر حمده   وكاف لنا هذا المتاع تزودا
وفوضني ربّي الى فيض نوره   فاصبحت من فيضان احمد احمدا
وهذا من الله الكريم المحسن   وما كان من الطافه مستبعدا
ووالله هذا كله من محمد   ويعلم ربي انه كان مرشدا
وفي مهجتي نور وجيش لامدحا   سلالة انوار الكريم محمدا
كريم السجايا اكمل العلم والنهى   شفيع البرايا منبع الفضل والهدى
تبصر خصيمي هل ترى من مشاكه   بتلك الصفات الصالحات باحمدا
بشير نذير آمر مانع معا   حكيم بحكمته الجليلة يقتدى
هدى لهائمين الى صراط مقوم   ونوّر افكار العقول وايّدا
له طلعة يجلو الظلام شعاعها   ذكاء منير برجه كان يرجدا
له درجات ليس فيها مشارك   شفيع يزكّينا ويدنى المبعدا
وما هو الا نائب الله فى الورى   وفاق جميعا رحمة وتوددا

تخير الرحمن من بين خلقه ... واعطاه ما لم يعط احد من الندى

وقد كان وجه الارض فيها مسودا ... فصار به نورا منيرا واغيدا

وارسله الباري بآيات فضله ... الى حزب قوم كان لدًّا ومفسدا

وملكٍ تابط كلّ شرٍ قومه ... وكلٌّ تلا بغيًا اذا راح او غدا

بلوبة مكة ذات حقف عقنقل ... بلاد ترى فيها صفيحا مُصمّدا

وما كان فيها من زروعٍ ودوحة ... ترى كالظليم ترّاه ازعر اربدا

تكلّف عقوة داره ذات ليلة ... جماعة قوم كان لدا ومفسدا

فادركه تائيد ربّ مهيمن ... ونجّاه عون الله من صولة العدا

تذكرت يوما فيه اخرج سيدي ... ففاضت دموع العين مني بمنذرى

الى الآن انوار ببرقة يثرب ... نشاهد فيها كل يوم تجددا

نوجه المدينة صار منه منورا ... وبارك حرّ الرمل وطئا وقرددا

حقا في جنابي نورا من ضيائه ... فاصبحت ذا فهم سليم وذا الهدى

وارسلني ربّي لتائيد دينه ... فجئت لهذا القرن عبدا مجدّدا

له صحبة كانوا محا تين حبه ... وجعلوا اثرى قدميه للعين اثمدا

واروا انتشاطا عند كل مصيبة ... كمن جاء مرقال تواري تخددا

واذا مر بينا هاكب بنعمه ... فراعوا الى صوت لهيب توددا

وكان وصال الحق في بياتهم ... وخطراتهم فلاجله مدوا اليدا

ورأوا حيات نفوسهم في موتهم ... فجاؤوا بميدان القتال تجلدا

وجاشت اليهم من كروب نفوسهم ... وانذرهم قوم شقي تهدّدا

فظلوا يبادون المنايا بصدقهم　　وما كان منهم من ابى او تردّدا
وفاضت لتطهير الاناس دماؤهم　　من الصدق حتى اثر الخلق مرصدا
واحيوا الليالي بهم مخافة ربهم　　واذا بهم يوم يُشيّب ثوى هدا
تناهوا عن الاهواء خوفا وخشية　　وباتوا لمولاهم قياما وسجدا
تلقوا اعلوما من كتاب مقدس　　حكيم فصاروا هم كريم ذو الندى
كنوق كرائم ذات خصل تجلدوا　　وتربعوا كلأ الاسرة اغيدا
التعرف نوما كان ميتا كمثلهم　　نوما كاموات جهولا بليندا
فايقظهم هذا النبي فاصبحوا　　منيرين محسودين في العلم والهدى
وجاؤوا ونور من وراء يسوقهم　　اليه ونور من امام مقودا
ولو كشف باطنهم ترى في قلوبهم　　يقينا كطبقات السماء منضدا
تداركهم لطف الاله تفضلا　　وزكّى بروح منه فضلا وايّدا
ففاقوا بفضل الله خلق زمانهم　　بعلم وايمان ونور وبالهُدى
وهذا من النور الذي هو احمد صلعم　　فدى لك روحي يا محمد صلعم سرمدا
امرت من الله الذي كان مرشدا　　فاحرقت بدعات وقومت صددا
وجئت لتنجية الانام من الهوى　　فواها لمنجي خلص الخلق من ردى
ونوّرت قدماك لله قائما　　ومثلك رجلا ما سمعنا تعبدا
جذبت الى الدين القويم بقوة　　وما ضاعت الدنيا اذا الدين رشّدا
وارسلك الباري بآيات فضله　　لكي تنقذ الاسلام من فتن العدا
يحب جناني كل ارض وطئتها　　فيا ليت لي كانت بلادك مولدا

والكفر فی قومی فجئتک لاهفا   وکیف یکفر من یوالی محمّدا
عجبت لشیخ فی البطالة مفسد   اضل کثیرا بالشرور وبعّدا
سلوه یمینا هل اتانی مباهلا   وقد وعد جزمًا ثم نکث تعمّدا
فخذ یا الٰهی مثل هذا المکذب   کاخذک من عادی ولیا وشدّدا
اضل کثیرا من صراط منوّر   تباعد من حق صریح وابعدا
قد اختار من جهل رضاء خلائق   وکان رضی الباری اهم واوکدا
وما کان لی بغض وربّی شاهد   وفی الله عادیناه اذ مال مرصدا
یسب وما ادری علی ما یسبّنی   ایلعن من احیی صلاحا وجدّدا
نعم نشهدن ان ابن مریم میت   اهذا مقال یجعل البرّ ملحدا
وهل من دلائل عندکم تؤثرونها   فان کان فاتونی بنبلک تجلّدا
انحن نخالف سبل دین نبینا   وقد ضل سعیا من قلی دین احمدا
سیکشف سر صدورنا وصدورکم   بیوم یسود وجه من کان مفسدا
فمن کان یسعی الیوم فی الارض مفسدا   فیحرق فی یوم النشور من وّدا
الیس تقات الله فیکم کذرة   اتخشون لومة حیّکم ومفنّدا
وقد کان ربّی قدّر الامر رحمة   فحصنت باذن الله ثوبا مقدّدا
رأیت تغیظکم فلم آل حجّة   ووطئت ذوقا امعزا متوقّدا
ولست بذی علم ولکن اعاننی   علیم رآنی مستهاما فایّدا
ووالله انی صادق غیر مفتر   وایّدنی ربی وما ضاع عنی سدی
وما قلت الا ما امرت بوحیه   وما کان هجس بل سمعت منددا

ألكم حقا كالمداجي المخامس ... مخافة قوم لا يريدون مرصدا

تعالى مقامي فاختفى من عيونهم ... وربي يرى هذا الجنان المجردا

وفي الدين اسرار وسبل خفية ... يلاحظها من زاده الله في الهدى

وهذا على الاسلام ادهى مصائب ... يكفر من جاء الانام محمدا

اتكفر رجلا قد انار صلاحه ... ومثلك جهلا ما رايت ضفنددا

اتكفر رجلا ايد الدين حجة ... ودافا رؤس الصائلين وارحدا

انحن نفر من الرسول ودينه ... وبيد ولكم آياتنا اليوم اوعدا

ووالله لولا حب وجه محمد ... لما كان لي حول لامدح احمدا

ففي ذلك آيات لكل مكذب ... حريص على سب والورى كالعدا

وكم من مصائب للرسول اذوقها ... وكم من تكاليف سئمت توددا

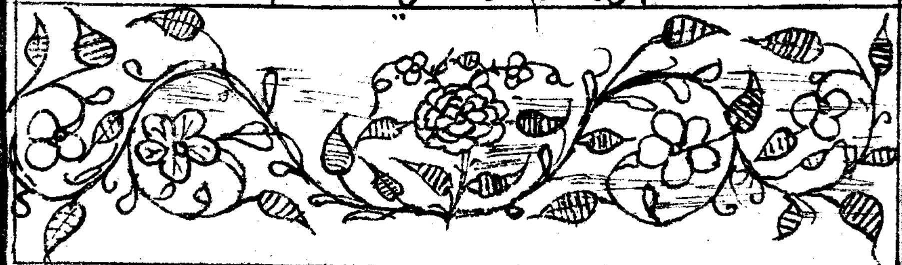
وغم يفوق ظلام ليل مظلم ... وهول كليل السلح بيدي تهددا

وضرب كضرب الفاس صلت سيفه ... وخوف كاصوات الصراصر قد بدا

فاسئم تلك المحن من ذوق مهجتي ... واسئل ربي ان يزيد تشددا

وموتي بسبيل المصطفى خير ميتة ... فان فزتها فسا حشرني بالمقتدى

ساُدخل من عشقي بروضة قبره
وما تعلم هذا السر يا تارك الهدى



القصيدة الرابعة

الا ايها الواشي الام تكذب … وتكفر من هو مومن وتونب

والیت اني مسلم ثم تکفر … فاين الحيا انت امرؤ او عقرب

الا انني تبر وانت مذهب … الا انني اسد وانك تعلب

الا انني في كل حرب غالب … فكدني بما زورت فالحق يغلب

وبشرني ربي وقال مبشرا … ستعرف يوم العيد والعيد اقرب

ونعمني ربي فكيف اردّه … وهذا عطاء الله والخلق يعجب

وسوف ترى اني صدوق مويد … ولست بفضل الله ما انت تحسب

ويبدي لك الرحمان امري فينجلي … اهذا ظلام او من الله كوكب

يرى الله ما هو مختفي في قلوبنا … فيفضح من هو كاذب ويكذب

ويعلم ربي من هو الشر منزلا … ومن هو عند الله برّ مقرب

الام ترى زورا كصدقٍ ممحّصٍ … وتستجلب الحمقى اليه وتجذب

وقاسمتهم ان الفتاوى صحيحة … وعليك وزر الكذب انكنت تكذب

وهل لك من علم ونص محكم … على كفرنا او تخرص وتتغب

كمثلك امم قد ابيدوا بذنبهم … فتحسّسن من نبأ هم ما اعقبوا

اتعدف في حربي فناعادونا … وتترك ما امت جبنا وتهرب

وما البحث الا ما علمت وفتنه   وتلك وهاذ للمنايا تقرب
وما في يديك بغير فلس مذهب   تضل ابيا بالشراب وتخلب
وشاهدت انك لست اهل معارف   وتلهو وتهذي كالسكارى وتلعب
متى نبد اخلاقا فتبد ذميمة   وتترك ما هو مستطاب واطيب
وعاديتني وطويت كشحا على الاذى   ورميت حقدا اكلما كنت تعجب
وكنت تقول ساغلبن بحجتي   وما كنت تدري انك اليوم تغلب
ولست بعاد مسرف بل ابيني   عروف على ايذاء كما تتحبب
واني امام الله في كل ساعة   وينظر ربي كلما هو اكسب
فان كنت عاديت الخبيث تدينا   فتكرم عند مليكنا وتقرب
وان كنت قد جاوزت حد تورع   وتقفوت ما لم تعلمن فتعتب
فسوف ترى في هذه ضرب ذلة   ويوم نكال الله اخزى واعطب
ومن كان لاعن مومن متعمدا   فعليه ذلة لعنة لا تتنكب
اتامر بالتقوى وتفعل ضده   وتنكث عهدا بعد عهد وتهرب
ويل لك في اعشار قلبي لوعته   فكفر وكذب انني لست اغضب
الا ايها الشيخ المقو الله الذي   يهد عمارات الهوى ويخرب
اذا ما نوى قد قهره يهلك الورى   فما حيص من ابر حسام لعضب
اتعوي كمثل الذئب والله انني   اراك كانك ارنب او ثعلب
وما ان ارى في خيط كبدك قوة   ويصلح ربي ما تهد وتشعب
الم تعرفن رؤيا كيف تحققت   واصدق رؤيا مومن لا يكذب

ويأتيك من آثار صدقي بكثرة * فليرقبن أوقاتها المترقّب
فإن كنتُ كذابا فأنت منعّم * وإن كنتُ صدّيقا فسوف تعذّب
أتكفرني في أمر عيسى تجاسرا * وكذبتني خطأً ولستَ تصوّب
توفّي عيسى هكذا قال ربنا * صريحا فصدّقنا ولا نتريّب
وكيف نكذب آية هي قوله * وتصديق كلمته أهم وأوجب
نهى خالقي أن نحيين ابن مريم * وتلك التي كفّرت منها وتغضب
ولم يبق لي في موته ريح ريبة * لما ألهمني مَلِك صدوق مثوّب

أقول ولا أخشى فإني مثيله * ولو عند هذا القول بالسيف أضرب
ووالله إني جئت حين مجيئه * وهو فارس حقا وإني محقب
وقد جاء في القرآن ذكر وفاته * وما جاء فيه هو الذي هو أصوب
ولو كان في القرآن أمر خلافه * لآثرته دينا ولا أتجنب
ولكن كتاب الله يشهد أنّه * تناول من كأس المنايا فتعجب
أمن غير منع هديه تطلب الهدى * وكل من الفرقان يعطى ويوهب
فنؤمن بالله الكريم وكتبه * فأين بجحدك يا مكفّر تذهب
ويعلم ربي كلما في عيبتي * عليم فلا يخفى عليه مغيّب
وهذا هدى الله الذي هو ربنا * فإن كنت ترغب عن هدى لا أرغب
وإن سراجي قوله وكتابه * فإن أعصه فسناه من أين أطلب
وإن كتاب الله بحر معارف * ونجدن فيه عيون ما نستعذب
وكم من نكات مثل غيد تمنعت * بها مهجتي من هدي ربي فجربوا

اذا ما نظرتُ الى ضياء جماله   فاذا الجمال على سنا البرق يغلب

رئيتُ بنورٍ نوره فتبينت   علىّ حقائقه ففيها أقلّبُ

يصدّ عن الطغوى ويهدى الى التقى   خفير الى طرق السلامة يجلبُ

يجر الى العليا وجاء من العلى   كما هو امنٌ ظاهر ليس يحجبُ

وسر لطيف في هداه ونكتة   كنجم بعيد نورها تتغيّبُ

ومن ياته يقبل ومن يهدَ قلبه   الى ما من الفرقان لا يتذبذبُ

يضئ القلوب فى يدفع عن ظلامها   ويشفي الصدور سواده ويهذبُ

فقلت له لما شربتُ زلاله   فدًى لك روحي انت عيني ومشربُ

وكم من عمينٍ قد كشفتُ غطاءهم   ونجيتهم عما يعفى ويشغبُ

الا رب خصم خاض فيه عداوةً   فالهاه عن خوض سناه المونبُ

وان يفتحن عينيك وهاب الهدى   فكاين ترى من سره لك معجب

وانى كعقل الناس نور كنوره   وان النهى ببيانه يتهذب

ووالله يجري تحته نهر الهدى   ومن اكثر الامعان فيه فيشرب

ومن يمعن الانظار فى الفاظه   فالى سناه التام يصب ويسحب

ومن يطلب الخيرات فيه ينلنه   ويرى اليقين التام والشك يهرب

ومن يطلبن سبل الهدى فى غيره   يكن سعيه لعنا عليه فيعطب

ومن يعص فرقانا كريما فانه   يُطعم السعير وفى الجحيم يقلبُ

وما العقل لا خبط عشواء ما يصب   يجده وما يخطى فيهذى ويلغبُ

ومهما تكن من عين ماءٍ باردٍ   نراه حثيثا عين صاد فيشربُ

وقد جئت بالماء المعين وعذبه | فأين النهى لا تشربين وتشرب
وسوف يريك الله نور نظهري | ويريك من مناصدوق وطيب
خف الله عند الطعن في اوليائه | اولئك قوم من قلاهم فيشجب
تعال وتب مما صنعت فانني | اصانع من يتلق حبا واصحب
ولست مدعثر من جفا بل انني | عروف على ايذائكم اتحبب
وفي السلم والاسلام اني سابق | واذا انتم اصبتم فسهمي مثقب
واذا انتضاربتم فسيفي قاطع | واذا انطاعنتم فرمحي مذرب
وان المزور لا يخبيه مكره | وان يخف في غار عميق فيتغيب
تذكر نصيحة غزنوي صالح | وعليك سبل الرفق والرفق اعذب
وكم من امور الحق قلبت جراءة | فسوف ترى يوما اليها تقلب
وان كنت ذي علم فاني كماله | وما ينفعن بعد الغزاة نصيب
واني على علم وزدت بصيرة | من الله في امري وانت مكذب
خف الله حزما يا ابن مرء اجبني | فدع ما يلازمه عدو ومخيب
وما يمنعنك من رجوع وتوبة | الا ليت جهلا حلفته فتثرب
وانكنت ذا عسر وضمر معيلا | فان شاء ربي ترزقن فتخطب
ووالله ان شقاك هيج البكا | لدى عين احياء تموت وتنتحب
الا تعرفن قصص الذين تمردوا | فما لك تدري سم ذنب وتذنب
اتدام بين الاقربين كباطر | وان غداة البين ادنى واقرب
ومثلك جاف قد خلا ومكذب | فاباد هم ربي قدير معذب

سيسلب منك الضعف والشيب قوة … وماان ارى عنك الغواية تسلب

فاكفر وكذب ايها الشيخ دائماً … ولي نبيّ بفضل الله رجل مهذب

والهمني ربي واعطى معارفاً … فبنوره الاجلى الى الحق اندبُ

اتغفل من قهر الحسيب واخذه … وتذعرنا من جور خلق وترعبُ

نجاتك من جذبات نفسك مشكل … ينزل الغلام الخفر بكر هوزب

الى الله مرجعنا فيظهر خبأنا … على الاشقياء وكل امر مرتبُ

فقد كذبوا بالحق لما جاءهم … فسوف يريهم ربنا ما كذبوا

وقد كذبت قبلي عباد ذووا التقى … فصبروا على ما كذبوا وترقبوا

فلما نسوا فحواء ما ذكروا به … أسف وجوه قلوبهم ما قلبوا

تحامون بالحقد المدمر كلهم … وامهم الشيخ السفيه المجبُ

وكيف اخاف عناد قوم مفند … وليغنا مني ربي عليهم ويعجبُ

فابغي رضا ربي وما اخشى العدا … ولحرب اعداء الهدى اناهبُ

ولكل نبأ مستقر معين … وما تبسل نفس قبل وقت يكتب

وان هدى الله العليم هو الهدى … ويعلم ما ندعي وما نحن نكسب

ويدري اناسا كفرونا وكذبوا … اذا اداركوا لنضالهم وتحزبوا

قلاني الورى حتى الاقارب كلهم … فمنهم كثعبان ومنهم عقرب

وما نتقي حرا بتلك الهواجر … وفي الله ما نوذى ونرمى ونجذب

واني بحضرته اموت بفضله … فان لم ينلنا العز فالذل اطيب

الا كل مجد قد طرحت كجيفة … وفي كل اوقاتي الى الله اجلب

واليه اسعى من جناني ومهجتي ولغيره مني القلا والتجنب
واني اعيش بهذه كمسافر وفي كل آن من هوى يتغرب
ومالي الى غير المهيمن رغبة وعن كل ما هو غير ربي ارغب
الا ايها الشيخ الذي يتجنب ترى ان تتب مني الهوى وتجنب
ولست براض ان الاعن لاعنا فاختار نهج العفو والقلب مغضب
ربيت بساتين الهدى من تذلل واني بالالام عذيق مرحب
تسب وان اعذرك فيما تسبني ولكن امام الله تعصي وتذنب
تصول علي لهتك عرضي واعتلى واعطاني الرحمن ما كنت اطلب
ترى عزتي يوما فيوما فتنتشوى وهذى كانك بالهراوى تضرب
اري ان تشزى فيك كالرمح لاعج ويلا عجبنك شاننا المترقب
ولو لم يكن في القلب غير تغيظ فلا القلب الا جمرة تتلهب
ولا تحسبن قلبي الى الضغن مائلا تعاشيب ارضي خلة وتحبب
كمثلك عاد ما رئيت ولا عنا اقولك قول اوسنان مذرب
اردت وبالي لكن الله صانني تندم فقد فات الذي كنت تطلب
ولست علي مسيطرا و محاسبا وما يعطين الرب افانت تسلب
ترفق فان الرفق للناس رجوهم وما يتركن سيف فبالرفق يجلب
ولا تشربن جهلا اجاج عداوة ووالله ان السلم احلى واعذب
ومن كان لا يتادبن من ناصح فله دواهي الدهر نعم المؤدب
ايا لاعني ما كنت بدعا من الهوى لكل من العلماء رائي ومذهب

علی لربي نعمة بعد نعمة فلا زلت في نعمائه اتقلب

وان رسول الله شمس منيرة وبعد رسول الله بدر وكوكب

جرت عادة الله الذي هو ربنا يرى وجه نور بعد نور يذهب

كذلك في الدنيا نرى قانونه نجوم السما تبدو واذا الشمس تغرب

خف الله يا من بارز الله من هوى وان الفتى عند التجاسر يرهب

ولا تطلبن ريحان دنياك خسة وشوك الفيافي منه اشهى واطيب

يزيد الشقي شقاوة طول امنه ويرخي المهيمن حبله ثم يجذب

اذا ما قصدت اشاعة الحق في الورى صددت وتبدي كل خبث وتثلب

وانت ترى الاسلام قفرا كانه مقابر اموات وارض سبسب

تصول العدا من جهلهم وعنادهم على صحف مولينا وكل يكذب

وهدي كسمط لؤلؤ وزبرجد به الطفل يلهو من عناد ويجذب

ومن كل طرف تمطرن سهامهم فهذا على الاسلام يوم عصبصب

نرى هذه من كل قوم بعيننا فتذرف عين الروح والقلب يشحب

فقمت فعادلني عداي ومعشري فلي من جميع الناس لعن مركب

ولم يبق الا حضرة الوتر ملجأ ومن باب خلاق الورى اين اذهب

فان ملاذي مستعان يجنبني ويسقين من كاس الوصال فاشرب

غيور فيأخذ راس خصمي اذا اعتدى غفور فيغفر زلتي حين اذنب

واني بري من رياحين غيرة وعذاب شوك منه عذب وطيب

يحب التذلل والتواضع ربنا فمن ينزلن عن فرس كبر يركب

وللصابرين يوسّع الله رحمة ويفتح ابواب الجدى ويُقرّب
تعرفت حتى انتشى معارف وان الفتى فى سُوله لا يكغبُ
رثيناه من نور النبى المصطفى ولولاه ما اتينا ولا نتقرب
له درجات فى المحبة تامة له لمعات زال منها الغيهب
ذكاء منير قد انار قلوبنا وله الى يوم المنشور معقب
وفى الليل بعد الشمس قمر منور كما فى الزمان نشاهدن ونجرب
ولله الطاف على مزاجية فوايله فى كل قرن يسكب
وشيمته قد افردت فى فضائل وقد فاق احلام الورى افتجب
ورعى واتى الصحب بينا سابغا وليس كراعى الغنم يرعى ويحلب
وليس التقى فى الدين الا اتباعه وكل بعيد من هدى لا يقرب
ولو كان ماء مثل عسل بطعمه فوالله بحر المصطفى منه اعذبُ
مدحتك يا محبوب من صدق مهجتى ولولاك ما كنا الى الشعر نرغب
وانا لجئنا فى عطائك راغبا ومن جاء بابك سائلا لا يثرب
والله حُبّك للنجاة لمومن دليل وعنوان تكيف نجيب
وآثرت حبك بعد حب مهيمنى ونصيبى جنانى من سناك وتجلب
ونستصغر الدنيا وخضراء هامعا فلا يختنى منها ولا نستخلبُ
الا ايها الشيخ الذى اكفرتنى وانى بزعمك كافر ثم هيذب
فتلك بعون الله منى قصيدة محبّرة ونظيرة منك اطلب
وهذى ثلث قد نظمنا وهدية به بحر خفيف للاحباء انسب

فان كنت ذا علم فأت نظيرها



الحمد لله الذي خضعت الاعناق لكبرياءه - وتحيرت الابصار من مجده وعلاءه - المقدس عن الانداد والاضداد والشركاء - المنزّه عن الاشباه والاقران والنظراء - هو الذى ارسل رسلا لاصلاح الورى ونجا كل من قفا اثرهم واقتدى - واختار من اختار منهم ونبعهم وبما انثنى - فرضى عنه وثنا - والصلوة والسلام على سيد الرسل و خاتم الانبياء محمد المصطفى الذى هو سيّد قوم انكسرت اراداتهم البشرية وازيلت حركاتهم الطبعية وجرت فى بواطنهم الاجر الروحانية ونفخ الله فيهم روحه ووالاوصافا هو امام مصاليت الله الذين خبيثوا شيطانا ذا المكايد حتى اخفق اخفاق المصائد - وهو الذى كف عن العيث والنزء ذيبا اكل غنم انبياء بنى اسرائيل ونسا الى الحق وعصم وهدى فالسلام على هذا الجرى البطل المظفر فى الاولى والاخرى -

اما بعد فاعلم ارشدك الله تعالى ان هذا الكتاب بلغة لكل من اراد

ان يسلك فی حدائق فاتحة الكتاب ويعلم حقايق نكاته وشاجنة معارفه على نهج الصواب وكلما اودعته من درر البيان فانی تفردت به من مواهب الله الرحمن وفهمت من الملهم المنان - وليس فيه شیء من لفظات موائد المتقدمين ولا من خشارة ملفوظات السابقين - وختار الماضين الا النادر الذی هو كالمعدوم وما عدا ذالك فهو من ربی الذی اسبغ علی من باكورة العطاء والهمنی من نكات ما لم تغط احد من العلماء لیشد ازری ويضع عنی وزری ويؤيدنی فی ازراء القادحين - ويتم حجتی على المنكرين المستكبرين - فالحمد لله الذی هدانا لهذا وما كنا لنهتدی لولا ان هدانا الله هو ربنا وملجأنا انا تبنا اليه وهو ارحم الراحمين

واعلم ايها الناظر فی هذا الكتاب انا تركنا تفسير البسملة ولم نكتب فيه شيئا لان تفسير الفاتحة قد احاطت بتفسيرها واغنانا عنها ببيان مبين - والآن نشرع فی المقصود متوكلين على الله النصير المعين ❊

الحمد لله - هو الثناء باللسان على الجميل للمقتدر النبيل على قصد التبجيل - والكامل التام من افراده مختص بالرب الجليل وكل حمد من الكثير والقليل يرجع الى **ربنا** الذی هو هادی الضال ومعز الذليل وهو محمود المحمودين ❊

والشكر يفارق الحمد بخصوصيته بالصفات المتعدية عند اكثر العلماء والمدح يفارقه فی جميل غير اختياری كما لا يخفى على البلغاء

والادباء الماهرين

وان الله تعالی افتتح کتابه بالحمد لابالشكر ولا بالثناء لان الحمد يحيط عليهما بالاستيفاء وقد ناب منابهما مع الزيادة فی الرفاء وفی التزئين والتحسين ـ ولان الكفار كانوا يحمدون **طواغيتهم** بغير حق ويؤثرون لفظ الحمد لمدحهم ويعتقدون انهم منبع المواهب والجوائز ومن الجوادين ـ وكذالك كان **موتاهم** يحمدون عند تعديد النوادب بل فی الميادين والمآدب لحمد الله الرازق المتولی الضامين **فهذا رد** عليهم وعلى كل من اشرك بالله وذكر للمتوسمين ـ وفی ذالك يلوم الله تعالی **عبدة الاوثان** واليهود والنصاری وكل من كان من المشركين ـ فكانه يقول ايها المشركون لم تحمدون شركاءكم وتطرون كبراءكم اهم اربابكم الذين **ربوكم** وابناءكم امهم **الراحمون** الذين يرحمونكم ويردون بلاءكم ويدفعون ماساءكم وضراءكم ويحفظون **خيراجاءكم** ويرحضون عنكم فتشف الشدائد ويداوون داءكم امهم ملاك **يوم الدين** ـ بل الله يربی ويرحم بتكميل الرفاء وعطاء اسباب الاهتداء واستجابة الدعاء والتنجية من الاعداء وسيعطی اجر العاملين الصالحين ـ

وفی لفظ الحمد اشارة اخری وهی ان الله تبارك وتعالی يقول ايها العباد اعرفونی بصفاتی وتعرفونی بكمالاتی فانی لست كالناقصين بل يزيد حمدی على اطراء الحامدين ـ ولن تجد محامدا لا فی السموات

ولا فی الارضین الا وتجدها فی وجهی وان اردت احصاء محامدی
فلن تحصیها وان فکرت بشق نفسك وكلفت فيها كالمستغرقين فانظر
هل ترى من حمد لا يوجد في ذاتی وهل تجد من كمال يُعدّ منی ومن
حضرتی فان زعمت كذالك فما عرفتنی وانت من قوم عمين بل انني
اعرف بمحامدی وكمالاتی ويری وابلی بسحب بركاتی - فالذين حسبونی مستجمع
جميع صفات كاملة وكمالات شاملة وما وجدوا من كمال وما رأوا من
جلال الى جولان خيال الا ونسبوها الیّ وعزوا الیّ كل عظمة ظهرت في
عقولهم وانظارهم وكل قدرة تراءت امام افكارهم فهم قوم يمشون
على طرق معرفتي والحق معهم واولئك من الفائزين - ففقوموا اعاذكم الله واستقروا
محامده عزاسمه وانظروا وامعنوا فيها كالاكياس والمتفكرين - واستنفضوا
واستشفوا انظاركم الى كل جهت كمال وتحسسوا منه في قيض العالم
ومحه كما يتحسس الحريص امانيه بشحه فاذا وجدتم كماله التام ورياه - فاذا
هو اياه - وهذا سر لا يبيد والاعلى المسترشدين

فذالكم ربكم ومولكم الكامل المستجمع لجميع الصفات الكاملة
والمحامد التامة الشاملة ولا يعرفه الا من تدبر فی الفاتحه واستعان بقلب
حزين - وان الذين يخلصون مع الله نية العقد ويعطونه صفقة العهد ويطهرون
انفسهم من الضغن والحقد تفتح عليهم ابوابها فاذا هم من المبصرين -

ومع ذالك فيه اشارة الى انه من هلك بخطاه فی امر معرفت الله تعالی
او اتخذ الها غيره فقد هلك من رفض رعايت كمالاته وترك التانق فی عجائباته

والغفلة عما يليق بذاته كما هو عادة المبطلين - الا تنظر الى النصارى انهم دعوا الى التوحيد فما اهلكهم الا هذه العلة وسولت لهم النفس المضلة و الشهوة المزلة ان اتخذوا واعبدوا الها وارتضعوا عقار الضلالة والجهالة ونسوا كمال الله تعالى وما يجب لذاته وعتوا الله البنات والبنين - ولو انهم امعنوا انظارهم فى صفات الله تعالى وما يليق له من الكمالات لما اخطأ توسمهم وما كانوا من الهالكين - فاشار الله تعالى ههنا ان القانون العاصم من الخطا فى معرفة البارى عز اسمه امعان النظر فى كمالاته وتتبع صفات تليق بذاته وتذكر ما هو اولى من جلى ذى ولحرى من عدوى وتصور ما اثبت بافعاله من قوته وحيله وقهره وطوله فاحفظه ولا تكن من اللافتين - واعلم ان الربوبية كلها الله والرحمانية كلها الله والرحيمية كلها الله والحكم فى يوم المجازات كله لله فاياك وتابيك من مطاوعة مربيك وكن من المسلمين الموحدين - واشار فى الاية الى انه تعالى منزه من تجدد صفة وحلول حالة ولحوق وصمة وحور بعد كور بل قد ثبت الحمد له اولا واخرا وظاهرا وباطنا الى ابد الابدين - ومن قال خلاف ذلك فقد احرورف وكان من الكافرين -

وقد علمت ان هذه الاية رد على النصارى وعبدة الاوثان فانهم لا يوفون الله حقه ولا يرجون له برقه بل يغدفون عليه ستارة الظلام ويلفقونه فى سبل الالام ويبعدونه من الكمال التام ويشركون به كثيرا من المخلوقين - فهذا هو الظن الذى ارداهم والتقليد الذى اباذهم - واهلكهم بما عولوا على اقوال المفترين - وزعموا انهم من الصادقين وقالوا ان هذه فى الاثار

المنتقاة المدونة عن الثقات وما توجهوا الى عثر آباءهم وجهل علمائهم وتشريفهم ولغربهم من مراكز تعاليم النبيين - وتيههم في كل وادٍ هائمين - والعجب من فهمهم وعقلهم انهم يعلمون ان الله كامل تام لا يجوز فيه نقص وشنعة وشحوب وذهول وتغير وحول ثم يحوّلون فيه كثيرا منها وينسبون اليه كل شقوة وخسران وعيب ونقصان ويكذبون ما كانوا اصدقوه اولاً ويهذون كالمجانين -

وفي لفظ الحمد لله تعليم للمسلمين انهم اذا سئلوا وقيل لهم من الهكم فوجب على المسلم ان يجيبه ان الهي الذي له الحمد كله وما من نوع كمال وقدرة الا وله ثابت فلا تكن من الناسين - ولو لاحظ المشركين حظ الايمان واصابهم طل من العرفان لما طاح بهم ظن السوء بالذي هو قيوم العالمين - ولكنهم حسبوه كرجل شاخ بعد الشباب واحتاج بعد صمدية الى الاسباب ووقعت عليه شدائد تحول وتحول وقشف محول ووقع في الاتراب بل قرب من التباب وكان من المتربين -

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ

اعلموا اولاً ان العالم ما يعلم ويخبر عنه وما يدل على الصانع الكامل الواحد المدبّر بالارادة ويلحص الطالب الى الايمان به وينصّه الى المومنين -

واما اخبا با اسرار اسماء ذكرها الله تعالى في هذه الايات واودعها انواع النكات فاصغ الى الكشف لك قناعها انكشت تحتي وجنتي كالمخلصين فاعلم ان هذه الصفات عيون لفيوض الله الكاملة النازلة على اهل الارض والسماء وكل صفة منبع لقسم فيض بترتيب اودع الله آثارها في العالم ليرى توافق قوله بفعله وليكون اية للمتفكرين - فالقسم الاول من اقسام الصفات الفيضانية صفة

يسمّيها ربّنا رب العالمين وهذه الصفة اوسع الصفات في الافاضة ولابد
من ان نسمي فيضانها فيضانا اعمّ لان صفة الربوبية قد احاطت الحيوانات
وغير الحيوانات بل احاطت السماوات والارضين وفيضانها اعم من كل فيض
ما غادر انسانا ولاحيوانا ولا شجرا ولاحجرا ولا سماء ولا ارضا بل نزل ماءه على
كل شيء فاحياه واحاط بالكائنات كلها ظواهرها وبواطنها فكل شئ صنيعة من الله الذي
اعطى كل شيء خلقه وبدء خلق الانسان من طين- واسم ذلك الفيض ربوبية
وبه يبذر الله تعالى بذر السعادت في كل سعيد وعليه يتوقف استثمار الخيرات
وبر وزيادة السعادات واثار الورع والحزامة والتقات وكلما يوجد في الرشيدين
وكل شقي وسعيد وطيب وخبيث ياخذ حظه كما شاء ربه في المرتبة الربوبية
فهذا الفيض يجعل من يشاء انسانا ويجعل من يشاء حمارا ويجعل ما يشاء نحاسا
ويجعل ما يشاء ذهبا وما كان الله من المسؤلين- واعلم ان هذا الفيض
جار على الاتصال بوجه الكمال ولو فرض انقطاعه طرفة عين لفسدت
السماوات والارض وما فيهن ولكن احاط صحيحا ومريضا ويفاعا وحضيضا
وشجرا وحجرا وكلما في العالمين- وقدم الله هذا الفيض في كتابه وضعا لتقدمه
في عالم اسبابه طبعا فليس هذا التقديم محدودا في توشية الكلام ومحصورا
في رعايت الصفاء التام بل هي بلاغة حكمية لاراءة النظام من حيث انه تعالى
جعل اقواله مراة لروية افعاله الموجودة في طبقات الانام لتطمئن به قلوب
العارفين **والقسم الثاني** من الصفات الفيضانية صفة يسميها
ربنا الرحمن ولابد من ان نسمّي فيضانه فيضانا عاما ورحمانية وله مرتبة بعد

مرتبة الفيضان الاعم وهو اخص من الفيضان الاول ولا ينتفع منه الا ذو و
الروح من اشياء السماء والارضين - وان الله في وقت هذا الفيض لا ينظر الاستحقاق
والعمل والشكر بل ينزل فضلا منه على كل ذي روح انسانا كان او حيوانا مجنونا كان
او عاقلا مومنا كان او كافرا وينجي كل روح من هلكة دانت منها بعد ما كادت
تهوي فيها ويعطي كل شيء خلقا ينفعه لان الله جواد بالذات وليس بضنين فكما
نرى في السماء من الشمس والقمر والنجوم والمطر والهواء وما ترى في الارض من
الانهار والاشجار والاثمار والادوية النافعة والالبان السائغة والعسل المصفى
فكلها من رحمانيته عز وجل لا من عمل العاملين - والى هذا الفيضان اشار
الله تعالى في قوله ورحمتي وسعت كل شيء وفي قوله تعالى الرحمن علم القرآن
وفي قوله تعالى من يكلأكم بالليل والنهار من الرحمان وفي قوله تعالى
ما يمسكهن الا الرحمن - تذكرة للمتقين - ولو لم يكن هذا الفيضان لما كان
لطيران يطير في الهواء - ولا لحوت ان يتنفس في الماء ولا باد كل معيل ضففه و كل
ذي تشنف شظفه وما بقي سبيل لاماطته كما لا يخفى على المستطلعين
دور كردن
الا ترى كيف يحيي الله الارض بعد موتها ويكور الليل على النهار ويكور النهار
على الليل وسخر الشمس والقمر كل يجري لاجل مسمى ان في ذلك لايات رحمانية
للمتدبرين - وجعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا وجعل لكم الارض قرارا
والسماء بناء وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبات فذالكم الرحمن ربكم
مربي المساكين - والذين كفروا برحمانيته فجعلوا لله عليهم سلطانا مبينا - وما
قدروا الله حق قدره وكانوا من الغافلين - الا يرون الى الشمس التي تجري من المشرق

الی المغرب اکان خلقها وجریها من عملهم او من تفضل الرحمن الذی وسعت رحمانیته الصالحین والظالمین۔ وکذالک ینزل الله ماءً فی اوقاته فینشی به زروعًا واشجارًا فیها فواکه کثیرة افهذه النعماء من عمل عامل او رحمانیة خالصة من الله تعالی الذی نجانا من کل اعتیاص المعیشة واعطانا سُلّمًا لکل حاجة نحتاج فیها الی الارتقاء وارشیة نحتاج الیها للاستسقاء فسبحان الله الذی انعم علینا برحمانیته وما کان لنا عمل نستحق به بل خلق نعمائه قبل ان نخلق فانظر هل تری مثله فی المنعمین۔ فحاصل الکلام ان الرحمانیة رحمة عامة لنوع الانسان والحیوان ولکل ذی روح وکل نفس منفوسة من غیر ارادة اجر عمل ومن غیر لحاظ استحقاق عبد بصلاحه وتورعه فی الدّین۔

والقسم الثالث من الصفات الفیضانیة صفة یسمّیها ربنا الرحیم ولابد من ان نسمی فیضانها فیضانًا خاصًّا ورحیمیة من الله الکریم۔ للذین یعملون الصالحات ویشمرون ولا یقصرون ویذکرون ولا یغفلون ویبصرون ولا یتعامون ویستعدون لیوم الرحیل۔ ویتقون سخط الربّ الجلیل۔ ویبیتون لربهم سُجّدًا وقیامًا ویصبحون صائمین۔ ولا ینسون موتهم ورجوعهم الی مولٰهم الحق بل یعتبرون نعی یسمع ویرتاعون لالف یفقد ویذکرون منایاهم من موت الاحباب ویهولهم هیل التراب علی الاتراب فیلتاعون ویتنبهون ویریهم اخترام الاحبة موت انفسهم فیتوبون الی الله وهم من الصالحین۔ فلعلّک فهمت ان هذا الفیضان ینزل من السماء علی شریطة العمل والتورع والسمت الصالح والتقوی والایمان ولا وجود له الا بعد وجود العقل والفهم وبعد وجود کتاب الله تعالٰی وحدوده واحکامه وکذالک

المحرومون من هذه النعمة لا يستحقون عتابا و مواخذة من قبل هذه الشرائط فظهر ان الرحيمية توام لكتاب الله وتعليمه وتفهيمه فلا يوخذ احد قبله ولا يدرك احدا عطب القهر الا بعد ظهور هذه الرحيمية ولا يسئل فاسق عن فسقه الا بعدها فخذ هذا السر مني وهو رد على المتنصرين - فانهم قائلون بلسع الذنب من آدم الى انقطاع الدنيا ويقولون ان كل عبد مذنب سواء عليه بلغه كتاب من الله تعالى و اعطى له عقل سليما او كان من المعذورين وزعموا ان الله تعالى لا يغفر احدا الا بعد ايمانه بالمسيح وزعموا ان ابواب النجاة مغلقة لغيره ولا سبيل الى المغفرة بمجرد الاعمال فان الله عادل و العدل يقتضي ان يعذب من كان مذنبا وكان من المجرمين - فلما حصحص الياس من ان تطهر الناس باعمالهم ارسل الله ابنه الطاهر ليزر وزر الناس على عنقه ثم يصلب و ينجي الناس من اوزارهم فجاء الابن وقتل و نجا النصارى فدخلوا في حدائق النجاة فرحين - هذه عقيدتهم ولكن من نقدها بعين المعقول ووضعها على معيار التحقيقات سلكها مسالك الهذيانات - وان تعجب فما تجد اعجب من قولهم هذا الا يعلمون ان العدل اسم واوجب من الرحم فمن ترك المذنب واخذ المعصوم ففعل فعلا لا يبقى منه عدل ولا رحم وما يفعل مثل ذلك الا الذي هو اضل من المجانين - ثم اذا كانت المواخذات مشروطة بوعد الله تعالى ووعيده فكيف يجوز تعذيب احد قبل اشاعة قانون الاحكام و تنبيه وكيف يجوز اخذ الاولين والآخرين عند صدور معصية ما سبقها وعيد عند ارتكابها وما كان احد عليها من المطلعين - فالحق ان العدل لا يوجد اثره الا بعد نزول كتاب الله ووعده ووعيده واحكامه وحدوده وشرائطه - واضافة العدل الحقيقي الى الله تعالى باطل لا اصل لها لان العدل لا يتصور الا بعد تصور الحقوق و تسليم وجوبها وليس لاحد حق على رب العالمين - الا ترى ان الله

سخر كل حيوان للانسان واباح دماءها الا دنى ضرورته - فلو كان وجوب العدل حقا على الله تعالى لما كان له سبيل لاجراء هذه الاحكام والا فكان من الجائرين ولكن الله يفعل ما يشاء فى ملكوته يعز من يشاء ويذل من يشاء ويحيى من يشاء ويميت من يشاء ويرفع من يشاء ويضع من يشاء - ووجود الحقوق يقتضى خلاف ذلك بل يجعل يداه مغلولة وانت ترى ان المشاهدة تكذبها وقد خلق الله مخلوقه على تفاوت المراتب فبعض مخلوقه افرس من حمير وبعضه جمال ونوق وكلاب وذياب ونمور وجعل لبعض مخلوقه سمعا وبصرا وخلق بعضهم صما وجعل بعضهم عمين - فلاى حيوان حق ان يقوم ويخاصم ربه انه لم خلقه كذا ولم يخلقه كذا - نعم كتب الله على نفسه حق العباد بعد انزال الكتب وتبليغ الوعد والوعيد وبشر بجزاء العاملين - فمن تبع كتابه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هى المأوى - ومن عصى ربه واحكامه وابى فسيكون من المعذبين - فلما كان ملاك الامر الوعد والوعيد لا العدل العتيد الذى كان واجبا على الله الوحيد - انهدم من هذا الاصول المنيف الممرد الذى بناه النصارى من اوهامهم فثبت ان ايجاب العدل الحقيقى على الله تعالى خيال فاسد ومتاع كاسد - لا يقبله الا من كان من الجاهلين - ومن هنا يحذ ان بناء عقيدة الكفارة على عدل الله بناء فاسد على فاسد فتدبر فيه فانه يكفيك لكسر صليب النصارى ان كنت من المناظرين واسم هذه الصفة فى كتاب الله تعالى رحيمية كما قال الله تعالى فى كتابه العزيز وكان بالمومنين رحيما وقال والله غفور رحيم - فهذا الفيضان لا يتوجه الا الى المستحق ولا يطلب الا عاملا وهذا هو الفرق بين الرحمانية والرحيمية - والقران مملو من نظائره ولكن كفاك هذا القدر ان كنت من العاقلين +

القسم الرابع من الفيضان فيضان نسميه فيضاناً اخص ومظهراً تاماً للمالكية - وهو اكبر الفيوض واعلٰها وارفعها واتمها واكملها ومنتهاها وثمرة اشجار العالمين - ولا يظهر الا بعد هدم عمارات هذا العالم الحقير الصغير ودروس اطلاله وآثاره وشحوب سحنته ولنضوب ماء وجنته - وافول نجمه كالمغربين - وهو عالم لطيف دقت اسراره وكثرت انواره يحار فيها فهم المتفكرين - وان قلت لم قال الله تعم في هذا المقام ملك يوم الدين وما قال عادل يوم الدين - فاعلم ان السر في ذالك ان العدل لا يتحقق الا بعد تحقق الحقوق وليس لاحد من حق على الله رب العالمين - ونجات الاخرة موهبة من الله تعالى للذين امنوا به وسارعوا الى امتثاله وتقبل احكامه وعبادته ومعرفته بسرعت معجبة كانهم كانوا في نجاء حركاتهم ومسائح غدواتهم وروحاتهم ممتطين على هوجاء شملة ونوق مشمعلة وان لم يتموا امر الاطاعة وما عبدوا حق العبادة وما عرفوا حق المعرفت ولكن كانوا عليها حريصين - وكذالك الذين عصوا ربهم وان لم تبلغ شقوتهم مداها ولكن كانوا اليها مسارعين - وكانوا يعملون السيئات ويزيدون في جراءتهم وما كانوا من المنتهين - فكل يرى ما كان في نيته رحمة من الله او قهراً فمن ناوح مهب نسيم الرحمة فسيجد حظاً منها خالداً فيها ومن قابل صر صار القهر فسيقع في صدماتها وما هذا الا المالكية لا العدل الذي يقتضي الحقوق فتدبر ولا تكن من الغافلين

واعلم ان في ترتيب هذه الصفات بلاغة اخرى نريد ان نذكرها لتكحل من كحل المتبصرين - وهو ان الآيات التي رضع الله بعدها كلها مقسومة على تلك الصفات

برعایت المحاذات ووضع بعضها تحت بعض کطبقات السموات والارضین - و تفصیله
انه تعالیٰ ذکر اولاً ذاته وصفاته بترتیب یوجد فی العالمین - ثم ذکر کل ما هو بناسب
البشریة بترتیب بیشاهد فی قانون الله ومعذالک جعل کل صفة بشریة تحت
صفت الهیة وجعل لکل صفة انسانیة مشربا وسقیا من صفت الهیة تستفیض
منها وارٰی التقابل بینهما بترتیب وضعی یوجد فی الآیات فتبارک الله احسن المرتبین
ولتشریحه التام ان الصفات مع اسم الذات خمسة ابجرقد تقدم ذکرها فی صدر
السورة اعنی الله - ورب العالمین - والرحمن و الرحیم - ومالک یوم الدین فجعل الله
لکلها الخمسة من الفقرات مما ذکر من بعد وقابل الخمسة بالخمسة وکل احد من الفقرات یشرب من ماء
صفة تشابهه وتناوحه وتاخذ مما احتوت علی معان تسر العارفین - مثلاً
اوّلها بحر اسم الله تعالیٰ وتغترف منه جملة ایاک نعبد التی حذته وصارت
کالمحاذین - وحقیقة التعبد تعظیم المعبود بالتذلل التام والاحتذاء بمثاله
والانصباغ بصبغه والخروج من النفس والانانیة کالفانین - وسرّه ان العبد
قد خلق کالمریض والعلیل والعطشان وشفاءه وتسکین غلته وارواء کبده فی ماء
عبادت الله فلا یبرء ولا یرتوی الا اذا یتثنی الیه انصبابه ویفرط صبابه ویسعی الیه
کالمستسقین - ولا یطهر قریحته ولا یبید عجاجته ولا یجلی مجاجته الا ذکر الله
الا بذکر الله تطمئن قلوب الذین یعبدون الله ویاتونه مسلمین - ففی آیة ایاک نعبد
اقرار لمعبودیة الله الذی هو مستجمع بجمیع صفات الکاملیة ولذالک وقعت هذه
الجملة تحت جملة الحمد لله فانظر ان کنت من الناظرین -
وثانیها بحر رب العالمین وتغترف منها جملة ایاک نستعین - فان العبد

اذا سمع انّ الله یُربی العالمین کلها وما من عالم الا هو مربیه ورأی نفسه امّارة بالسوء فتضرع واضطر والتجأ الی بابه وتعلق باهدابه ودخل فی مادیه برعایت آدابه لیدرکه بالربوبیته ویحسن الیه وهو خیر المحسنین - فان الربوبیة صفت تعطی کلشئ خلقه المطلوب لوجوده ولا یغادره کالناقصین -

وثالثها بجر اسم الرحمن وتعترف منه جملة اهدنا الصراط المستقیم لیکون العبد من المهتدین المرحومین - فان الرحمانیة تعطی کلما یحتاج الیه الوجود الذی رُبّی من صفت الربوبیة فهذه الصفت تجعل الاسباب موافقة للمرحوم واثر الربوبیة تسویة الوجود وتخلیقه کما یلیق وینبغی واثر هذه الصفت انها تکسی ذالک الوجود لباسًا یواری سوأته وتهب له زینته وتکحل عینه وتغسل وجهه وتعطی له فرسًا للرکوب وتریه طرق الفارسین - ومرتبتها بعد الربوبیة وهی تعطی کلشئ مطلوب وجوده وتجعله من الموفقین -

ورابعها بجر اسم الرحیم وتعترف منه جملة صراط الذین انعمت علیهم لیکون العبد من المنعمین المخصوصین - فان الرحیمیة صفت مُدنیة الی الانعامات الخاصة التی لا شریک فیها للمطیعین - وان کان الانعام العام محیطة بکل شی من الناس الی الافاعی والتنین - **وخامسها بجر مالک یوم الدین** - وتعترف منه جملة غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فان غضب الله وترکه فی الضلالة لا تظهر حقیقته علی الناس علی وجه الکمال الا فی یوم المجازات الذی یجالیهم الله فیه بغضبه وانعامه ویجالحم بتذلیله واکرامه ویُجلّی عن نفسه الی حد ما جلی کمثله وتراء السابقون کفرس مجلی وترک

الجالية بغيّهم المبين - وفيه يعلم الذين كفروا انهم كانوا مورد غضب الله وكانو
قوماً عمين - ومن كان في هذه اعمى فهو في الاخرة اعمى ولكن عمي هذه الدنيا
مخفي ويتبين في يوم الدين - فالذين ابوا وما تبعوا هدى رسولنا ونوركتابنا وكانوا
لطواغيتهم متبعين - فسوف يرون غضب الله وتغيظ النار وزفيرها
ويرون ظلمتهم وضلالتهم بالاعين ويجدون انفسهم كالطالع الاعور ويدخلون جهنم
خالدين فيها وما كان لهم احد من الشافعين - وفي الاية اشارة الى ان اسم
مالك يوم الدين ذو الجهتين يضل من يشاء ويهدي من يشاء فاسئلوه ان
يجعلكم من المهتدين -

هذا ما اردنا من بيان بعض نكات هذه الآية ولطائفها الادبية
التي هي للناظرين كالايات وبلاغتها الرائعة المتبكرة المحبّرة المحتوية على محاسن
الكنايات مع درر حكمية ومعارف نادرة من دقائق الالهيات فلا تجد نظيرها
في الاولين والاخرين - فلا شك ان ملح ادبها بارعة وقدرها على اعلام العلوم فائق
وهي يصبي قلوب العارفين - وقد علمت ترتيب خمسة ابحر التي تجري بعضها
تلو بعض فتسلمه وكن من الشاكرين - واما ترتيب المغترفات فتعرفه بترتيب ابحرها
ان كنت من المغترفين

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قدم الله عز وجل قوله اياك
نعبد على قوله اياك نستعين اشارة الى تفضلاته الرحمانية من قبل الاستعانة
فكان العبد يشكر ربه ويقول يا رب اني اشكرك على نعمائك التي اعطيتني من قبل
دعائي ومسئلتي وعملي وجهدي واستعانتي بالربوبية والرحمانية التي سبقت

سؤل السائلين - ثم اطلب منك قوة وصلاحًا وفلاحًا وفوزًا ومقاصد التي لا تعطى الا بعد الطلب والاستعانة والدعاء وانت خير المعطين - وفي هذه الآيات حث على شكر ما تعطي والدعاء بالصبر فيما نتمنى وفرط اللهج الى ما هو اتم واعلى لتكون من الشاكرين الصابرين - وفيها حثٌّ على نفي الحول والقوة والاستطراح بين يدي سبحانه مترقبًا منتظرًا مديمًا للسوال والدعاء والتضرع والثناء والافتقار مع الخوف والرجاء كالطفل الرضيع في يد الظئر والموت عن الخلق وعن كل ما هو في الارضين - وفيها حثٌّ على اقرار واعتراف باننا الضعفاء لا نعبدك الا بك ولا نخصص منك الا بعونك - بك نعمل وبك نتحرك واليك نسعى كالتواكل متحرقين وكالعشاق متلظين - وفيها حثٌّ على الخروج من الاختيال والزهو والاعتصام بقوة الله تعالى وحوله عند اعتياص الامور وهجوم المشكلات والدخول في المنكسرين - كانه تعالى شانه يقول يا عباد احسبوا انفسكم كالميتين وبالله اعتضدوا كل حين - فلا يزدها الشاب منكم بقوته ولا يبخضر الشيخ بهراوته ولا يفرح الكيس بدهائه ولا يثق الفقيه بصحة علمه وجودة فهمه وذكائه ولا يتكئ الملهم على الهامه وكشفه وخلوص دعائه فان الله يفعل ما يشاء ويطرد من يشاء ويدخل من يشاء في المخصوصين - وفي جملة اياك نستعين اشارة الى عظمة شر النفس الامارة التي تسعى كالعسارة فكانها افعى شرها قد طم فجعل كل سليم كعظم اذارم وتراها تنفث السم او هي ضرغام ما ينكل ان هم ولا حول ولا قوة ولا كسب ولا حيلة الا بالله الذي هو يرجم الشياطين -

وفي تقديم نعبد على نستعين نكات اخرى فنكتب للذين هم مشغوفون

بآيات المثاني لا برنات المثاني ويسعون اليها شائقين - وهي ان الله عزوجل يعلم عباده دعاءً فيه سعادتهم فيقول يا عباد سلوني بالانكسار والعبودية وقولوا ربنا اياك نعبد ولكن بالمعانات والتكلف والتحشم وتفرقة الخاطر وتمويهات الخناس وبالروية الناضبة والاوهام الناصبة والخيالات المظلمة كماءٍ مكدرٍ من سيل او كحاطب ليل وان نتبع الا ظنا وما نحن بمستيقنين واياك نستعين يعني نستعينك للذوق والشوق والحضور والايمان الموفور والتلبية الروحانية والسرور والنور ولتوشيح القلب بحلي المعارف وحلل الحبور لنكون بفضلك من سابقين في عرصات اليقين والى منتهى المارب واصلين وفي بحار الحقائق متوردين - وفي قوله تعالى اياك نعبد تنبيه آخر وهو انه يرغّب فيه عباده الى ان يبذلوا في مطاوعته جهد المستطيع ويقوموا ملبين في كل حين تلبية المطيع فكان العباد يقولون ربنا انا لا نالوا في المجاهدات وفي امتثالك وابتغاء المرضات ولكن نستعينك ونستكفي بك الافتتان بالعجب والرياء ونستوهب منك توفيقاً قائداً الى الرشد والرضاء وانا ثابتون على طاعتك وعبادتك فاكتبنا في المطاوعين - وهذا اشارة اخرى وهي ان العبد يقول يا ربّ انا خصصناك بمعبوديتك واثرناك على كل ما سواك فلا نعبد شيئا الا وجهك وانّا من الموحّدين - واختار عزوجل لفظ المتكلم مع الغير اشارة الى ان الدعاء لجميع الاخوان لا لنفس الداعي وحث فيه على مسالمة المسلمين واتحادهم ووداده على ان يعنو الداعي لنفسه لنصح اخيه كما يعنو لنصح ذاته ويهتمّ ويتلو لحاجاته كما يهتم ويقلو لنفسه ولا يفرق بينه وبين اخيه ويكون لله بكل القلب من الناصحين

فکانہ تعالیٰ یوصی ویقول یا عبادِ تہادُوا بالدعاء تہادی الاخوان والمحبین ۔
وتناثوا دعواتکم وتبادلوا ثنائکم وکونوا فی المحبۃ کالاخوان والآباء والبنین ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

ھذا الدعاء ردّ علی قول الذین یقولون ان القلم قد جف بما ھو کائنٌ فلا فائدۃ فی الدعاء فاللہ تبارک وتعالیٰ یبشر عبادہ بقبول الدُّعاء فکانہ یقول یا عباد ادعونی استجب لکم وان فی الدعاء تاثیرات وتبدیلاتٌ والدعاء المقبول یدخل الداعی فی المنعمین ۔ وفی الآیۃ اشارۃ الی علامات تعرف بھا قبولیۃ الدعاء علی طریق الاصطفاء وایماء الی آثار المقبلین ۔ لان الانسان اذا احب الرحمٰن وقوّی الایمان فلذلک الانسان کان علی حسن اعتقاد فی امر استجابۃ دعواتہ ولکن الاعتقاد لیس کعین الیقین ۔ ولیس الخبر کالمعاینۃ ولا یستوی حال اولی الابصار والعمین ۔

بل من یدرب باستجابۃ الدعوات حق التدرب وکان معہ اثر من المشاھدات فلا یبقی لہ شکٌ ولا ریبٌ فی قبولیۃ الادعیۃ والذین یشکون فیہا فسببہ حرمانھم من ذلک الحظ ثم قلّت التفاتھم الی ربھم وابتلاءھم بسلسلۃ اسباب توجد فی واقعات الفطرۃ وظھورات القدرت فما ترقّت اعینھم فوق الاسباب المادیۃ الموجودۃ امام الاعین فاستبعدوا ما لم تخطھا اراءھم وما کانوا مھتدین ۔

وفی ھذہ السورۃ نکاتٌ شتیٰ نرید ان نکتب بعضھا ومنھا ان الفاتحۃ سبع آیاتٍ اولھا الحمد للہ رب العالمین وآخرھا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۔ وفی الآیۃ الاولیٰ

بیان بدء الخلق وفی الاخری اشارة الی قوم تقوم القیامة علیهم وعلی اشباههم من الیهود والمتنصرین وفی تعیین سبع آیة اشارة الی ان عمر الدنیا سبعة کما ان ایام اسبوعنا سبعة وما ندری حقیقة السبعة علی وجه التحقیق اهی آلاف کالفنا او غیر ذلک ولکنا نعلم انه ما بقی من السبعة الا واحدا وقد اراد الله تصرفات جدیدة بعد نقضائها یهلک القرون الاولی عند انقضائها ویخلق الآخرین۔ وفی الآیة السادسة یعنی صراط الذین انعمت علیهم نکتة اخری وهی ان آدم قد خلق فی یوم السادس وانعم علیه ونفخ فیه روح الحیات فی الجمعة بعد العصر وکذلک یخلق رجل فی الالف السادس وهو آدم قوم اضاعوا ایمانهم فیحیی ویحیی قلوبهم ویهب لهم عرفانا غضا طریا ویجعلهم بعد نومهم من المستیقظین۔

وفی آیة اهدنا الصراط المستقیم اشارة وحث علی دعاء صحة المعرفة کانه یعلمنا ویقول ادعوا الله ان یریکم صفاته کما هی ویجعلکم من الشاکرین لان الامم الاولی ما ضلوا الا بعد کونهم عمیا فی معرفة صفات الله تعالی وانعاماته ومرضاته فکانوا یبقون الایام فیما یریدیه الآثام فحل غضب الله علیهم فضربت علیهم الذلة وکانوا من الهالکین۔ والیه اشار الله تعالی فی قوله غیر المغضوب علیهم وسیاق کلامه یعلم ان غضب الله لا یتوجه الا الی قوم انعم الله علیهم من قبل الغضب فالمراد من المغضوب علیهم فی الآیة قوم عصوا فی نعماء وآلاء رزقهم الله خاصة واتبعوا الشهوات ونسوا المنعم وحقه وکانوا من الکافرین۔ واما الضالون فهم قوم ارادوا ان یسلکوا مسالک الصواب لکن لم یکن معهم من العلوم الصادقة والمعارف المنیرة الحقة والادعیة العاصمة الموفقة بل غلبت علیهم خیالات وهمیة فرکنوا الیها وجهلوا طریقهم واخطأوا وما مشربهم من الحق فضلوا وما سرحوا افکارهم فی مراعی الحق المبین۔ والعجب من افکارهم وعقولهم وانظارهم انهم جوزوا علی الله وعلی خلقه ما یأبی منه الفطرة الصحیحة والاشراقات القلبیة ولم یعلموا ان الشرائع تخدم الطبائع والطیب معین للطبیعة لا منازع لها فیا حسرة

فكأنه
عليهم ما الهاهم عن صراط الصادقين وفى هذه السورة يُعلّم الله تعالى عباده المسلمين
يقول يا عبادى انكم رئيتم اليهود والنصارى فاجتنبوا شبه اعمالهم واعتصموا بحبل الدعاء
والاستعانة ولا تنسوا نعماء الله كاليهود فيحل عليكم غضبه ولا تتركوا العلوم الصادقة والدعاء
ولا تهنوا من طلب الهداية كالنصارى فتكونوا من الضّالين - وحَثّ على طلب الهداية
اشارة الى انّ الثبات على الهداية لا يكون الا بدوام الدعاء والتضرع فى حضرت الله ومع ذلك
اشارة الى ان الهداية امر من لدنه والعبد لا يهتدى ابدا من غير ان يهديه الله ويدخله في
المهديّين - واشارة الى ان الهداية غير متناهية وترقى النفوس اليها بسلم الدعوات ومن
ترك الدعاء فقد ضاع سلمه فانما الحرى بالاهتداء من كان رطب اللسان بالدعاء وذكر ربه
وكان عليه من المداومين - ومن ترك الدعاء وادّعى الاهتداء فعسى ان يتزين للناس بما ليس فيه
ويقع فى هوة الشرك والرياء ويخرج من جماعة المخلصين - والمخلص يترقى يوما فيوما حتى يصير
مخلصًا بفتح اللام وتهب له العناية سرا يكون بين الله وبينه ويدخل فى المحبوبين - ويتنزل منزلة
المقبولين - والعبد لا يبلغ حقيقة الايمان من غير ان يفهم حقيقة الاخلاص ويقوم عليها ولا يكون
مخلصا عنده على وجه الارض شيئا يتكأ عليه او يخافه او يحسبه من الناصرين - ولا ينجو احد من غوائل
النفس وشرورها الّا بعد ان يتقبل الله باخلاصه ويعصمه بفضله وحوله وقوته ويذيقه من شراب
الروحانيّن لانها خبيثة وقد انتهت الى غاية الخبث وصارت منشأ الاهوية
المضلة الردية المردية فعلم الله تعالى عباده ان يفروا اليه بالدعاء عائذا من شرورها
ويدواهيها ليدخلهم فى زمر المحفوظين - وان مثل جذبات النفس كمثل الحميات الحادة
فكما تجد عند تلك الحميات اعراضا هايلة مشتدة مثل النافض والبرد والقشعريرة
ومثل العرق الكثير والرعاف المفرط والقى العنيف والاسهال المضعف والعطش الذى لا يطفى

ومثل السبات الكثير والارق اللازم وخشونة اللسان وقحل الفم ومثل العطاس الملح والصداع الصعب والسعال المتواتر وسقوط الشهوة والفواق وغيرها من علامات المحمومين. كذالك للنفس جذبات في علامات موادها نفورها واوجها نمورها واعراضها تدورها وبقراتها تخورها واسيرها يبور وقل من كان من الناجين - فطلب الهداية كمثل الرجوع الى الطبيب الحاذق والاستطراح بين يدي المعالجين والانعام الذي اشار الله اليه لعباده هو تبتل العبد الى الله واحماده ودوام استعداده ورجوع الله اليه ببركات نوالها انماه واستجابة وجعله طودا من اطواده وادخاله في عباده وقوله يا نار كوني بردا وسلاما على ابراهيم وجعله من الطيبين الطاهرين - فهذا هو الشفاء من حمى المعاصي والعلاج باوفق الادوية والاغذية والتدبير اللطيف الذي لا يعلمه الا رب العالمين

ثم اعلموا ان الله في هذه السورة المباركة يبين للمؤمنين ما كان اخرشان اهل الكتاب ويقول ان اليهود عصوا ربهم بعد ما نزلت عليهم الانعامات وتواترت التفضلات فصاروا وقوما مغضوبا عليه والنصارى نسوا صفات ربهم وانزلوه منزل العبد الضعيف العاجز فصاروا قوما ضالين -

وفي السورة اشارة الى ان امر المسلمين سيئول الى امر اهل الكتاب في اخر الزمان فيشابهونهم في افعالهم واعمالهم فيدركهم الله تعالى بفضل من لدنه وانعام من عنده ويحفظهم من الانحرافات السبعية والبهيمية والوهمية ويدخلهم في عباده الصالحين

وفي السورة اشارة الى بركات الدعاء والى انه كل خير ينزل من السماء والى ان من عرف الحق وثبت نفسه على الهدى وتهذب وصلح فلا يضيعه الله ويدخله في عباده المنعمين - والذي عصى ربه فيكون من الهالكين

وفي السورة اشارة الى ان السعيد هو الذي كان فيه جبلة الدعاء لا يعيا ولا يلغب ولا يعبس

ولا ييئس ويثق بفضل ربه الى ان تدركه عناية الله فيكون من الفائزين

وفى السورة اشارة الى انّ صفات الله تعالى موثرة لقدر ايمان العبد بها واذا توجه العارف الى الصفة من صفات الله تعالى والبصر لا ببصر روحه وامن ثم امن ثم امن حتى فنا فى ايمانه فتدخل روحانية هذه الصفت فى قلبه وتاخذه منه فيرى السالك بانه فارغا من غير الرحمان وقلبه مطمئنا بالايمان وعيشه حلوا بذكر المنان ويكون من المستبشرين۔ فتتجلى تلك الصفت له وتستوي عليه حتى يكون قلب هذا العبد عرش هذه الصفة وينصبغ القلب بصبغها بعد ذهاب الصبغ النفسانية وبعد كونه من الفانين۔

فان قلت من اين علمت ان هذه الاشارة توجد فى الفاتحة فاعلم ان لفظ الحمد لله يدل عليه فان الله تعالى ما قال قل الحمد لله بل قال الحمد لله فكانه انطق فطرتنا وارانا ما كان مخفيا في فطرتنا وهذه اشارة الى ان الانسان قد خلق على فطرة الاسلام وادخل فى فطرته ان يحمد الله وليستيقن انه رب العالمين ورحمٰن ورحيم ومالك يوم الدين وانه يعين المستعين ويهدى الداعين۔ فثبت من ههنا ان العبد مجبول على معرفة ربه وعبادته وقد اشرب فى قلبه محبته فتظهر هذه الحالة بعد رفع الحجب وتجرى ذكر الله تعالى على اللسان من غير اختيار وتكلف وتنبت شجرة المعارف وتثمر وتؤتى اكلها كل حين۔ وفي قوله تعالى صراط الذين انعمت عليهم اشارة اخرى وهو ان الله تعالى خلق الاخرين مشاكلين بالاولين۔ فاذا اتصلت ارواحهم بارواحهم بكمال الاقتداء ومناسبة الطبائع فينزل الفيض من قلوبهم الى قلوبهم ثم اذا تم انصباغ المستفيض الى المفيض وبلغ الامر الى غاية الوصلة فيصير وجودهما كشئ واحد ويغيب احدهما فى الاخر وهذه الحالة هي المعبر عنها بالاتحاد وفى هذه المرتبة يسمى السالك فى السماء تسمية الانبياء لمشابهة اياهم فى جوهرهم وطبعهم كما لا يخفى على العارفين۔

وحاصل الكلام ان الله تعالى يبشر لأمة نبينا صلى الله عليه وسلم فكأنه يقول يا عباد
انكم خُلقتم على طبائع المنعمين السابقين وفيكم استعداداتهم فلا تضيعوا الاستعدادات
وجاهدوا بالتحصيل الكمالات واعلموا ان الله جواد كريم وليس ببخيل ضنين - ومن
ههنا يُفهم سر نزول المسيح الذي يختصم الناس فيه - فان عبدًا من عباد الله اذا اقتدى
هدى المهتدين وتبع سنن الكاملين وتأهب للانصباغ لصبغ المهديين وعطف
اليهم بجميع ارادته وقوته وجنانه وادّى شرط السلوك بحسب امكانه وشَفَعَ الاقوال بالاعمال
والمقال بالحال ودخل في الذين يتعاطون كاس المحبة للقادر ذي الجلال ويقتدحون
زناد ذكر الله بالتضرع والابتهال ويبكون مع الباكين - فهنالك يفور بحر رحمة الله
ليطهره من الاوساخ والادران ولترويه بافاضة التهتان ثم يأخذ بيده ويرقيه الى
اعلى مراتب الارتقاء والعرفان - ويدخله في الذين خلوا من قبله من الصلحاء والاولياء
والرسل والنبيين - فيعطى كمالا كمثل كمالهم وجمالا كمثل جمالهم وجلالا كمثل جلالهم وقد
يقتضي الزمان والمصلحة ان يرسل هذا الرجل على قدم نبي خاص فيعطى له علمًا كعلمه وعقلا
كعقله ونورا كنوره واسمًا كاسمه ويجعل الله ارواحهما كمرايا متقابلة - فيكون النبي كالاصل
والولي كالظل من مرتبته يأخذ من روحانيته ويستفيد حتى يرتفع منهما الامتياز والغيرية
وترد احكام الاوّل على الآخر ويصيران كشيء واحد عند الله وعند ملاءه الاعلى ويتنزل
على الآخر ارادة الله وتصريفه الى جهات وامره ونهيه بعد عبوره على روح الاوّل وهذا
سرٌ من اسرار الله تعالى لا يفهمه الا من كان من الروحانيين - واعلم ان ذلك الرجل الذي
يتشابه قلبه بقلب نبي بمشابهة قوية شديدة تامة كاملة لا يأتي الا اذا اشتدت الضرورة
لمجيئه فلما قامت الضرورة لوجود مثل ذلك الرجل يستأثر الله عبدًا من عباده لهذا الامر

فبدا نیه رحمته کما کانت دانت مورثه وینزل علیه سر روحه وحقیقة جوهره وصفاء سیرته وشان شمائله ویحل ارادته فی ارادته وتوجهاته فی توجهاته حتی یتجلی فیه جمیع شیون النبی المشبه به ویصیر مغمورا فی معنی الاتحاد فیصیران حقیقة واحدة یقع علیهما اسم واحد وینسبون الی مثال واحد کان النبی المشبه به نزل من السماء الی اهل الارضین ۔ هذا معنی قول النبی صلی الله علیه وسلم فی نزول عیسی ابن مریم علیه السلام وهو الحق لا یخالف القرآن ولا یعارضه وقد مضی مثله فی الاولین ۔ فلا تجادل بغیر الحق ولا تکن من المنکرین ۔ قد توفی عیسی کما توفی الذین خلوا من قبله وجاؤا من بعده فلا تخف قوما ترکوا کتاب الله ونصوصه وآثروا غیر القرآن علی القرآن وآثروا الشک علی الیقین ۔ وخف الله وقهره واعتزل تلک الفرق کلها واعتصم بحبل الله المتین ۔ ومن صرف عنان التوجه الی هذه الآیة وامعن فیه حق الامعان فیری انها شاهد علی بیاننا هذا ویکون من المذعنین ۔

فلا تعذلوني بعد ما قلت سرّه — واثبتّه بدلائل الفرقان

وقد بان برهاني بقول واضح — وانا رصد في عند ذي العرفان

وعلیک بالصدق والتقی وسبله — ولو انه القاک فی النیران

ثم اعلم ان لله تعالی صفات ذاتیة ناشئة من اقتضاء ذاته وعلیها مدار العالمین کلها وهی اربع ربوبیة ورحمانیة ورحیمیة ومالکیة کما اشار الله تعالی الیها فی هذه السورة وقال رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ۔ فهذه الصفات الذاتیة سابقة علی کل شیء ومحیطة بکل شیء ومنها وجود الاشیاء واستعدادها وقابلیتها ووصولها الی کمالاتها واما صفة الغضب فلیست ذاتیة لله تعالی بل هی ناشیة من عدم قابلیة

بعض الاعيان للكمال المطلق وكذلك صفت لاضلال لابيد ولابعد زيغ الضالين —
واما حصر الصفات المذكورة فى الاربع فنظر على العالم الذي يوجد فيه آثارها الا ترى
ان العالم كله يشهد على وجود هذه الصفات بلسان الحال وقد تجلت هذه الصفات بحولا لا يشك
فيها بصير الامن كان من قوم عمين — وهذه الصفات اربع الى انقراض النشأة الدنيوية
ثم تتجلى من تحتها اربع اخرى التى من شانها انها لاتظهر الا في العالم الاخر واول مطالعها
عرش الرب الكريم الذي لم يتدنس بوجود غير الله تعالى وصار مظهرا تاما لانوار رب العالمين
وقوائمه اربع ربوبية ورحمانية ورحيمية ومالكية يوم الدين — ولا جامع لهذه الاربع
على وجه الظلية الا عرش الله تعالى وقلب الانسان الكامل وهذه الصفات امهات لصفات
الله كلها ووقعت كقوايم العرش الذى استوى الله عليه وفى لفظ الاستواء اشارة الى هذا
الانعكاس على الوجه الاتم الاكمل من الله الذى هو احسن الخالقين — وتنتهى كل قائمة من
العرش الى ملك هو حاملها ومدبر امرها ومورد تجلياتها وقاسمها على اهل السماء والارض
فهذا معنى قول الله تعالى ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية فان الملائكة يحملون صفاتا فيها حقيقة
عرشية والسر فى ذلك ان العرش ليس شيئا من اشياء الدنيا بل هو برزخ بين الدنيا
والاخرة ومبدء قديم للتجليات الربانية والرحمانية والرحيمية والمالكية لاظهار التفضلات
وتكميل الجزاء والدين — وهو داخل في صفات الله تعالى فانه كان ذا العرش من قديم ولم
يكن معه شئ فكن من المتدبرين — وحقيقة العرش واستواء الله عليه سر عظيم من اسرار
الله تعالى وحكمة بالغة ومعنى روحاني وسمي عرشا لتفهيم عقول هذا العالم ولتقريب الامر الى
استعدادهم وهو واسطة في وصول الفيض الالهي والتجلى الرحماني من حضرة الحق الى الملائكة
ومن الملائكة الى الرسل ولا يقدح في وحدته تعالى تكثر قوابل الفيض بل التكثر ههنا يوجب البركات

لبنی آدم ویعینهم علی القوة الروحانیة وینصرہم فی المجاهدات والریاضات الموجبة لظهور المناسبات التی بینهم وبین ما یصلون الیه من النفوس کنفس العرش والعقول المجردة الی ان یصلون الی المبدء الاول وعلة العلل ثم اذا اعان السالک الجذبات الالهیة والنسیم الرحمانیة فیقطع کثیرا من حجبه وینجیه من بعد المقصد وکثرة عقباته وآفاته وینوره بالنور الالهی ویدخله فی الواصلین۔ فیکمل له الوصول والشهود مع رویته عجائبات المنازل والمقامات ولا شعور لاهل العقل بهذه المعارف والنکات ولا مدخل للعقل فیه والاطلاع بامثال هذه المعانی انما هو من مشکوٰة النبوة والولایة وما شمت العقل رائحته وما کان لعاقل ان یضع القدم فی هذا الموضع الا بجذبة من جذبات رب العالمین۔

واذا انفکت الارواح الطیبة الکاملة من الابدان ویتطهرون علی وجه الکمال من الاوساخ والادران یعرضون علی الله تحت العرش بواسطة الملائکة فیأخذون بطور جدید حظا من ربوبیته یغائر ربوبیته سابقة وحظا من رحمانیة مغائر رحمانیة اولی وحظا من رحیمیة ومالکیة مغائر ما کان فی الدنیا فهنالک تکون ثمانی صفات تحملها ثمانیة من ملائکة الله باذن احسن الخالقین۔ فان لکل صفة ملک موکل قد خلق لتوزیع تلک الصفت علی وجه التدبیر ووضعها فی محلها والیه اشارة فی قوله تعالیٰ والمدبرات امرًا فتدبر ولا تکن من الغافلین۔

وزیادة الملائکة الحاملین فی الاخرة لزیادة تجلیات ربانیة ورحمانیة ورحیمیة ومالکیة عند زیادة القوابل فان النفوس المطمئنة بعد انقطاعها ورجوعها الی العالم الثانی والرب الکریم تترقی فی استعدادها فتموج الربوبیة والرحمانیة والرحیمیة والمالکیة بحسب قابلیاتهم واستعدادهم کما تشهد علیه کشوف العارفین۔ وان کنت من الذین اعطی

لہم حظ من القرآن فنجد فیہ کثیرا من مثل ھذا البیان ۔ فانظر بالنظر الدقیق ۔ لتجد
شہادۃ ھذا التحقیق من کتاب اللہ ربّ العالمین ۔

ثم اعلموا انّ فی ایۃ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
اشارۃ عظیمۃ الی تزکیۃ النفوس من دقائق الشرک واستیصال اسبابہا ولاجل
ذلک رغب اللہ فی الآیۃ فی تحصیل کمالات الانبیاء واستفتاح ابوابہا فان اکثر الشرک
قد جاء فی الدنیا من باب اطراء الانبیاء والاولیاء وان الذین حسبوا نبیہم وحیدًا
فریدًا ووحدہ لا شریک لہ کذات حضرۃ الکبریاء فکان مآل امرہم انہم اتخذوہ الٰہًا
بعد مدۃ وھکذا فسدت قلوب النصاریٰ من الاطراء والاعتداء فاللہ یشیر فی ھذہ
الآیۃ الی ھذہ المفسدۃ والغوایۃ ویومی الی انّ المنعمین من المرسلین والنبیین والمحدثین
انما یبعثون لیصطبغ الناس بصبغ تلک الکرام لا ان یعبدوھم ویتخذوھم الہۃ کالاصنام
فالغرض من ارسال تلک النفوس المہذبۃ ذوی الصفات المطہرۃ ان یکون کل متبع
فرع تلک الصفات لا قارع الجبہۃ علی ھذہ الصفات فاومی اللہ فی ھذہ الآیۃ لاولی النہم
والدرایۃ الی ان کمالات النبیین لیست ککمالات ربّ العالمین وان اللہ احد صمد وحید و
لا شریک لہ فی ذاتہ ولا فی صفاتہ واما الانبیاء فلیسوا کذالک بل جعل اللہ لہم وارثین
من النبیین الصادقین
فامتہم ورثاءھم یجدون ما وجد انبیاءھم ان کانوا لہم متبعین والی ھذا اشار فی قولہ
عزوجل قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ فانظر کیف جعل الامۃ احبّاء اللہ
بشرط اتباعہم واقتداءھم بسیّد المحبوبین ۔ وتدل آیۃ اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیہم ان تراث السابقین من المرسلین والصدیقین حق واجب
غیر مجذوذ ومفروض للاحقین من المومنین الصالحین الی یوم الدین ۔ وھم یرثون الانبیاء

ويجدون ما وجدوا من انعامات الله ط وهذا هو الحق فلا تكن من الممترين ـ

واما سر ذلك التوارث ولمية الموروث والوارث فتنكشف من
تلك الاية التي تعلم التوحيد وتعظم الرب الوحيد فان الله المعين وارحم الراحمين اذا علم
دقائق التوحيد وبالغ في التلقين وقال اياك نعبد واياك نستعين ـ فاراد عند هذا
التعليم والتفهيم ان يقطع عروق الشرك كلها فضلا من لدنه ورحمة منه على امة خاتم
النبيين ـ ليبخي هذه الامة من آفات وردت على المتقدمين ـ فعلمنا دعاء مبرة
وعطاء وجعلنا منه من المستخلصين ـ فنحن ندعوا بتعليمه ونطلب منه بتفهيمه فرحين
برفده مفصحين بحمده قايلين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم
غير المغضوب عليهم ولا الضالين ـ ونحن نسئل الله لنا في هذا الدعاء كلما أعطى
للانبياء من النعماء ونسئله ان نثبت كالانبياء على الصراط ونتجافى عن الاشتطاط
وندخل معهم في مربع حظيرة القدس متطهرين من كل انواع الرجس ومبادرين الى
ذرا رب العالمين فلا يخفى ان الله جعلنا في هذا الدعاء كاظلال الانبياء واورثنا
واعطانا المعلوم والمكتوم والمعكوم والمختوم من كل الآلاء والنعماء فاحتملنا منها
وقرنا ورجعنا بما يسد فقرنا وسالت اودية بقدرها فاحللنا محل الفائزين ـ وهذا
هو سر ارسال الانبياء وبعث المرسلين والاصفياء لنصبغ بصبغ الكرام وننتظم في سلك
الالتيام ونرث الاولين من المقربين المنعمين ـ

ومع ذلك قد جرت سنت الله انه اذا اعطا عبدا كمالا وطفق الجهال
يعبدونه ضلالا ويشركونه بالرب الكريم عزة وجلالا بل يحسبونه ربا فعالا فيخلق الله مثله ويسميه
بتسميته ويضع كمالاته في فطرته وكذلك يجعل لغيرته ليبطل ما خطر في قلوب المشركين

يفعل ما يشاء ولا يسئل عما يفعل وهم من المسئولين - يجعل من يشاء كالدر الساطع للاعتذاء
اوكالدرة البيضاء فى اللمعان والصفاء ويسوق اليه شربا من التسنيم وينضح بالطيب
العميم حتى يسفر عن مراى وسيم وارج نسيم للناظرين - فالحاصل انه تعالى اشار
فى هذا الدعاء لطلاب الرشاد الى رحمته العامة والوداد فكانه قال انى رحيم وسعت
رحمتى كل شئى اجعل بعض العباد وارثا لبعض من التفضل والعطاء لاسد باب الشرك
الذي يشيع من تخصيص الكمالات ببعض افراد من الاصفياء فهذا هو سر هذا
الدعاء كانه يبشر الناس بفيض عام وعطاء شامل لانام ويقول انى فياض ورب العلمين
ولست كبخيل وضنين - فاذكروا بيت فيضى وماثم فان فيضى قد عم وتم - وان
صراطى صراط قد سوى ومد لكل من نهض واعتد واستعد وطلب كالمجاهدين
وهذه نكتة عظيمة فى اية اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم وهى ازالة
الشرك وسد ابوابه فالسلام على قوم استخلصوا من هذا الشرك وعلى من لديهم
وعلى كل من تبعهم من الطالبين الصادقين -

وفى الاية اشارة اخرى وهي ان الصراط المستقيم هو النعمة العظمى
وراس كل نعمة وباب كل ما يعطى - ويتتاب العبد نعم الله مذ اعطى له هذه الدولة
الكبرى وملك لا يبلى - ومن تاهب لهذه النعمة ووفق للثبات عليها فقد دعي الى كل
انواع الهدى ورئى العيش النضير والنور المنير بعد ليال الدجى نجاه الله من كل
الهفوات قبل الفوات وادخله فى زمر الثقات بعد مقانات العصاة واراه سبل
الذين انعم عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين - واما حقيقة الصراط المستقيم
التى اريدت فى الدين القويم فهى ان العبد اذا احب به المنان وكان راضيا بمرضاته

وفوض اليه الروح والجنان واسلم وجهه لله الذی خلق الانسان وما دعا الا ایاه
وصافاه وناجاه وسئله الرحمة والحنان وتنبه من غشیه واستقام فی مشیه وخشی الرحمان
وشغف الله حیاواعان وقوی الیقین والایمان فمال العبد الی ربه بکل قلبه واربه وعقله
وجوارحه وارضه وحقله واعرض عما سواه وما بقی له الاربه وما تبع الاهواه وجاءه
بقلب فارغ عن غیره وما قصد الا الله فی سبیل سیرة وتاب من کل ادلال واغتر ربما ال وذی مال وحضر
حضرة الرب کالمساکین ـ وودر العاجلة والغاها واحب الآخرة وابتغاها وتوکل علی
الله وکان لله وفنا فی الله وسعی الی الله کالعاشقین ـ فهذا هو الصراط المستقیم الذی
هو منتهی سیر السالکین ومقصد الطالبین العابدین ـ وهذا هو النور الذی
لا یحل الرحمة الا بعد حلوله ولا یحصل الفلاح الا بعد حصوله وهذا هو المفتاح الذی
یناجی السالک منه بذات الصدور وتفتح علیه ابواب الفراسة ویجعل مجدتا من الله
الغفور ـ ومن ناجا ربه ذات بکرة بهذا الدعاء بالاخلاص وامحاض النیة ورعایة شرائط
الاتقاء والوفاء فلاشک انه یحل محل الاصفیاء والاحباء والمقربین ـ ومن تاوه آهة
الثکلان فی حضرت الرب المنان وطلب استجابة هذا الدعاء من الله الرحمان
خاشعا مبتهلا وعیناه تذرفان فیستجاب دعاءه ویکرم مثواه ویعطی له هداه
وتقوی له عقیدته بالایل المنیرة کالیاقوت ـ ویقوی له قلبه الذی کان اوهن من
بیت العنکبوت ـ ویوفق لتوسعة الذرع ودقایق الورع فیدعی الی قری الروحانین
ومطائب الربانین ـ ویکون فی کل حال غالبا علی هوا مغلوب ـ ویقوده برعایة
الشرع حیث یشاء کاشجع راکب علی اطوع مرکوب ـ ولایبغی الدنیا ولایتعنی لاجلها
ولایسجد لعجلها ویتولاه الله وهو یتولی الصالحین ـ وتکون نفسه مطمئنة ولاتبقی کالمبید

المضل ولا تخلق حلقة الباز المطل ويرى مقاصد سلوكه كالكرام ولا تكون سحبه
كالجهام بل تشرب كل حين من ماء معين - وحث الله عباده على ان يسئلوه ادامت
ذلك المقام والتثبت عليه والوصول الى هذا المرام لانه مقام رفيع ومرام منيع لا يحصل
لاحد الا بفضل ربه لا بجهد نفسه فلا بد من ان يضطر العبد لتحصيل هذه النعمة الى حضرت
العزة ويسئل انجاح هذه المنية بالقيام والركوع والسجدة والتمرغ على ترب المذلة باسطا
ذيل الراحة ومتعرضا للاستماحة كالسائلين المضطرين - وجملة غير المغضوب عليهم اشارة
الى رعاية حسن الاداب والتادب مع رب الارباب - فان للدعاء اداباً ولا يعرفها الا
من كان توابا ومن لا يبالي الاداب فيغضب الله عليه اذا اصر على الغفلة وما تاب فلا يرى
من دعائه الا العقوبة والعذاب فلا جل ذلك قلّ الفائزون فى الدعاء وكثر الهالكون
لحجب العجب والغفلة والرياء وان اكثر الناس لا يدعون الا وهم مشركون والى غير الله
متوجهون - بل الى زيد وبكر ينظرون فالله لا يقبل دعاء المشركين - ويتركهم في بداء هم
تائهين - وان حبوة الله قريب من المنكسرين - وليس الداعي الذى ينظر الى اطراف
وانحاء ويختلب بكل برق وضياء ويريد ان يترع كمه ولو بوسائل الاصنام ويعلو كل ربوة
راغبا فى حبوة ويبغي معشوق المرام ولو بتوسل اللئام والفاسقين - بل الداعي الصادق
هو الذي يتبتل الى الله تبتيلا ولا يسئل غيره فتيلا ويحيّى الله كالمنقطعين المستسلمين
ويكون الى الله سيره ولا يعباء بمن هو غيره ولو كان من الملوك والسلاطين - والذى يكب
على غيره ولا يقصد الحق فى سيره فهو ليس من الداعين الموحدين بل كزاملة الشياطين
فلا ينظر الله الى طلاوت كلماته وينظر الى خبثة نياته وانما هو عند الله مع حلاوة لسانه
وحسن بيانه كمثل روث مفضض او كنيفٍ مبيض قد امنت شفتاه وقلبه من الكافرين

فاولئك الذين غضب الله عليهم وهم المرادون من قوله المغضوب عليهم انهم دعوا الى سبل
الحق فتركوها بعد رويتها وتخيروا المفاسد بعد التنبه على خبثتها وانطلقوا ذات الشمال
وما انطلقوا ذات اليمين - وانهم ركنوا الى المبين وما بقي الا قدر
محين - وعدموا الحق بعدما كانوا عارفين - واما الضالون الذين اشير اليهم فى قوله
عز وجل الضالين فهم الذين وجدوا طريقا طامسًا فى ليل دامس فزاغوا عن المحجة قبل
ظهور الحجة وقاموا على الباطل غافلين - وما كان مصباح يومنهم العثار ويبين لهم
الآثار فسقطوا فى هوة الضلال غير متعمدين - ولو كانوا من الداعين بدعاء اهدنا الصراط
المستقيم لحفظهم ربهم ولاراهم الدين القويم ولنجاهم من سبل الضلالة ولهداهم الى طرق
الحق والحكمة والعدالة ليجدوا الصراط غير ملومين - ولكنهم بادروا الى الاهواء وما دعوا ربهم
للاهتداء وما كانوا خائفين - بل لووا رؤسهم مستكبرين - وسرت حميا العجب فيهم ثم فضوا
الحق لهفوات خرجت من فيهم ولفظتهم تعصباتهم الى بوادى الهالكين - فالحاصل ان
دعاء اهدنا الصراط المستقيم ينجي الانسان من كل اود ويظهر عليه الدين القويم ويخرجه من
بيت قفر الى رياض الثمر والرياحين - ومن زاد فيه الحاحا زاده الله صلاحا والنبيون آنسو
منه انس الرحمان فما فارقوا الدعاء طرفة عين الى آخر الزمان وما كان لاحد ان يكون غنيا
عن هذه الدعوة ولا معرضا عن هذه المنية نبيا او كان من المرسلين - فان مراتب الرشد
والهداية لا تتم ابدا بل هى الى غير النهاية ولا تبلغها انظار الدراية فلذلك علم الله تعالى
هذا الدعاء لعباده وجعله مدار الصلوة ليتمتعوا بارشاده وليكمل الناس به التوحيد وليذكروا
المواعيد وليستخلصوا من شرك المشركين - ومن كمالات هذا الدعاء انه يعم كل مراتب
الناس وكل فرد من افراد الاناس وهو دعاء غير محدود ولا حد له ولا انتهاء ولا غاية ولا ارجاء

قطوبی للذین یدا ومون علیه بقلب دامی القرح وبروح صابرة علی الجرح ونفس مطمئنة کعباد الله العارفین - وانه دعاء تتضمن کل خیر وسلامة وسداد واستقامة وفیه بشارات من الله رب العالمین - وقیل ان الطریق لا یسمی صراطا عند قوم ذوی قلب ونور حتی یتضمن خمسة امور من امور الدین - وہی الاستقامة والایصال الی المقصود بالیقین - وقرب الطریق وسعته للمارین - وتعیینه طریقا للمقصود فی اعین السالکین وهو تارة یضاف الی الله اذ هو شرعه وهو سوی سبله للماشین - وتارة یضاف الی العباد لکونهم اهل السلوک والمارین علیها والعابرین -

والان نری ان نوازن هذا الدعاء بالدعاء الذی علمه المسیح فی الانجیل لیتبین لکل منصف ایهما اشفی للعلیل وادرء للغلیل وارفع شانا واتم برهانا وانفع للطالبین - فاعلم ان فی انجیل لوقا قد کتب فی الاصحاح الحادی عشر ان المسیح علم الدعاء هکذا (۲) فقال لهم یعنی للحواریین - متی صلیتم فقولوا ابانا الذی فی السموات لیتقدس اسمک لیات ملکوتک لتکن مشیتک کما فی السموات کذلک علی الارضین - خبزنا کفافنا اعطنا کل یوم واغفر لنا خطایانا لاننا نحن ایضا نغفر لکل من یذنب الینا (یعنی نغفر للمذنبین -) ولا تدخلنا فی تجربة لکن نجنا من الشریر - هذا دعاء علم للمسیحیین -

فاعلم انه دعاء یفرط فی الصفات الربانیة وکذلک ما یحیط علی مقاصد الفطرة الانسانیة بل یزید سورة الحسرت الروحانیة ویحرک القوی لطلب الاهواء الفانیة والشهوات النفسانیة مع الذهول عن سعادات یوم الدین - ومن جملة جمله فقرة اعنی **لیتقدس اسمک** فانظر فیها بعقلک وفهمک هل تجدک حریا

بشان الاكمل الذي ليست له حالة منتظرة من حالات الكمال ولا مرتبة مترقبة من مراتب التقدس والجلال - فان المحامد والتقدسات كلها ثابتة لحضرة العزة ولا ينتظر شئ منها فى الازمنة الاتية وهذا هو تعليم القرآن وتلقين كلام الله الرحمان كما مر كلامنا فى هذا البيان - ومن اقبل على الفرقان المجيد وفهمه وتدبره ونظره بالنظر السّديد فينكشف عليه ان الفرقان قد اكمل فى هذا الامر البيان وصرّح بان لله كمالا تاما - وكل كمال ثابت له بالفعل وليس فيه كلام وتجويز الحالة المنتظرة له جهل وظلم واجترام واما الانجيل فيجعل البارى عزاسمه محتاجا الى الحالة المنتظرة وطالبا لكمالات مفقودة غير الموجودة ولا يقبل وجود كمال شجرته بل يظهر الامانى لا ينياع ثمرته وليس قائل استنارة بدره بل ينتظر زمان علو قدره كان رب الانجيل واجم من فقد المرادات وعاجز عن امضاء الارادات وكم من ليلة باتها ينتظر كمالات ويترقب تغير حالات حتى يئس من ايام رشاده واقبل على عباده ليتمنوا له حصول مراده وليعقدوا الهمم بزوال كمده وعلاج رمده سبحان ربنا ان هذا الا بهتان مبين - انما امره اذا اراد شيأ ان يقول له كن فيكون ما للبلبال ورب ذى الجلال رب العالمين - ثم دعاء المسيح دعاء لا اثر فيه من غير التنزيه كانّه يقول ان الله منزه عن الكذب والتمويه ولكن لا توجد فيه كمالات اخرى ولا من الصفات الثبوتية اثر ادنى فان التنزيه والتقدس من الصفات السلبية كما لا يخفى على ذوى المعرفة والبصيرة واما الصفات السلبية فهى لا تقوم مقام الاثبات كما ثبت عند الثقات واما ما علمنا القرآن من الدعاء فهو يشتمل على جميع صفات كاملة توجد فى حضرت الكبرياء الا ترى الى قوله عزوجل الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدّين كيف احاط صفات الله مجموعها وتابط اصولها وفروعها - واشار

فی الحمد لله ان الله ذات لا تحصی صفاته ولا تعد کمالاته واشار فی رب العالمین - ان وبل ربوبیته یعم السموات والارضین والجسمانیین والروحانیین - واشار فی الرحمن الرحیم ان الرحمة بجمیع انواعها من الله القیوم القدیم والخلاق الکریم واشار فی قوله یوم الدین ان مالک المجازات هو الله لا غیره من المخلوقین - وان ابحر المجازات جاریة وسح یم مزن السحاب کل حین - وکل ما یری عبد من فضل الله واحسانات بعد اعمال صالحة وصدق وصدقاته فانما هو صنیعة مجازاته - ففی هذه المحامد اشارات رفیعة عالیة ودلالات لطیفة متعالیة علی کل کمال لحضرت الله جامع کل جمال وجلال - ثم من المعلوم ان اللام فی الحمد لله للاستغراق فهو یشیر الی ان المحامد کلها لله بالاستحقاق - واما دعاء الانجیل اعنی **لیتقدس اسمک** فلا یشیر الی کمال بل یخبر عن خطرات زوال ویظهر الامانی لتقدیس الرحمان کان التقدس لیس له بحاصل الی هذا الآن فما هذا الدعاء الا من نوع الهذیان فانک تعلم ان الله قد وس من الازل الی الابد کما هو یلیق بالاحد الصمد فهو منزه ومقدس من کل التدنسات فی جمیع الاوقات الی ابد الابدین ولیس محروما من المنتظرین -

ثم قوله تعالی الحمد لله رب العالمین الی یوم الدّین رد لطیف علی الدهریین والملحدین والطبیعیین الذین لا یومنون بصفات الله المجید ویقولون انه کعلة موجبة ولیس بالمدبر المرید ولا یوجد فیه ارادة کالمنعمین والمعطین - فکانه یقول کیف لا تومنون برب البریة وتکفرون بربوبیته الارادیة وهو الذی یربّی العالمین ویعمر بنواله ویحفظ السماوات والارض بقدرته وجلاله ویعرف من اطاعه ومن عصا فیغفر المعاصی او یودب بالعصا ومن جاءه مطیعا فله جنتان وحفّت به فرحتان فرحة یصیبه من اسم الرّحیم

وأخرى من الرحمن القديم فيجزى جزاء أوفى من الله الأعلى ويدخل في الفائزين - ولاشك ان هذه الصفات

تجعل الله مستحقا للعبادة معطيا من عطايا السعادة واما التقديس وحده كما ذكر في الانجيل

فلا يحرك الروح للعبادة بل يتركها كالنائم العليل واما سر هذا الترتيب الذي اختاره

في الفاتحة ربنا المجيد ذو المجد والعزة وذكر المحامد قبل ذكر الدعاء والعبادة فاعلم انه فعل ذلك

ليذكر عباده عظمة صفات البارى ذى المجد والعلاء قبل الدعاء ويشير الى انه هو المولى

لا منعم الا هو ولا راحم الا هو ولا مجازي الا هو ومنه ياتي كل ما ياتى العباد من الآلاء

والنعماء وهذا الترتيب احسن وللروح انفع فانه يظهر على السعيد منن الله الرحيم ويجعله

مستعدا ومقبلا على حضرة القدير الكريم ويظهر منه تموج تام فى ارواح الطلباء كما لا يخفى

على اهل الدهاء واما تخصيص ذكر الربوبية والرحمانية والمالكية فى الدنيا والآخرة فلاجل

ان هذه الصفات الاربعة امهات لجميع الصفات الموثرة المفيضة - ولاشك انها محركات

قوية لقلوب الداعين —

ثم الانجيل يذكر الله تعالى باسم الاب والقران يذكره باسم الرب وبينهما

بون بعيد ويعلمه من هو زكي وسعيد وان لم يعلمه من كان من الجاهلين - فان لفظ الاب لفظ

قد كثر استعماله فى المخلوقين فنقلها الى الرب تعالى فعل فيه رائحة من الاشراك وهو اقرب

للاهلاك كما لا يخفى على المتدبرين —

ثم اعلم ان شكر المحسن المنان امر معقول مسلم عند ذوى العقول والعرفان

واذا كان المحسن مع احسانه العام ورحمه التام خالق الاشياء وقيوم العالم من الابتداء

الى الانتهاء وكان فى يده كل امر الجزاء فيضطر الانسان طبعًا ليرجع الى جنابه ويتذلل على

بابه وينجو من نبابه واذا وجده فلا ينا وبه عنده هم ولا يفزعهم ويكون من المطمئنين - وهذا

الامر داخل في فطرته ومركوز في جبلته ومتنقش في مهجته انه يطلب صاحب هذه الصفات عند
الترددات ويأم به المخرج من المشكلات الطالبون يتعاطون بذكره كاس المنافستة ويقيدحون
لطلبه زناد المباحثة ويجوبون البراري والفلوات ويطلبون اثر ذلك المحل مع البركات وقاضي الحاجات
ويبيتون مجاهدين - فبشر الله عباده انه هو - وانه مقصد ملاحظ عيونهم ومقصود مرامي
لحظهم ومدار شيئونهم فليطلبوه ان كانوا طالبين - ومن هذا المقام يظهر عظمة الفاتحة وكونه
من الله العلام فانها مملوة من كل دواء وعلاج لكل داء وينجي من كل بلاء ويقوي الضعفاء
ويبشر الصلحاء ويفتح ابواب الخير ويسد ده ويعطي كل ذي رشد رشده الا الذي احاط عليه
غباوته وشقاوته فصار من الهالكين - وانظر الى كمال ترتيب الفاتحة من الله ذي الجلال
والعزة كيف قدم ذكر اسم الله في العبارة وجعله سرا مجملا لتفاصيل الصفات الاربع وزين
العبارة بكمال لطايف البلاغة ثم اردفه صفت الربوبية العامة فان الله كان ككنز مخفي من
اعين اهل المعرفة فاول ما عرفه كانت ربوبيته بكمال الحكمة والقدرة ثم ذكر الله في الفاتحة
رحمانيته وبعدها رحيمية وقفاها مالكية فوضعها طباقا وطبقها اشراقا وجعل بعضها فوق
بعض وضعا كما كان مدارجها طبعا وفيه آيات للمتدبرين - وعلم الله عباده ان يقدموا
هذه المحامد بين يديه ويسئلوا الهداية والاستقامة بعد الثناء عليه لتكون هذه الصفات
وتصورها سببا لفور عيون الروحانية ووسيلة للحضور والذوق والمواجيد التعبدية
وليستجاب الدعاء بهذا الحضور ويكون موجبا لانواع السرور والنور والبعد عن المعاصي والفجور
لان العبد اذا عرف انه يعبد ربا احاط ذاته جميع انواع المحامد وهو قادر على ان يستجيب
جميع ادعية المحامد وعرف انه رب عظيم يوجد فيه جميع انواع الربوبية ورحمان كريم يوجد فيه
جميع اقسام الرحمانية ورحيم قديم يوجد فيه كل اصناف الرحيمية ومالك مجازات يقدر على

ان یجزی کل ذی مرتبة فی الاخلاص علیٰ حسب المرتبة فیجد ذاته عظیم الشأن فی القدرة وعظمة صفاته خارجة من الاحاطة فیسعی الی بابه ویبادر الی جنابه تائبا بلا ایاك نعبد وایاك نستعین - فیجمع فی هذا الکلام انکسار العبد وجلال رب العالمین - فهذا الاجتماع المبارك یقطع عرق الاسترابة ویکون سببا قریبا للاستجابة فیکون الداعی من المقبولین بل ممن لا یشقی بهم جلیس ولا یقربهم غول ولا تلبیس ولا یخیب فیهم مظنون وترفع حجبهم فلا یطوی دونهم مکنون فیطلع علی ما حاك فی صدور الناس وعلی امور سماویة متعالیة عن طور العقل والقیاس ویدخل فی اهل السر والقرب والمکاشفین - ویکون له الرب الکریم کالخل الودود والمحزن الموجود بل اقرب من کل قریب واحب من کل حبیب ویکون کلامه احلی من کل شربة والهامه الذ من کل لذة ویدخل الله فی القلب فیشغفه حبا وینظر الی المحب فیجعله لبا ویصبغه بصبغ المتبتلین - ویاتیه منه البرهان والنور واللمعان والعلم والعرفان فلا یسعه الکتمان ولو اختفی فی مغارة الارضین فسبحان ربنا رب الاولین والآخرین -

واعلموا ایها الناظرون والعلماء المستبصرون ان عیسی علیه السلام علم تمهیدا قبل الدعاء والقران علم تمهیدا قبل الدعاء والفرق بینهما ظاهر علی اهل الدهاء فان تمهید القران یحرك الروح الی عبادة الرحمان ویحرك العباد الی ان یتجعوا حضرته باخلاص النیة واخلاص الجنان ویظهر علیهم انه عین کل رحمة وینبوع جمیع انواع الحنان ومخصوص باسم الرب والرحمان والرحیم والدیان فالذین یطلعون علی هذه الصفات فلا یزایلون اهلها ولو سقطوا فی فلوات الممات بل یسعون الیه ویوطنون لدیه بصدق القلب وصحة النیات ویرکضون الیه خیلهم ویسعون کالمشوق ویضطرم فیهم هوی المعشوق

فلا یناقش اهواء اخری عند غلبة هوا رب العالمین - فثبت ان فی تمهید هذا الدعاء تحریکا عظیماً للعابدین -

فان العبد اذا تدبر فی صفات جعلها الله مقدمة لدعاء الفاتحة وعلم انها مشتملة علی صفات کماله ونعوت جلاله باستیفاء الاحاطة ومحرکة لانواع الشوق والمحبة وعلم ان ربه مبدء لجمیع الفیوض ومنبع لجمیع الخیرات ودافع لجمیع الآفات ومالک لکل انواع المجازات منه یبدئ الخلق والیه یرجع کل المخلوقات وهو منزه عن العیوب والنقائص والسیّات ومستجمع لسائر صفات الکمال وانواع الحسنات فلاشک انه یحسبه منجح جمیع الحاجات ومنجیا من سائر الموبقات فیکابد فی ابتغاء مرضاته کلّ المصائب ولو قتل بالسهم المصائب ولا یعجزه الکروب ولا یدری ما اللغوب ویجذبه المحبوب ویعلم انه هو المطلوب وییسر له استقراء المسالک لتطلب مرضات المالک فیجاهد فی سبیله ولو صار کالهالک ولا یخشی هول بلاء ویتبری لکل ابتلاء ولا یبقی له من دون حبه الاذکار ولا تستهویه الافکار وینزل من مطیة الاهواء لیمتطی افراس الرضاء ویضفر ازمة الابتغاء لیقطع المسافة النائیة لحضرت الکبریاء ویظل ابداً اله مدانیا ولا یجعل له ثانیا من الاحیاء ولا یعثور قلبه بین الشرکاء ویقول یا رب تسلّم قلبی زتکفینی لجذبی وجلبی ولن یصبینی حسن الاخرین - هذه نتائج تمهید دعاء الفاتحة واما تمهید دعاء عیسی علیه السلام فقد عرفت حقیقته ومافیه من الآفة فلا حاجة الی الاعادة فتفکر فی ایما مضی وتندم من زمان ما مضی وکن من التائبین +

ثم بعد ذلک ننظر الی دعاء علّمه عیسی والی دعاء علّمه ربنا الاعلیٰ لیتبین ما هو الفرق بینهما لذی النهی ولینتفع به من کان من الصالحین +

فاعلم ان عيسى عليه السلام علم دعاءً يترتّى عليه انصاً فذاً اعني خبزنا
كفافنا ـ واما القرآن فعاف ذكر الخبز والماء فى الدعاء وعلمنا طريق الرشد والاهتداء
وحث على ان نقول اهدنا الصراط المستقيم ونطلب منه الدين القويم ونعوذ به من طرق
المغضوب عليهم والضالين ـ واشار الى ان راحة الدنيا والآخرة تابعة لطلب الصراط وخلاص
الطاعة فانظر الى دعاء الانجيل ودعاء القرآن من الرب الجليل وكن من المنصفين ـ
واما ما جاء فى دعاء عيسى ترغيب فى الاستغفار فهو تاكيد لدعاء طلب الخبز كاهل الاضطرار
لعل الله يرحم ويعطي خبزا كثيرا عند هذا الاقرار فالاستغفار تضرع لطلب الرغفان
واصل الامر هو طلب الخبز من الله المنان ويثبت من هذا الدعاء ان اكثر امم عيسى كانوا
عشاق الذهب واللجين وهاجرى الحق للحجرين ـ وباعى الدين بخس من الدراهم ومجتبى
خلاصة النفس وتاركى ذيل الرب الراحم والداثين عاصين ـ وحبب اليهم ان يتخذوا
الطمع شرعة وحب الدنيا نجعة فاستشرف الاناجيل ليظهر عليك صدق ما قيل واتق
الرب الجليل ودع الاقاويل ولا تحسب الحق الصريح كالمعضلات واستوضح منى المشكلات
لا خبرك عن انباء العصاة والمنجيات والمهلكات ففتش الحق قبل حموم الحمام وهجوم الالام
ونزع الروح وحصر الكلام واعلم ان الخير كله فى الاسلام فطوبى للذى ضرب الخيام فى هذا
المقام وقوى يقينه بالالهام ووحى الله العلام ورداه الله رداء الاكرام ـ ان المسلمين قوم
سجاياهم اعلاء كلمة التوحيد وبذل النفس ابتغاءً لمرضات الله الوحيد وصلحاءهم
يتأففون من الدّنيا بل من الامرة ولا يتخيرون لانفسهم الا وجه رب ذى العزة ولا يتجيهم
الآن غفلة من ذكر الحضرت ـ يتوكلون عليه ويطلبون منه هداه ولا يركنون الى الخلق
بل يبتغون حباه ويمشون فى الارض هونا ولا يبطشون جبارين ـ وشانهم اطالة الفكرة

وتحقیق الحق وتنقیح الحکمۃ یراعون فی الریاست تھذب السیاست وفی اوان الخصاصۃ والافتقار اداب التبصر والاصطبار ولا تفاضل فیھم الا بتفاضل التقوی والثقات ولا رب لھم الا رب الکائنات وکل ذلک انوار حاصلۃ من الفاتحۃ کما لا یخفی علی اھل الفطرۃ الصحیحۃ والتجربۃ فالحق ان الفاتحۃ احاطت کل علم ومعرفۃ واشتملت علی کل دقیقۃ حق وحکمۃ وھی تجیب کل سایل وتذیب کل عدو صایل ویطعم کل نزیل الی التضمیف عائل ویسقی الواردین والصادرین۔ ولا شک انھا تزیل کل شک خبیث وتجیح کل ھم شبیب وتعید کل ھد وتغیب وتخجل کل خصیم نبیب ویبشر الطالبین۔ ولا معالج کمثلہ لسم الذنوب وزیغ القلوب وھو الموصل الی الحق والیقین۔

واما الھدایۃ التی قد امرنا لطلبھا فی الفاتحۃ فھو اقتداء محامد ذات اللہ وصفاتہ الاربعۃ والی ھذا یشیر اللام الذی موجود فی اھدنا الصراط المستقیم ویعرفہ من اعطاہ اللہ الفھم السلیم ولا شک ان ھذہ الصفات امھات الصفات وھی کافیۃ لتطھیر الناس من الھنات وانواع السیئات فلا یومن بھا عبد الا بعد ان یاخذ من کل صفت حظہ وتخلق باخلاق رب الکائنات فمن استفاض منھا فیفتح علیہ باب عظیم من معرفت الرب المحبوب وتجلی لہ عظمتہ فتحصل الامانۃ والتنفر من الذنوب والسکینۃ والاخبات والامتثال الحقیقی والخشیۃ والانس والذوق والشوق والمواجید الصحیحۃ والمحبۃ الذاتیۃ المفنیۃ المحرقۃ باذن اللہ مربی السالکین +

وھذہ کلھا ثمرات التدبر فی مضامین الفاتحۃ فانھا شجرۃ طیبۃ توتی کل حین اکلا من المعرفۃ ویروی من کاس الحق والحکمۃ فمن فتح باب قلبہ لقبول نورھا فیدخل فیہ نورھا ویطلع علی مستورھا ومن غلق الباب فبعد عاظلمتہ الیہ بفعلہ وردی الثیاب والحق

بالمهالكين۔

ثم اعلم ان قوله تعالى اياك نعبد واياك نستعين يدل على ان السعادت كلها
فى اقتداء صفات ربّ العالمين۔ وحقيقة العبادة الانصباغ بصبغ المعبود وهو عند
اهل الحق كمال السعود فان العبد لايكون عبدا فى الحقيقة عند ذوى العرفان
الّا بعد ان تصير صفاته اظلال صفات الرحمان فمن امارات العبودية ان تتولد
فيه ربوبية كربوبية حضرت العزت وكذالك الرحمانية والرحيمية وصفت المجازات
اظلالا لصفات الحضرت الاحدية وهذا هو الصراط المستقيم الذى امرنا لنطلبه
والشرعة التى اوصينا لنرقيها من كريم ذى الفضل المبين۔

ثم لما كان المانع من تحصيل تلك الدرجات الرياء الذى ياكل الحسنات
والكبر الذى هو راس السيات والضلال الذى يبعد عن طرق السعادات اشار الى
دواء هذه العلل المهلكات رحمة منه على الضعفاء المستعدين للخطيات وترحما على
السالكين۔ فامران يقول الناس اياك نعبد ليستخلصوا من مرض الرياء وامر
ان يقولوا اياك نستعين ليستخلصوا من مرض الكبر والخيلاء وامران يقولوا اهدنا
ليستخلصوا من الضلالات والاهواء فقوله اياك نعبد حث على تحصيل الخلوص
والعبودية التامة وقوله اياك نستعين اشارة الى طلب القوة والثبات والاستقامة
وقوله اهدنا الصراط اشارة الى طلب علم من عنده وهداية من لدنه لطفا منه على
وجه الكرامة فحاصل الآيات ان امر السلوك لايتم ابدا ولا يكون وسيلة للنجات الا بعد
كمال الاخلاص وكمال الجهد وكمال فهم الهدايات بل كل خادم لايكون صالحا للخدمات
الا بعد تحقق هذه الصفات۔

مثلا ان کان خادم مخلصا وموصوفا باوصاف الامانة والخلوص والعفت ولکن کان من الکسالی والوانین القاعدین وکالضجیعة النومة لامن اهل السعی والجهد والجد والقوة فلاشك انه کلّ علی مولاه ولایستطیع ان یتبع هداه ویکون من المطاوعین وخادم آخر مخلص امین ــ ومعذالك مجاهد ولیس بقاعد کالاخرین ولکنه جهول لایفهم هدایات مخدومه ویخطی ذات مرار کالضالین فمن جهله ربما یجترء علی الممنوعات ویوقع نفسه فی المخاطرات والمحظورات ویبعد عن مرضات المولی من جهل جاذب من الجهلات وربما یضیع نفائس المولیٰ ودرره وجواهره من کمال جهله وحمقه وسوء فهمه ویضع الاشیاء فی غیر محلها من زیغ وهمه فهذ الخادم ایضا لایستطیع ان یستحصل مرضات المخدوم ویسقط جهله کلّ مرة عن اعین مولاه فیبکی کالموقوم وکذلك یعیش دائما کالملعون الملوم ولایکون من المحمودین بل یراه المولی کالمنحوس الذی لایاتی بخیر فی سیره وبخرب بقعته وربها واموالها فی کل حین ـــ

واما الخادم المبارك والعبد المتبرك الذی یرضی مولاه ولایترك نکتة من هداه ویسمع مرحباه فهو الذی یجمع فی نفسه هذه الثلث

سوياً ولا يؤذى مولاه بخيانة وحدل ولا يطحطحه بكسل او جهل فيصير عبداً مرضياً

فهذه هي الاشراط الثلثة للذين يسلكون سبل ربهم مسترشدين ـ وفى

اياك نعبد اشارة الى الشرط الاول والى الشرط الثانى فى اياك نستعين

والى الثالث فى اهدنا الصراط فطوبى للذين جمعوا هذه الثلث ورجعوا الى

ربهم كاملين ـ وتادبوا مع ربهم بكل الادب وسلكوا بكل شريطة غير قاصرين

فاولئك الذين رضى الله عنهم ورضوا عنه ودخلوا حظيرة القدس امنين

ولما كانت هذه الشرائط اهم الامور الذى قصد سبل النور جعلها الله الحكيم

من اجزاء الدعاء ليتدبر السالك كالعقلاء وليستبين سبيل الخائنين ـ

وهذا اخر ما اردنا فى هذا الكتاب بفضل رب الارباب

والحمد لله رب العالمين ـ والسلام على سيدنا

ورسولنا محمد خاتم النبيين رب امطر

مطر السوء على مكذبيه واجعلنا

من المنصورين ـ

آمين

بقلم احقر العباد من المريدين لحضرت المسيح الموعود والمهدى المسعود العبد المفتقر الى الله الاحد

غلام محمد الامرتسرى

عفى عنه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين والصلوة والسلام على
سيد ولد آدم سيد الرسل والانبياء اصفى الاصفيا محمد خاتم النبيين واله
واصحابه اجمعين - اما بعد فيقول العبد الضعيف المفتقر الى الله القوى الامين
نور الدين عصمه الله من الآفات وادخله فى زمرة الآمنين وجعله كاسمه
نور الدين - انى قد كنت هجت مذ رايت المفاسد من اهل الزمان وشاهدت
تغير الاديان - ان ارزق روية رجل يجدد هذا الدين - ويرجم الشياطين
وكنت ارجو هذه المنية لان الله قد بشر المومنين فى كتاب مبين
وقال وهو اصدق القائلين وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصلحت
ليستخلفنهم فى الارض كما استخلف الذين من قبلهم - الى آخر ما قال رب العلمين
وكذا قال الذي ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى وهو الصدوق الامين
صلى الله عليه وسلم - ان الله يبعث فى هذه الامة على راس كل مائة سنة
من يجدد لها دينها فكنت لرحمته من المنتظرين - فقصدت لهذه
البغية بيت الله مهبط انوار الحق واليقين وكنت اجوب البرارى - واقطع الصحارى

واستقريٰ عبدًا من العباد الربّانيّين +

فتوسمت في البقعة المباركة المكرمة شيخي الشيخ السيد حسين المهاجر الورع - الزاهد - التقي - وشيخي الشيخ محمد الخزرجي الانصاري وفي طابة الطيبة تشرفت بلقاء شيخي وسيدي ومولائي الشيخ عبد الغني المجددي الاحمدي وكلهم كانوا كما اظن من المتقين - جزاهم الله عني احسن الجزاء آمين يا رب العالمين - وهولاء الشيوخ رحمهم الله كانوا على اعلى المراتب من التقوى والعلم ولكن لم يكونوا على اعداء الدين من القائمين ولا لشبهاتهم مستاصلين - بل في الزوايا متعبدين - وبمناجات ربهم متخلين -

وما رايت في العلماء من توجه الى دعوة النصارى - والآرية - والبراهمة - والدهرية والفلاسفه - والمعتزلة - وامثالهم من الفرق المضلين - بل رايت في الهند ما ينيف على تسع مأئة الف من الطلبة رفضوا العلوم الدينية واختاروا عليها العلوم الانكليزية - والالسنة الاوربية - واتخذوا بطانة من دون المؤمنين +

وازيد من سنين الف الف رسالة طبعت في مقابلة الاسلام والمسلمين - هذه المصيبة - وعليها نسمع المشائخ واتباعهم انهم يقولون ان الدعوة والمناظرات خلاف دين اهل الكمال واصحاب اليقين - وعلماءنا الا من شاء الله ما يعلمون ما يفعل بالدين واهل الدين - والمتكلمون منتهى تدقيقاتهم مسئلة امكان كذب الباري (نعوذ بالله) وامتناعه لا لتبكيت الكافرين - ورد مكائد المعاندين - ومع هذه الشكوى فنشكر مساعي الشيخ الاجل واستاذي الاكمل رحمة الله الهندي المكي والدكتور وزير خان رحمهما الله تعالى والسيد الامام ابي المنصور الدهلوي والزكي الفطن السيد محمد علي الكانفوري والمسيد اللبيب مصنف تنزيه القرآن

واما الهم سلمهم الله۔ فشکر الله سعیهم وهو خیر الشاکرین +

لا کن جهادهم مع شعبة واحدة من مخالفی الاسلام ثم ما کان بالآیات السماویة والبشارات الالهیّة +

وکنت حریصاً علی رؤیة رجل ای رجل واحد من افراد الدهر قائم فی المضمار لتائید الدّین ۔ وافحام المخاصمین فرجعت الی الوطن وانا کالهائم الولهان اخبط ورق نهاری بعصا تسیاری ومن المتعطشین الطالبین + فبینما انتظر النداء من الصادقین +

اذ جاءتنی بشارة من جناب السید الاجل والعالم الحبر الابلّ مجدد المائة ومهدی الزمان ومسیح الدوران **مؤلف البراهین** ۔

فجئته لانظر حقیقة الحال فتفرست انه هو الموعود الحکم العدل وانه الذی انتدبه الله لتجدید الدّین فقال **لبیک یا اله العلمین** فسجدت لله شکراً علی هذه المنة العظیمة ۔ لک الحمد والشکر والنعمة یا ارحم الراحمین ۔

ثم اخترت محبته واستحسنت بیعته حتی غمرتنی رافته وغشیتنی مودته وصرت فی حبه من المشغوفین ۔ فاثرته علی طارفی وتالدی ۔ بل علی نفسی واهلی والدی واعزتی الاقربین ۔ صبی قلبی علمه وعرفانه ۔ فنشکر الله اتاح لی لقیانه وسعادة جدی انی اثرته علی العلمین فشمّرت فی خدمته تشمیر من لا یبالوا فی میدان المبادین فالحمد لله الذی احسن الیّ وهو خیر المحسنین

فو الله مذ لاقیته زادنی الهدی	وعرفت من تفهیم احمد احمدا

وكم من عويص مشكل غير واضح   انا ر علي فصرت منه مسهدا
وما ان رأينا مثله بطلا ابدا   وما ان رينا مثله قاتل العدا
واكفره قوم جهول وظالم   وكذبه من كان فظا وملحدا
وهذا على الاسلام احدى المصائب   يكفر من جاء النبي مؤيدا
افي القوم تمدح يا مكفر صادق   الا ان اهل الحق سموك مفندا
نبذت هدى العرفان جهلا وبعده   اخذت طريقا قد دعتك الى الردى
وانكنت تسعى اليوم في الارض مفسدا   فتحرق في يوم النشور من ودا
ولو قبل اكفار تفكرت ساعة   لعمري هديت وما ابيت تبددا
قصدت لترضى القوم من سوء نية   وكان رضى البارى اتم واوكدا
وما في يديك لتبعدن مقربا   الله البرايا قد دناه واحمدا
وقد كنت تقبل صدقا وكتبه   نمثلك كفرا ما رئينا ضفندا
الا انه قد فاق صدقا خواصكم   ودا فا رؤس الصائلين واوحدا
انكفر يا غول البرارى مثيله   اتلعن مقبولا يحب محمدا
وتعسا لكم يا زمر شيخ مزور   هلكتم واردا كم وعفا وافسدا
له كتب السب والشتم حشوها   شهير ويستقرى الشرور تعمدا
اضل كثيرا من ضلالات وهمها   وباعد من حق مبين وابعدا
وما ان ارى فيه الفضيلة خاصة   نعم في طريق المفسدين تفردا
يشيع رسالات لبغى شرايد   ويجلب الحمق اليها ويرفدا
وما كان لى بغض به وعداوة   وفي الله عاديناه اذ ذم احمدا

فخذ يا الهی راس کل معاند کاخذک من عادی ولیا وشددا
لتکون ایات لکل مکذب حریص علی سب مبا ھی تحسدا
ویا طالب العرفان خذ ذیل نوره ودع کل ذی قول بقول المهتدی
وفی الدین اسرار وسبل خفية بلاحظها بصیر بلا فی اشهدا

واخر دعوانا ان الحمد كله
لرب رحیم بعث فینا مجددا

قد تمت هذه القصائد وقد حببنا ان نلحقها ببعض قصائد بليغة فصيحة من كلام الاديب المفلق السيد محمد سعيد الشامي الطرابلسي سلمه الله تعالى قد نظمها ومدح بها سيدنا ومرشدنا المنشأ التي فيها هجو الفرقة النصرانية ومن خالفه

خضعت لرفعة مجدك العظماء وانثنت تسحب ذيلها العلياء
ورنت اليك مع الوقار وسلمت وتفاخرت بمديحك الشعراء
ولك الامان من الزمان وما على من لاذ فيك من الزمان عناء
قد حزت فضلا من الهك فوق ما قد حازه من قبلك الاباء
وحويت علما ليس فيه مشارك لك في الانام ولِلاله عطاء
يا من اذا نزل الوفود ببابه اغناهم عما اليه جاؤا
انت الذی وعد الرسول وحبذا وعد به قد صحت الانباء
انت الذی ان حل جدب في الملا ودعوت ربك حله الارواء
طوبى لعبد قد رضی بك ملجأ اذلا يخيب ورجاؤه ملاء
طوبى لقوم انت بيضة ملكهم وكذا العصر انت فيه ذكاء

طوبى لدار انت فيها قاطن ... فلقد بدت في سوحها الزهراء

يا ايها الحبر الاجل ومن به ... يرجى المراد وتكشف الضراء

انى لارغب ان ارى لك سيدى ... وجها عليه من الجمال رداء

يا واحدا في ذاته وصفاته ... قد حققت بوجود ذلك الاشياء

وبك استقامت للعلا اركانه ... وتزينت بمقامك الجوزاء

ايدت دين الحق يا علم الهدى ... وابنت طرقا طمها الجهلاء

ورفعت للاسلام حصنا باذخا ... تفنى الدهور وما يليه فناء

ونكثت اهل الشرك حتى اصبحوا ... في غيهم قد مسهم اقواء

وسللت سيفا للشريعة بينهم ... لما رأوه اكبهم اعياء

ما زلت تضرب فيهم حتى انثنوا ... من وقعه فكأنهم احياء

جاؤا لينتصروا عليك وما دروا ... ان الاله عليك منه لواء

صالوا وراموا ان يفوزوا بالذى ... قصدوا اليه فصدهم اعياء

وتفرقت احزابهم لما رأوا ... اسدا هصورا كفه عضباء

ما ضرهم لو آمنوا اذ جئتهم ... بل كذبوك فخابت الآراء

هيهات ان يصلوا الى ما املوا ... حتى تلين وتنبت الصماء

بئس الذى قصدوا اليه من الردى ... وتنزلت بقلوبهم بأساء

ضلوا وقالوا ان عيسى لم يمت ... بل في السماء واين منه سماء

قد مات عيسى مثل موتة امه ... والموت حق ليس فيه خفاء

من كان ينكر ذا فليس بمؤمن ... فيما ارى والرب منه براء

ان كان عيسى يا تبين بعيد ما ... ذاق الحمام فهكذا القدماء
لا مرحبا بهم ولا اهلا ولا ... سهلا ولا حملتهم الغبراء
كلا ولا برحت صبا حامع مسى ... مر الدهور تجذهم حصباء
قوم كانهم الذياب اذا عوت ... فاستحوزت بها اكلب ورعاء
لا يقربون من الحلال وعندهم ... ان الحلال طريقة شنعاء
والى الحرام شوا خصوا ابصارهم ... ان الحرام لمن يرمه غذاء
يا ايها البحر الذى ما مثله ... بحر وما لجميله احصاء
بل ايها الغيث الذى انوائه ... فعلت بما لا تفعل الانواء
حياك ربي كلما هبت صبا ... نجد وما قد غنت الورقاء

او ما ترنم فى مديحك منشد
خضعت لرفعة مجدك العظماء

السيد محمد سعيد الشامي

وله رحمه الله تعالى

حمد غزير صادق الاذعان ... لله رب دائم الغفران
فرد كثير العفو والاحسان ... منشى الانام ومنزل الفرقان
اذ قد ابيرت دولة الصلبان ... من وقع سهم حاذق الطعان
فى الحرب اذ يعدو بحد سنان ... محى المنون وموقد النيران

كالليث صاد فرعلة الضبعان　　في يوم مخمصة على اسوان

اسد هزبر ثابت الجنان　　لم يكترث بكثرة الفرسان

بتل الشكوك بقاطع البرهان　　ودلائل قرت بها العينان

حبر امد موائد العرفان　　واسع ابحرها على الظمآن

ردع الخصوم بقدرة المنان　　يدعون ويلا نكس الاذقان

يا ايها المولى العظيم الشان　　هيهات عيني ان ترى لك ثان

اذ كنت علما فخر كل زمان　　ولقد تناقل فضلك الثقلان

فانعم ودم بالعز والامان　　ما هز ريح ميد الاغصان

وله رحمه الله تعالى متغزلا وممتدحا للجناب المشار اليه

الا لا اراى من احب بعيني　　وعدوي اراه بكرة واصيلا

يا لقومي ويا لصحبي الحقوني　　وادركوني فقد غدوت قتيلا

من لحاظ راشقات بقلبي　　اسهما عنه لا ترى تحويلا

وخدود ابيع الشقيق عليها　　ورضاب مزاجه زنجبيلا

ظبية من قاديان سبتني　　اذ رنت رنوة وطرفا كحيلا

حبذا قدها اذ يتثنى　　كتثني الغصون ذللت تذليلا

ما الشمس عندي ولا البدر فاعلم　　في حلاها ارى لها تمثيلا

كلا ولست في الجنان براض　　بسواها ان اراها بديلا

ولقد اراني بعد ما كنت ليثا　　مصطلا عمثهلا خنشليلا

يرهب الاحمس المدجج صوتي　　وبعيني يرى العزيز ذليلا

تسحب النملة يا قدنيك جسمي ... وابن آوى بدعو على العويلا
غير انى وان جننت غراما ... فى هواها لاصبرن جميلا
فعسى الهمام الذى اليه المطايا ... قد تخطت تلائعا وسهولا
خير عبد يراه اشرف قوم ... من لعيسى المسيح اضحى مثيلا
ان يرانى ويكشف ما بى ... عن قريب قبيل انوى الرحيلا

وقال رحمه الله تعالى مقرظا على هذا الكتاب المبارك وما دحا للجناب الاقدس نفع الله به المسلمين

كتاب حكى زهر الربيع نضارة ... وحوى من النظم البديع طروسا
يغنى الاديب فكاهة ومسرة ... عن ان يكون له الحبيب جليسا
قد صاغه الحبر الذى انواره ... تدع الليالى اذا دجين شموسا
لله در القاديان فانها ... كالشام حيث اقام فيها عيسى
بلد بها غيث المواهب قد همى ... وتقدست ارجاؤها تقديسا
فكانما هى ايلياء اذ حوت ... جبلا حباه ربه المنّا موسا
قرم تقاصر عن ثناء خصاله ... فوه الزمان ولا يرى تدليسا
بحر تلاطم بالمعارف موجه ... شهم علا رتبا لكمال عروسا

وقال مقرظاً عليه ايضاً

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين - وصلى الله على سيد المرسلين - اما بعد - فانی قد سرحت طرفی في مضمار حلبة البيان - واجلت قداح فكری في حديقة بستان الاذهان - اعني العجالة التی ابتكرها نتيجة افكار الزمان - محط رجال العرفان - نابغة دهره - وسحبان قطره - سيدنا ومرشدنا مسيح الزمان - مركز العزّ والامان - الشيخ العالم العلامه - الحبر الفاضل الجهبذ الفهامه - سمی من انزل عليه الفرقان - سيد ولد عدنان عليه الصلوة والسلام - احمد الفعال و الخصال - ادام الله عليه سوابغ الاجلال - ومنابع الافضال ولازال مرفوع الجناب مقبل الاعتاب - فوجدتها القدح المعلّى - والدرة اليتيمه - والروضة الاريضه والحديقة المثمره - وكيف لا وموجدها حبر يشار اليه بالانامل وبحرٌ ليس له من ساحل - فكانما قد عنيته بقولی اذ كان به احرى وبسره ادرى

هيهات يوجد فی الزمان نظيره	ولقد حلفت بالله لا يوجدُ
بالله رب الراقصات الى منا	والقائمين ظلامهم يتهجّدوا

فلله دره ولا فض فوه ولا عدمه بنوه اذ قد احسن واجاد وبالغ فيما به افاده

تمت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اطلع شمس الهداية في قلوب اهل العرفان واطمع نفوس
اهل الغواية في ورود منهل الغفران - وانبع ينابيع المكارم ليرد على زلالها كل ظمآن -
ورفع منابر التقديس والتحميد وخفض اعلام البهتان - والصلوة والسلام على
سيد ولد عدنان سيدنا ونبينا محمد الذي اتى بالبيان - وعلى اله واصحابه وازواجه
في كل وقت واوان - اما بعد فيقول اسير ذنبه وفقير عفو ربه المنان محمد الطرابلسي
الشامي الشهير بمحمدان - انني لما دخلت الهند وبلدة قاديان - واجتمعت بحبرها
بل وحبر جميع البلدان مولانا وسيدنا الشيخ **ميرزا غلام احمد** صاحب الوقت
ومسيح الزمان واطلعت على هذا الكتاب فاذا كتاب اذا امتحنته استملحته واني
اراه قد انتضى الحجج لازعاج المخالفين وافحام المخاصمين ذوي العوج اعطى كل ذي سهم
سهمه وما اخطاء سهمه يدعو الضالين الى الصلاح وما يدع نكتة من لوازم
الفلاح وجب على المسلمين اطاعة امره وقد اشرب قلبي انه
من الصادقين والله حسيب وهو يعلم سر الناس وجهرهم ويعلم ما
في السموات والارضين واخر دعوانا
ان الحمد لله رب العلمين

رؤيا غريبة

اعلموا انى قمت فى عجز الليل على العادة لصلوة الفجر ثم بعد ادائها غلبتنى عينى بالنوم فرأيت كأن مرشدنا رحمه الله تعالى قد صنع طعاما كثيرا فاخرا ودعا اليه جما غفيرا من الخلق من بلاد مختلفة عربا وعجما ثم بسط سفرا وموايد عديدة وجلس عليها اولئك القوم عشرة عشرة وانا معهم فى اخرهم فاكلوا وقاموا وبقيت منفردا فاخلنى الخجل وقمت غير شبع فنظرت عن يمينى مكانا مملوا من المرق فصرت اغب منه حتى اكتفيت ثم انتهيت وانتهى الناس الى المكان المذكور وقد فرش بانواع الفرش النفيسة فجلسوا بحسب مراتبهم وفيهم العلماء والامراء وغيرهم فقام رجل منهم يعظ الناس على طريقة الفقهاء الحنفية وكانه نسب قولا الى الاولياء فقال احد اهل المحفل لعن الله آباء الاولياء ان كانوا يقولون بهذا فقلت لا بل اباك لم تكذب اولياء الله وجرى ذكر الامام الجوهرى فسبه رجل منهم فغضبت عليه وقلت اتشتم اماما الدنيا فى اللغات العربية ولا تخاف من الله تعالى ورايت كان المذكور رحمه الله تعالى قد اخذ بيدى وسلك بى منفردا طريقا مستقيما محفوفا بالازهار والاشجار وقال لى انى قد اردت الاقامة اما فى الشام او فى امرتسر فما رايك فى هذا فقلت له ان رأيى ان تقيم فى الشام فانها ارض الله ومعقل المسلمين وبها لنا اهل ونبنى لك بيتا وتتخذ بيتنا دارا وارضا وان اتيت معى فى مكانى بحيث ذكرت لك فانه احسن وانكفل لك بجميع ذلك فقال لى انشاء الله افعل ما اشرت به ورايت كان قد جيئ برجل مديد القامة اصهب الوجه واللحية فى ثياب رثة وهيأة قبيحة كانه يراد قتله ثم هببت من رقدتى متعجبا من ذلك واظنه خيرا واقبالا للمذكور وامنا له من نوائب الزمان هذا ما رايته وعبرته والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب.

السيد محمد سعيد الشامي

اتمام الحجة على المكفرين من العلماء والمشائخ كلهم اجمعين

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد فاني قد سمعت انكم ايها الاخوان كفرتموني وكذبتموني وحسبتموني مفتريًا وناضلتموني حتى تثلت الكنائن وتبين الحق وظهر الامر الكاين لكن ما ركدت زعازعكم وما اخذتكم هيبة الحق بل جزتم عن القصد جدًا وحسبتم الحق شيئًا ادًا وكنتم على قولكم من المصرين فلما ارتبتم في امري وصرتم قرين الخناس وبجي الوسواس توجست ما هجس في افكاركم وفطنت لما يبطن من استنكاركم فصنفت كتبًا قد حسن ترتيبها وصففت فوج تعاجيبها وجمعت على التحقيق صفاء الدرر وسكر الرحيق وقنوء العقيق وكان فيها ازعاج اوهام المتوهمين وعلاج نزغات الشياطين واصلاح نزوات المفسدين وبيان اعنات الباغين ومعانات الطاغين ومعادات العادين وحيل المحتالين وسطوة الجابرين وكيد الكائدين مع كثير من الدلايل والبراهين وكانت اسماؤها فتح الاسلام[1] وتوضيح المرام[2] وازالة الاوهام[3] ومرأة كمالات الاسلام[4] ولكنكم ما رايتم وتعاميتم وكفرتم داعي الله وعصيتم وكنتم قومًا عادين واصررتم على انكاركم حتى انتهى امركم الى تكفير المسلمين ولعن المؤمنين وكذبتم اسرارًا لم تحيطوا بها وعنفتموني على ما لم تعلموا حقيقته وكنتم تضحكون علي مرتاحين وكم من دلو ادليتها الى انهاركم لعلي اجد قطرة من علمكم واخباركم ولكنها لم ترجع ببلة ولم تجلب نقع غلة وما زادني سئلي منكم غير ياس وقنوط ودرّ خابين فاسترجعت على انقراض العلم ودروسه وافول اقماره وشموسه وذرفت عيناي على حال قوم فيه تلك العلماء الذين هم معروق العظم والمبعدون من اسرار الدين ومع ذلك وجدت كل واحد منكم سادرًا في غلوائه وساحبًا ثوب خيلائه ومفارقًا من ارجاء حيائه ومن اكابر المفسدين فلما انسرت جلباب خفركم واماطت جلابيب النفس خضراء فقركم وتواترت ريح وفركم فهمت ان النصح لا ياخذ فيكم ولا ينفعكم قول ناصح كما لا ينفع المتمردين فتأوهت اهة الثكلان وعيناي تهملان ودعوت الله اياما سجدًا وقيامًا وخررت امام حضرته واستطرحت بين يديه مبتغيًا اليه اذيال وسيلته ورفعت صرخي كعقيرة المتالمين

فرأى الله برحائي واعتداء اعدائي وقلة اخلائي وبشرني بفتوحات وايات وكرامات ومن علي بتأييدة المبين فمنها ما وعدني ربي في عشيرتي الاقربين انهم كانوا يكذبون بايات الله وكانوا بها يستهزؤن ويكفرون بالله ورسوله وقالوا لا حاجة لنا الى الله ولا الى كتابه ولا الى رسول خاتم النبيين وقالوا لا نقبل اية حتى يرينا الله اية في انفسنا وانا لا نؤمن بالفرقان ولا نعلم ما الرسالة وما الايمان وانا من الكافرين

فدعوت ربي بالتضرع والابتهال ومددت اليه ايدي السؤال فالهمني ربي وقال سأريهم آية من انفسهم
واخبرني وقال انني ساجعل بنتاً من بناتهم آية لهم فسماها وقال انها سيجعل ثيبة ويموت بعلها وابوها الى ثلث
سنة من يوم النكاح ثم نردها اليك بعد موتهما ولا يكون احدهما من العاصمين وقال انا رادوها اليك لا تبديل
لكلمات الله ان ربك فعال لما يريد فقد ظهر احد وعديه ومات ابوها في وقت موعود فكونوا للوعد الآخر من المنتظرين
فتاملوا في هذا تامل المنتقد وانظروا بالمصباح المتقد هل هو فعل الله تعالى او كيد المفترين - وهل يجوز ان
يستجيب الله دعاء ملحد كافر كما يستجيب دعاء المقبولين - وكيف يخفي امر رجل يميت الله لاجل اعزازه واجلاله
رجلين ويجعله في انباء الغيبة من الصادقين ان الله لا يظهر على غيبه احداً الا من ارتضى من رسول الذي ارسل
لاصلاح الخلق في زي الانبياء والمحدثين - ومنها ما وعدني ربي واستجاب دعائي في رجل مفسد عدو الله
ورسوله المسمى ليكهرام الفشاوري واخبرني انه من الهالكين - انه كان يسب نبي الله ويتكلم في شانه بكلمات خبيثة
فدعوت عليه فبشرني ربي بموته في ست سنة ان في ذلك لآية للطالبين -

ومنها ما وعدني ربي اذ جادلني رجل من المتنصرين الذي اسمه عبد الله آتهم امرتسري انه كان اراد
ان يستاصل جبائر الحيل على دين النصارى ويواري سوأة فصال على الاسلام وكان من المتشددين - وباحثني
في حلقة مغتصة بالاتام محتصة بالزحام وزخرف مكائده لارضاء الكافرين - فتثبت اليه عناني
وابتثته من معارف بياني وجعلته من المفحمين -

فما وجم من قلة الحياء وكان يجمح في جهالاته ويسدر في الغلواء وامتدت المباحثة
الى نصف الشهر وكنا نغدو اليه بعد صلوة الفجر ونرجع في وقت الهجير عند اشتداد حر الظهيرة
وتركنا الاستراحة كالمجاهدين - فبينما انا في فكر لاجل ظفر الاسلام وافحام اللئام فاذا بشرني
ربي بعد دعوتي بموته الى خمسة عشر اشهر من يوم خاتمة البحث فاستيقظت وكنت من المطمئنين
ثم جئناه واجتمعت الحلقة وحضر الخاص والعام واحضرت الدواة والاقلام فما لبثت ان قمت وانبأت
من كل ما اخبرت من ربي الارباب واملينه في الكتاب ثم ارتحلت من ارض بني وحسبت ذلك البحث افضل قربي
وحسبت ذلك النبأ نعمة من نعماء رب العالمين - فتفكروا ايها الكرام الله ولا تعجلوا في تكفيري ولا تسبوا ولا تقفوا
وان كنتم في شك فانتظروا هذه الانباء المذكورة فانها معيار لصدقي وكذبي وان لم تنتهوا فقد تمت عليكم حجة الله
وحجتي ولن تضروني شيئاً وستسئلون عند مالك يوم الدين وان تتوبوا وتتقوا فالله لا يضيع اجر المحسنين

ف: (١) اسم بعلها سلطان محمد ابن محمد بیگ وجده بیگ ابن نظام الدين واسم عم بعلها محمود بیگ وهم سكان قرية پتي المسماة پتی
في ضلع لاهور واسم ابيها مرزا احمد بیگ وتوفي بعد الهام هذا الى ميعاد الالهام واما بعلها سلطان محمد فحي وبقي ميعاد موته قريباً من السنة ربنا
افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين آمين ثم آمين